ت ص
372
628

لاهور میں
اولیائے نقشبند کی سرگرمیاں

محمد دین کلیم

Marfat.com

لاھور میں

اولیائے نقشبند کی سرگرمیاں

محمد دین کلیم

Marfat.com

سلسلہ مطبوعات تاریخ لاہور نمبر ۱

53324

لاہور میں اولیائے نقشبند کی سرگرمیاں

محمد دین کلیم

مکتبہ تاریخ لاہور - ۱۶ برنی سٹریٹ گڑھی شاہو
لاہور

Marfat.com

(628)

اولیاء اللہ در بزم وجود
ہر نفس سازند با ذکر و درود
محرمانِ خاص و دانایانِ راز
اہلِ دل، اہلِ نظر، اہلِ نیاز
بندگانِ باصفا مردانِ حُر
امتثالِ امرِ حق در خواب و خور
محوِ ذکر و فکرِ حق در نیم شب
مثلِ چوبِ خشک پیشِ حُکمِ ربّ
صد ہزاراں شُکر بر یک نانِ جَو
در عمل چوں شاہسواراں تیز رَو
مرحبا ایں طائرانِ ارجمند
در فضائے قُدس بالے می زنند
حبّذا ایں آہوانِ خوش نہاد
پاک دل، قُدسی صفت، جنّت نژاد
مسلکِ ایں بندگانِ صدقِ مقال
مشربِ ایں عاشقاں اکلِ حلال

(ماہر القادری)

Marfat.com

الا اِن اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا
ھم یحزنون (قرآن حکیم)

چوں شوی دُور از حضورِ اولیاء
درحقیقت گشتہ دُور از خُدا (رومیؒ)

دارا و سکندر سے وہ مردِ فقیر اولیٰ
ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللہی
(اقبالؒ)

Marfat.com

انتساب

والد محترم کے نام

Marfat.com

Marfat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
فہرست	۷
دیباچہ	۹
پیش لفظ	۱۱
لاہور دسویں صدی میں	۱۴
اولیائے عظام نقشبند جو لاہور میں مدفون نہ ہو سکے مگر ان کی فیوض و برکات آج تک جاری ہیں۔	
حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ	۲۶
حضرت امام ربانی مجددؒ الف ثانی	۳۰
حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ	۳۵
حضرت شیخ آدم بنوریؒ	۴۱
حضرت شیخ نورالحقؒ دہلوی	۴۴
قیوم رابع حضرت محمد زبیرؒ	۴۵
حضرت حافظ غلام محی الدین بگوی نقشبندی	۴۷
حضرت حافظ احمد دین بگوی نقشبندیؒ	۴۹
حضرت مولانا غلام دستگیرؒ قصوری	۵۱
حضرت حافظ مولوی غلام محمدؒ بگوی نقشبندی	۵۳
حضرت میاں شیر محمدؒ نقشبندی	۵۵
حضرت پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی نقشبندی	۵۸
حضرت حافظ سید جماعت علی شاہؒ محدث	۶۰
صوبہ داران لاہور جن کی مساعی جمیلہ سے سلسلہ عالیہ نقشبندی کی لاہور میں ترویج ہوئی	
میاں صدر جہاں صدر الصدور	۶۵
خان اعظم مرزا عزیز کوکلتاش	۶۷
نواب خان جہاں	۶۹
مرزا عبدالرحیم خاں خاناں	۷۱
نواب قلیچ خاں اندجانی	۷۳
نواب مرتضیٰ خاں شیخ فرید بخاری	۷۵
نواب مکرم خاں	۷۸
نواب عبدالصمد خاں دلیر جنگ	۸۰
خاں بہادر نواب زکریا خاں	۸۲
اولیائے عظام نقشبند جو لاہور کی خاک میں آسودہ ہیں۔	

Marfat.com

حضرت شیخ طاہر بندگی نقشبندی ۸۸

حضرت شیخ ابو محمد نقشبندی لاہوری ۱۰۴

حضرت مولانا عبد الواحد نقشبندی لاہوری ۱۰۶

حضرت مولانا امان اللہ نقشبندی ۱۰۸

حضرت شیخ العالم حاجی محمد " " ۱۰۸

حضرت شیخ محمد مفتی نقشبندی لاہوری ۱۰۹

حضرت شیخ محمد مکی نقشبندی لاہوری ۱۱۰

حضرت حافظ محمود نقشبندی لاہوری ۱۱۰

حضرت ملا شیر محمد نقشبندی " ۱۱۰

حضرت مولانا حسام الدین سبز نقشبندی لاہوری ۱۱۱

حضرت خواجہ خاوند محمود نقشبندی لاہوری ۱۱۲

حضرت شیخ حامد نقشبندی لاہوری ۱۲۵

حضرت شیخ محترم نقشبندی لاہوری ۱۲۶

حضرت شیخ سعدی بلخاری " ۱۲۹

حضرت پیر زہدی " " ۱۳۴

حضرت حاجی محمد سعید " " ۱۳۶

حضرت سید منور شاہ نقشبندی لاہوری ۱۴۰

حضرت شیخ محمود شاہ " " ۱۴۱

حضرت مولوی محمد سلیم الدین " " ۱۴۲

حضرت میر جان کابلی " " ۱۴۳

حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ " " ۱۴۵

حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ " " ۱۴۸

حضرت شاہ حاکم علی ابوالرضا " " ۱۵۲

حضرت مولانا نبی بخش حلوائی " " ۱۵۶

حضرت مہر محمد صوبا " " ۱۵۹

حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد " " ۱۶۱

ماخذ ۱۶۴

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

بے انتہا حمد و ثنا اُس پاک پروردگار عالم کے لیے جس نے اِس جہاں کو پیدا فرمایا۔ لاکھوں درود اور ہزاروں سلام رحمۃ العالمین ختم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر جن کی طفیل کلام پاک ہم تک پہنچا اور ہم مسلمان پیدا ہوئے۔ سینکڑوں رحمتیں اُن قُدسی نفوس یعنی اولیائے عظام اور صوفیائے کرام پر جن کی حق پرستی اور تقدّس نے شمع محمدی سے اپنے چراغ جلائے رکھے اور ان کے قدوم میمنت لزوم بلخ بخارا سمرقند۔ طوس۔ ماوراالنہر، بغداد۔ خراسان۔ سرخس۔ جہنہ۔ مرو۔ غزنی کابل۔ ہرات۔ اصفہان۔ ہمدان۔ قزوین۔ تبریز۔ سبزوار۔ گورگان۔ کاشان رے۔ یزد سے جانب مدینۃ الاولیاء لاہور بڑھتے رہے۔ اور لاہور کے عوام وخواص اُن کے ارشادات سے مستفید ہوتے رہے۔

اولیائے لاہور پر آج تک جتنے بھی تذکرے لکھے جا چکے ہیں۔ وہ سب

Marfat.com

خزینۃ الاصفیا۔ حدیقۃ الاولیا۔ تحقیقاتِ چشتی اور تاریخ لاہور سے نقل کئے گئے ہیں یہاں تک کہ اُن کے مزارات کے پتے بھی آج سے سو سال قبل کے دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ لاہور ایک صدی قبل سے اب بالکل مختلف حالت میں ہے آبادی لاکھوں تک اور آبادیاں میلوں تک بڑھ گئی ہیں۔ لہٰذا اسی خیال کو پیشِ نظر رکھ کر میں نے یہ سلسلہ شروع کیا ہے سب مزارات پر میں گیا۔ اُن کے پتے تحریر کئے اور جو مزارات نہ مل سکے اُن کا کھوج لگانا آئندہ مصنفین پر چھوڑ دیا گیا نیز گذشتہ صدی میں جتنے قابلِ احترام اولیائے کرام کا اضافہ ہوا۔ ان کے بھی حالات تحریر میں لائے گئے۔ اللہ تعالیٰ کا اگر فضل شاملِ حال رہا۔ تو اولیائے لاہور کی تاریخ کو منضبط کرنے کا کام جاری رکھا جائے گا اور اس کی ترتیب اس طرح ہوگی۔ پہلا حصّہ۔ لاہور میں اولیائے نقشبند کی سرگرمیاں دوسرا حصّہ۔ تاریخ اولیائے چشت لاہور (تیسرا حصّہ) سہروردی اولیائے لاہور چوتھا حصّہ۔ سلسلۂ عالیہ قادریہ اور لاہور (پانچواں حصّہ) دیگر اولیائے لاہور

پہلے حصّہ میں کوشش کی گئی ہے کہ اس میں سنین کے لحاظ سے آج تک نقشبندیہ سلسلہ کے جتنے بھی اولیائے عظام ہیں سب کے حالات قلمبند کئے جاویں جنکا لاہور سے تعلق رہا ہے خواہ ان کے مزارات لاہور میں ہیں یا نہیں میں اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں یہ قارئین کرام ہی بتا سکتے ہیں

بہرحال اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اتنے نقشبندی لاہور کے صوفیائے کرام کا تذکرہ کسی ایک کتاب میں آج تک نہیں شائع ہو سکا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ مجھے اس سلسلہ کی تکمیل کے لئے ہمت عطا فرمائے۔

(محمد دین کلیم)

Marfat.com

پیش لفظ

کافی عرصہ سے میرا خیال تھا۔ کہ میں اولیائے لاہور کے متعلق ایک مکمل اور مفید تذکرہ لکھوں جو کہ زمانۂ حال کی ضروریات کے مطابق ہو۔ اور اس میں اس عہد تک کے تمام کوائف آجائیں۔ چنانچہ اس خیال کی تکمیل کے لئے میں نے چاروں سلسلوں (نقشبندیہ۔ قادریہ۔ سہروردیہ اور چشتیہ) کے اولیاء کا علیحدہ علیحدہ تذکرے لکھنا مناسب خیال کیا۔ پیشِ نظر کتاب لاہور کے اولیائے نقشبند کا مکمل اور جامع تذکرہ ہے۔ جس میں شروع سے لے کر زمانۂ حال تک کے تمام نقشبندی اولیائے کرام کا ذکر آگیا ہے

زیرِ نظر کتاب میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ان دو جلیل القدر اور عظیم المرتبت رہنماؤں کی لاہور میں علمی اور روحانی سرگرمیوں کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ جن کی بزرگی کی عالم اسلام میں دھوم تھی نیز ان کے متقدمین۔ متوسلین اور منتسبین کی خدمات کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے جو خطۂ پاک لاہور سے متعلق رہے۔ اور میں نے یہ کوشش کی ہے کہ بزرگوں کو ترتیب زمانی درج کردوں۔ کتاب کو تین حصوں میں تقسیم

Marfat.com

کیا گیا ہے۔

حصّہ اوّل - اس حصّہ میں ان نامور نقشبندی اولیائے عظام کا تذکرہ کیا گیا ہے جنہوں نے مدینۃ الاولیاء لاہور میں اشاعت اسلام میں نمایاں کردار ادا کیا۔ مگر ان کے مقابر لاہور میں نہیں ہیں۔ مگر آج بھی لاکھوں کی تعداد میں اہل لاہور ان کے پاکیزہ اور مُقدس سلسلے سے منسلک ہیں۔

حصّہ دوم - اس حصّہ میں ان حاکمانِ لاہور اور سپہ سالارانِ عساکر عہد مغلیہ کا خصوصی تذکرہ کیا گیا ہے جن کا لاہور سے خاص تعلق رہا ہے اور انہوں نے دین متین میں پیدا ہونے والی بدعات کا قلع قمع کرنے اور اشاعتِ اسلام کی ترویج میں نمایاں کردار ادا کیا اور وہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے منسلک تھے۔

حصّہ سوم - اس میں اُن نقشبندی اولیائے عظام کا تذکرہ ہے جنہوں نے باہر سے آکر اس سلسلہ کی اشاعت۔ رشد و ہدایت اور تعلیم و تلقین میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اور پھر یہیں مدفون ہوئے نقشبندی سلسلہ کے متعلق یہ کتاب میں نے اس عقیدت اور ارادت کی بنا پر تحریر کی ہے جو کہ مجھے حضرت شیخ محمد افضل قادری نقشبندی کلانوری (ضلع گورداسپور) خلیفہ شیخ ابو محمد قادری

Marfat.com

نقشبندی لاہوری سے تھی۔ اوائل عمر میں اکثر و بیشتر میں ان کے مزار اقدس پر حاضر ہوتا تھا۔ تو ایک عجیب کیفیت پیدا ہوا کرتی تھی اور سچ تو یہ ہے کہ میں نے بے شمار فیوض و برکات ان کے مزار فائض الانوار سے حاصل کئے۔

اس کتاب کی ترتیب میں میری کچھ کوتاہیاں اور خامیاں بھی ہوں گی جن کے لئے میں علماء اور اہل قلم حضرات سے معذرت خواہ ہوں۔ اگر وہ کوئی سُقم یا غلطی دیکھیں۔ تو مجھے مطلع فرمادیں۔ تاکہ دوسری اشاعت میں اس کی درستی کی جا سکے اور جو خوبیاں ہیں۔ ان کو ان اولیائے کرام کی برکات تصور کیا جاوے۔ جن کے مُبارک تذکروں سے یہ کتاب لبریز ہے

میں حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری کا بہت شکر گذار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تکمیل کے لئے میری ہمت بندھائی، قیمتی مشورے دیئے اور اپنے کتب خانہ سے کتابیں مہیّا کیں۔ اور دیگر اہل علم حضرات سے متعارف کرایا، جن سے مجھے کافی فائدہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے (آمین)

محمد دین کلیم

۱۶۔ برنی سٹریٹ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لاہور دسویں صدی میں

قطب الدین ایبک پہلا مسلمان حکمران تھا۔ جس نے اس برصغیر
و پاک میں اسلامی بادشاہت کی بنیاد مستقل طور پر رکھی۔ ۱۲۰۶ء
سے لے کر ہمایوں بادشاہ کی وفات ۱۵۵۶ء تک اس ملک کے بادشاہ
اسلامی شعائر کی حفاظت اپنا فرضِ منصبی خیال کرتے تھے۔ مگر اکبر کے
تخت نشین ہوتے ہی اسلامی اعتقادات کو پسِ پشت ڈالنا شروع
کر دیا گیا۔

شروع میں تو اکبر نہایت سیدھا سادھا اور خوش اعتقاد مسلمان
تھا۔ اور فرائضِ مذہبی دل وجان سے ادا کرتا تھا۔ چونکہ علماء کا بڑا
اقتدار تھا۔ اس لئے اس نے بھی ان کا اقتدار قائم رکھا۔ بڑے بڑے
شہروں میں قاضی اور مفتی مقرر کئے۔ مخدوم الملک اور صدر الصدور
کو بہت زیادہ اختیارات دیئے گئے۔ اور مذہبی معاملات میں جو
فیصلہ کرتے سلطنت ان کو ہی تسلیم کرتی تھی۔ اس ابتدائی زمانہ میں اکبر

Marfat.com

کی یہ حالت تھی۔ کہ وہ صدر الصدور کی اس قدر عزت کرتا تھا۔ کہ اس کی جوتیاں اٹھانا باعثِ فخر خیال کرتا تھا۔ اور اُس نے ایسا کیا بھی۔ حدیث سُننے کے لئے اس کے گھر جاتا۔ شاہزادہ سلیم کو اس کی شاگردی میں دے دیا۔ اور اس کی نصیحت کا اکبر پر اتنا اثر ہوا۔ کہ اکبر خود اذان دیتا امامت کرتا اور مسجد میں جھاڑو دیا کرتا۔ صدر الصدور کی ہر سرزنش کو خندہ پیشانی سے قبول کرتا۔ غرضیکہ ان ایام میں اکبر پر مکمل طور پر مذہبی رنگ غالب تھا۔

اس زمانہ میں اس کو سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری سے ارادت مندی پیدا ہوئی۔ ہر سال اجمیر جاتا۔ نذر نیاز چڑھاتا۔ جب کوئی مشکل مہم پیش آتی۔ تو اکبر آباد سے اجمیر تک پا پیادہ جاتا۔ اور دیارِ خواجہ میں منتیں مانتا۔ لاکھوں روپے چڑھاوے چڑھاتا۔ پہروں مراقبہ میں کھویا رہتا۔ شہزادہ سلیم کی منت وہاں سے ہی پوری ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے شہنشاہ اکبر حضرت خواجہ غریب نواز کا بے حد معتقد ہو گیا تھا۔

بلکہ ایک دفعہ تو ایسا ہوا۔ کہ اکبر اپنی سالگرہ کی تقریب پر سعید پر زعفرانی لباس زیب تن کرکے محل سرائے سے باہر نکلا۔ صدر الصدور نے سرِ دربار ٹوکا۔ اور اس قدر شدت سے کہ عصا کا سرا بادشاہ کو

Marfat.com

جا لگا - اکبر اُس وقت تو خاموش ہو رہا۔ لیکن محل سرا میں جا کر ماں سے شکائت کی۔ ماں نے سمجھایا کہ بیٹا یہ رنج کا مقام نہیں ہے بلکہ باعث رحمت و نجات ہے۔ کتابوں میں لکھا جائے گا۔ کہ ایک بوڑھے عالم نے ایک جلیل القدر فرمانروا کو عصا مارا۔ اور بادشاہِ وقت احترامِ شرع میں برداشت کر گیا۔

مذہب سے تنفر۔ چند سال بعد ہی اکبر کے غلط مشیروں نے اس کو غلط راستے پر ڈال دیا۔ وہ اس طرح کہ علما آپس میں معمولی معمولی مسائل پر جھگڑا کرنے لگے۔ جس پہ بادشاہ دل برداشتہ ہو گیا۔ خاص طور پر مخدوم الملک عبداللہ سلطان پوری کے کردار سے جس نے لاہور میں ایک مکان بنوایا تھا۔ کسی نے بادشاہ سے شکایت کی۔ کہ اس نے اپنے مکان میں نقلی قبریں بنوا کر ان میں سونا چاندی دفن کیا ہے۔ جب بادشاہ نے اس امر کی تحقیق کی۔ تو تین کروڑ روپے نقد ان کے گھر سے نکلے اور ان کے گورخانے سے چند صندوق ملے۔ جن میں سونے کی اینٹیں تھیں اس سے بادشاہ مذہب سے متنفر ہو گیا۔ اس کے بعد شیخ عبدالنبی صدر الصدور جو کہ ایک بڑے عالم تھے۔ وہ خود تو غاصب نہ تھے۔ مگر ان کے نائبین لوگوں سے رشوت لیتے تھے۔ کیونکہ مسجدوں کے اماموں کو جاگیریں صدر الصدور کے حکم سے ملتی تھیں۔ مزید برآں مخدوم الملک

Marfat.com

بھی ان کا دشمن تھا۔ نیز دربار اکبری میں ابوالفضل فیضی بیربل وغیرہ کی مذہب سے برگشتگی رنگ لائی۔ علماء ہر وقت بحث مباحثہ میں پڑے رہتے اور ایک دوسرے کے خلاف بغض وحسد سے بات کرتے۔ اتہام لگاتے سب سے بڑی بات یہ کہ مخدوم الملک اور صدر الصدور جیسے ذمہ دار ارکین سلطنت نے ایک دوسرے پر شدید رکیک حملے کئے۔ فضول مسئلوں پر جھگڑتے۔ اور ایک دوسرے کو ذلیل کرتے۔ مخدوم الملک نے فتویٰ دیا۔ کہ شیخ کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ کیونکہ اسے خونی بواسیر ہے نیز اس کے والد نے انہیں عاق کر دیا ہے۔ اس پر شیخ نے بھی ان پر دنیا داری۔ گمراہی اور بدنیتی کے الزامات لگائے۔ جس پر عوام علماء کے دو گروہوں میں بٹ گئے۔ اور ہر روز فتنہ وفساد ہوتا۔ بادشاہ نے تنگ آکر مخدوم الملک اور صدر الصدور کو ۵۸۰ اھ کے اوائل میں حج بیت اللہ کے لئے بھیج دیا اور حکم دیا کہ بغیر اجازت واپس ہندوستان نہ آئیں۔ مگر یہ دونوں حضرات حج کے بعد واپس آگئے مخدوم الملک تو احمد آباد گجرات میں وفات پا گئے۔ اور صدر الصدور کو ۱۵۸۲ھ میں گرفتار کر کے فتح پور سیکری لایا گیا۔ جہاں ان کا گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا گیا۔

ان سب باتوں سے اکبر کے دل سے علماء اور مذہب کا احترام جاتا رہا۔ اس نے مذہب پر سیاست کو افضل سمجھا۔ کیونکہ اس زمانہ میں مسلمانوں

Marfat.com

کی تعداد ہندوؤں کے عشر عشیر بھی نہ تھی۔ اس لئے اکبر نے مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندوؤں کی طرفداری شروع کر دی۔ ایک عبادت خانہ اس نے بنوایا جس میں ہر مذہب کے عالم فاضل جمع ہوتے۔ ان کے مباحثے سُنتا چونکہ اکبر اَن پڑھ تھا۔ اس لئے ان مباحثوں سے اس کے خیالات میں اُلجھن پیدا ہوگئی۔ اور اُس نے ایک نیا مذہب دینِ الٰہی کے نام سے رائج کر دیا۔ جس کے تمام اصول اور عقائد غیر اسلامی تھے۔ ملاحظہ فرمائیں

(۱) سورج کی پرستش دن میں چار دفعہ کرنی ضروری قرار دی گئی۔

(۲) بادشاہ کو سجدہ واجب قرار دیا گیا۔

(۳) شراب۔ جُوا اور سوُر کو حلال قرار دیا گیا۔

(۴) داڑھی منڈانا دینِ الٰہی کا ایک لازمی جزو قرار دیا گیا۔

(۵) گائے کا پوجنا۔ قشقہ لگانا۔ جینئو پہننا اور آگ پانی کی پرستش کرنا ایک ضروری جزو ہو گیا۔

(۶) اسلامی معتقدات منکر و نکیر۔ حساب و میزان اور حشر و نشر سے انکار کرکے مسئلہ تناسخ کی ترویج کی۔

(۷) غسل جنابت کو منسوخ قرار دیا گیا۔ اور زنا کی کوئی ممانعت نہ تھی۔

(۸) رسم ختنہ کے متعلق حکم دیا گیا کہ بارہ سال سے کم عمر کے بچوں کا ختنہ نہ کیا جائے۔

Marfat.com

(۹) مُردہ کو شرقاً غرباً دفن کرنے کی تلقین کی۔ خود اکبر مغرب کی طرف پاؤں کرکے سوتا تھا۔

(۱۰) فیضی کے متعلق بدایونی اپنی منتخب التواریخ میں لکھتا ہے کہ باوجود علم وفضل کے اس میں نفاق۔ خباثت۔ ریاکاری۔ حبّ جاہ اور رعونت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اصولِ دین کی اہانت کرتا رہتا تھا۔ صحابہ کرام۔ متقدمین اور متاخرین اہل علم اور مشائخ۔ زندہ یا مرحوم ہر ایک کی مذمت و بے ادبی کرنے میں اسے باک نہیں تھا۔ ایسا بدعقیدہ تھا کہ تمام حرام باتوں کو شریعت کی ضد میں حلال اور فرائض کو حرام سمجھتا تھا اور آخر میں روسیاہ ہو کر مرا۔

چونکہ بادشاہ کے اعتقادات مذہب کے بارے میں علماء کی باہمی چپقلش کی وجہ سے بہت خراب ہو گئے تھے۔ اس لئے لاہور کے علماء پر بھی اس کا گہرا اثر پڑا۔ لاہور ان دنوں علم وفضل کا بہت بڑا مرکز تھا۔ توران ایران۔ افغانستان خراسان یا دوسرے اسلامی ممالک سے جو مشائخ کرام آتے۔ ان کی پہلی منزل لاہور تھی۔ اس وقت لاہور میں بڑے بڑے نامی گرامی عالم تھے۔ بادشاہ نے ان پر بھی اپنا اثر و رسوخ ڈالنا شروع کیا۔ کئی نامی گرامی علماء کو دور دراز مقامات پر قاضی مقرر کر دیا۔ تاکہ یہ لوگ منتشر ہو جائیں اور بادشاہ کے

Marfat.com

اعتقادات کی ممانعت نہ کر پائیں۔ مگر اس کے باوجود لاہور کا کوئی عالم بادشاہ کا ہم خیال نہ ہُوا۔

بلکہ انہوں نے بادشاہ کی ہر طرح سے مخالفت کی۔ جس کے بدلے ان کو سزائیں دی گئیں۔ قاضی عبدالشکور لاہوری کو جلاوطن کر کے جونپور کا قاضی مقرر کیا گیا۔ ابھی وہ الہ آباد پہنچے تھے۔ کہ کسی اور کو تعینات کر دیا گیا۔ اور انہیں معزول کر دیا گیا۔ چونکہ یہ لاہور نہ آسکتے تھے۔ اس لئے الہ آباد میں ہی انہوں نے تعلیم و تلقین کا کام شروع کر دیا۔ شیخ سعد اللہ بنی اسرائیلی لاہوری کو بھی اکبر نے بلایا۔ آپ تشریف لے گئے۔ مگر اس کے جھانسے میں نہ آئے۔ آپ کے بھانجے اور شاگرد شیخ منور لاہوری جو کہ حافظ قرآن اور ہفت قرأت کے ماہر تھے۔ کو اکبر نے گوالیار کے قلعہ میں اس لئے بند کر دیا کہ آپ نے اکبر کے دین الٰہی کی دھجیاں بکھیر دی تھیں۔ شیخ کی وفات ۱۶۰۲ء میں گوالیار کے قلعہ میں ہی واقع ہو گئی۔ نیز قاضی صدرالدین لاہوری کو بھڑوچ کی طرف جلاوطن کر دیا۔ حالانکہ آپ علوم نقلی و عقلی کے متبحر عالم تھے۔

آخر قدرت الٰہی جوش میں آئی اور اس نے لاہور میں ایک ایسا عظیم المرتبت انسان بھیج دیا۔ جس کے ہاتھوں اس فتنہ کا قلع قمع

Marfat.com

ہوتا تھا۔ یہ تھے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمت اللہ علیہ جو حضرت عبدالرحمٰن جامی کے مرشد حضرت عبید اللہ احرار کے نقش قدم پر چلتے تھے۔ آنجناب کی آمد لاہور میں اُس وقت ہوئی۔ جبکہ شہنشاہ اکبر شمالی مغربی سرحد اور افغانستان کی مہموں کی سرکوبی کی نگرانی کا انتظام خود کرنے کے لئے لاہور میں متواتر چودہ پندرہ سال ۱۵۸۶ء سے ۱۵۹۹ء تک رہا۔ بڑے بڑے عمائدین سلطنت اور امیر الامرا اس وقت لاہور میں تھے۔ جن میں سے اکثر کے نام یہ ہیں۔

قلیچ خاں اندجانی گورنر لاہور۔ خواجہ شمس الدین خوافی گورنر لاہور مرزا نظام الدین احمد مصنف طبقات اکبری۔ فقید المثال فارسی شاعر عُرفی المتوفی (۱۵۹۰ء) شیخ مبارک والد ابوالفضل و فیضی (المتوفی ۱۵۹۲ء) ابوالفیض فیضی (المتوفی ۱۵۹۶ء) عصمت قلی گورنر لاہور۔ ابوالفضل۔ خان خاناں۔ نواب زین خاں۔ حکیم علی الملک اور دوسرے بڑے بڑے سپہ سالار و جرنیل شامل تھے۔

آپ کے قدوم میمنت لزوم سے اہل لاہور دو دفعہ سرفراز ہوئے گئے پہلی دفعہ آپ کشمیر سے لاہور ۹۳-۱۵۹۲ء میں تشریف لائے اور دوسری دفعہ پشاور سے لاہور ۹۹-۱۵۹۸ء میں وارد ہوئے۔ آپ کی شخصیت اس قدر جاذب نظر تھی۔ کہ بڑے بڑے امرا آپ کے علم و فضل کا

Marfat.com

لوہا ماننے لگے۔ اور سچ پوچھئے تو دربار اکبری کے غلط اور ناپسندیدہ مذہبی رجحانات کو آپ کی ہی ذاتِ اقدس نے چار پانچ سال میں لاہور اور دہلی میں بیٹھ کر ختم کرنے کا مکمل منصوبہ بنایا جس کی مثال ملنی محال ہے بادشاہ اور درباری امراء کے خلاف دیندار۔ متدین اور متقی اُمراء کا عظیم الشان محاذ قائم کر دیا جن میں گورنر، امیرالامرا۔ وزیر اعظم، سپہ سالار اور بڑے بڑے ملکی عہدیدار شامل تھے۔ ان میں خانِ اعظم جو اکبر کے آخری ایام میں وکیل مطلق اور امیرالامراء تھا نیز شاہی مہر اُس کی تحویل میں رہتی تھی۔ بادشاہ کے غیر اسلامی عقائد سے سخت نالاں تھا۔ گورنر لاہور قلیج خاں اندجانی جس کی بیٹی اکبر کے بیٹے شہزادہ دانیال سے بیاہی ہوئی تھی سخت متدین اور متشرح النسان تھا۔ اور حضرت امام ربانی کا پیر بھائی تھا۔ مرزا عبدالرحیم خاں خاناں جو وزیر اعظم بیرم خاں کا فرزند تھا۔ حضرت باقی باللہ رح کا معتقد اور اسی گروہ سے منسلک تھا اور سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت تھا مفتی صدر جہاں کی اس قدر پُروقار ہستی تھی۔ کہ بادشاہ نے ان کو دربار میں سجدہ کرنے سے مستثنیٰ قرار دے دیا تھا۔ حسین قلی بیگ خانِ جہان بیرم خاں کا بھانجا اور امیرالامرا و با اقتدار امیر تھا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح کے متوسلین میں سے تھا نواب مرتضیٰ خاں شیخ فرید بخاری جس نے عہد اکبر کے آخری ایام میں لاہور ہی میں حضرت باقی باللہ رح سے ربط و ضبط قائم کر لیا تھا۔ اور آپ کے روز خیر مصارف

53324

کی ذمہ داری اٹھائی تھی۔ اکبر کی وفات پر اس نے جہانگیر سے شریعت محمدیہ کی حفاظت کا عہد لے لیا تھا۔ حضرت خواجہ کا ارادتمند تھا اور بعد ازاں تو امراء میں اس کا یہ اثر ہوا۔ کہ نواب مکرم خاں سپہ سالار افواج شہنشاہی فوجی ملازمت چھوڑ کر سرہند میں فروکش ہو گیا اور خاندان عالیہ نقشبندیہ میں بیعت کر لی۔ ناظمانِ لاہور میں سے نواب عبدالصمد خاں دلیر جنگ اور اُس کا عالی وقار فرزند نواب زکریا خاں خاں بہادر تو نقشبندی سلسلہ کی ترویج و تائید میں خاص طور پر منہمک رہے

حضرت خواجہ باقی باللہؒ اور اُن کے نامور مرید حضرت مجددؒ الف ثانی اور اکبری اُمراء نے جس طرح اکبری بدعات و اختراعات کا مقابلہ کر کے اُسے ناکام بنایا۔ اس کی نظیر ملنی محال ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے کسی صوبے میں بھی ان لوگوں نے اسلام کو ضعیف نہیں ہونے دیا۔ اور ہر مقام پر اسلام کا ڈنکہ بجایا اور نئے مذہب کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔ اکبری فتنہ کے استیصال کی بنیاد لاعہد میں ہی ڈالی گئی تھی۔

ملکہ اکبر کی وفات کے وقت بڑے بڑے اُمراء شہزادہ خسرو جو جہانگیر کا فرزند تھا کے معاون و مددگار تھے۔ مگر شیخ فرید بخاری نے جنہیں بعد ازاں نواب مرتضیٰ خاں کا خطاب ملا تھا۔ اور دوسرے نامور اُمرا نے اس موقعہ پر بڑی جرأت دکھائی۔ اور جہانگیر سے تخت نشینی کے وقت وعدہ لیا۔ کہ وہ اکبری عہد کی بدعات کو یک قلم موقوف کر دے گا۔ اور قوانین اسلام کا احترام کرے گا۔ اور اس شرط پر انہوں نے جہانگیر کی تخت نشینی کا اہتمام کیا تھا۔

Marfat.com

جیسا کہ قبل ازیں تحریر کیا گیا ہے کہ لاہور میں چودہ پندرہ سال اکبر کے قیام کی وجہ سے بڑے بڑے سرکاری عہدیدار اعیان اراکین سلطنت یہاں ہی فروکش تھے اس لئے یہاں بھی اس قسم کی بہت سی بحثیں ہوئیں۔ جو اسلام کے منافی تھیں۔ مگر حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی لاہور میں آمد پر اُمرائے شاہی دربار پر آپ کا خاص اثر ہوا۔ حالانکہ آپ کو چار پانچ سال سے زائد کام کرنے کی مہلت نہیں ملی۔ مگر اس قلیل عرصہ میں آپ نے نقشبندیہ سلسلے کی بنیاد مستحکم طور پر رکھ دی اور اُمرا کے طبقہ میں مذہب سے وہ محبت۔ اُنس اور لگاؤ پیدا کر دیا جس کے سامنے اکبری بدعات کا چراغ روشن نہ ہو سکا۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ آپ کو حضرت امام ربّانی مجدد الفؒ ثانی جیسا مرید مل گیا۔ جس کی وجہ سے بقول مصنف "رودِ کوثر" ہوا کا رُخ ایک جانب سے بالکل دوسری سمت پھر گیا۔

طریقت کے دوسرے سلسلوں چشتی۔ قادری اور سہروردی کے برعکس آپکا اُصول حضرت عبید اللہ احرارؒ کی طرح یہ تھا کہ اُمرا، اغنیا اور بادشاہوں سے دور نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ اُن سے مل کر اور اُنہیں اسلام کی تعلیم سے روشناس کرا کر مسخر کرنا چاہیئے تاکہ عظمتِ اسلام عیاں ہو۔ آپ اور آپ کے نامور خلیفہ نے اس نصیحت پر عمل کیا۔ اور اس میں ان حضرات کو کتنی کامیابی حاصل ہوئی۔ تاریخ کے صفحات ان کے زرّیں کارناموں سے بھرپور ہے۔

Marfat.com

اولیائے عظام نقشبند جن کے قدوم میمنت
لزوم سے لاکھوں لاہوریوں نے فیض حاصل
کیا۔ مگر وہ لاہور کی خاک میں آسودہ نہ ہو سکے

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ

آپکا نام نامی رضی الدین اور والد ماجد کا نام قاضی عبد السلام تھا۔ جو کابل کے ارباب علم و فضل میں بلند پایہ رکھتے تھے۔ ولادت ۹۷۱ھ ۱۵۶۳ء میں کابل میں ہوئی اور یہیں آپنے علوم حدیث۔ فقہ اور تفسیر کی تکمیل کی۔ علوم رسمیہ مولانا صادق حلوائی سے حاصل کئے۔ بعد ازاں کابل سے سمرقند اور ماورالنہر کا سفر کیا

بیعت۔ آپ نے دہلی سے واپس جاکر بخارا میں خواجہ محمد امکنگی سے سے بیعت کی۔ نسبت باطنی آپ کی حضرت خواجہ بہاؤ الدینؒ نقشبندی سے تھی۔ روحانیت میں خواجہ عبید اللہ احرارؒ سے بھی آپ کو فیض حاصل ہُوا۔ آپ بہت کم کھاتے ضرورت کے بغیر کسی سے ہم کلام نہ ہوتے۔ نماز عشا سے نماز تہجد تک دو ختم قرآن شریف کے بعد تہجد صبح تک ایک سو بیس مرتبہ سورت یٰسین پڑھنا روزمرہ کا معمول تھا۔

ورُود لاہور

حضرت خواجہ صاحب لاہور میں دو دفعہ تشریف لائے۔ پہلی دفعہ آپ کشمیر سے لاہور آئے۔ اور دوسری مرتبہ آپ پشاور سے لاہور وارد ہوئے اور اس مرتبہ آپ کا قیام لاہور تقریبًا ایک سال سے زائد ہے۔ اس

Marfat.com

زمانے میں شہنشاہ جلال الدین اکبر متواتر ۱۴ سال یعنی ۱۵۸۶ء سے ۱۵۹۹ء تک لاہور میں قیام پذیر رہا۔ تاکہ شمال مغربی سرحد اور افغانستان کی مہموں کی نگرانی کا انتظام خود کر سکے۔ اس زمانہ میں لاہور میں بادشاہ کی موجودگی کی وجہ سے سلطنت کے بڑے بڑے ستون مثلاً ابو الفضل۔ فیضی۔ شیخ فرید بخاری۔ عصمت قلی گورنر لاہور۔ حکیم عین الملک۔ خان خاناں۔ نواب زین خاں۔ راجہ ٹوڈرمل۔ راجہ بھگونت داس گورنر لاہور۔ نواب قلیج خاں اندیانی گورنر لاہور۔ مرزا نظام الدین احمد مصنف طبقات اکبری۔ خواجہ شمس الدین خوافی گورنر لاہور۔ عرفی شاعر۔ مرزا رستم صفوی پوتا شاہ اسمٰعیل صفوی والئے ایران۔ شیخ مُبارک یہاں ہی تھے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے۔ کہ اس وقت لاہور میں تمام اُمرا اور علما ہندوستان جمع تھے تو نامناسب نہ ہوگا۔ اور دربارِ اکبری کے غلط مذہبی رجحانات کو ایک ایسے عظیم المرتبت انسان نے چار پانچ سال میں ختم کیا۔ جس کی مثال نہیں ملتی اور اسی درباری بدعتوں کے خلاف دیندار اُمرا کا محاذ قائم کیا۔

حضرت خواجہؒ صاحب پہلی دفعہ لاہور میں تقریباً ۹۳-۱۵۹۲ء میں تشریف لائے اور دوسری مرتبہ ۹۹-۱۵۹۸ء میں۔

گلزار ابرار میں لکھا ہے کہ جب آپ دار السلطنت لاہور پہنچے۔ تو شیخ فرید بخاری اکبر بادشاہ کے بخشی بیگی جو نہایت غریب پرور شخص تھے۔

Marfat.com

انہوں نے آپ کے روزانہ مصارف کی ذمہ داری اپنے اوپر لازم کر لی۔ کچھ عرصہ آپ یہاں رہ کر دہلی تشریف لے گئے۔ اور پھر واپس بخارا آگئے۔ جہاں آپ نے خواجہ محمد امکنگی سے بیعت کی۔

دوسری مرتبہ جب آپ عازم ہندوستان ہوئے۔ تو ایک سال لاہور میں قیام فرمایا۔ جہاں سلسلہ رشد و ہدایت اور درس و تدریس سے ہزاروں لوگ مستفید ہوئے۔ قیام لاہور کے زمانہ میں بہت سے علماء و فضلا آپ کے پاس بیٹھے رہتے۔ اور علمی و دینی صحبتیں گرم رہتی تھیں۔ یہ زمانہ آپ کے عین عالم شباب کا تھا۔

زبدۃ المقامات مصنفہ محمد ہاشم کشمی میں لکھا ہے کہ قیام لاہور کے زمانہ میں بہت سے علماء و فضلا آپ کے پاس بیٹھے رہا کرتے تھے اور آپ کے خیالات سے مستفید ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ لاہور میں بارش کے دنوں میں کیچڑ پانی کے سبب چلنا پھرنا دو بھر تھا۔ مگر آپ ایسے اوقات میں بھی قبرستانوں اور ویرانوں میں کسی اہل دل کی تلاش میں پھرا کرتے تھے لکھا ہے کہ لاہور کے اطراف و جوانب میں ایک گورستان کے قریب ایک مجذوب رہا کرتا تھا۔ جب آپ اس کے پاس جاتے۔ تو وہ آپ کو دیکھ کر خود ہی بھاگ جاتا۔ یا آپ کو مار مار کر بھگا دیتا۔ مگر آپ نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ یہاں تک کہ ایک دن اس مجذوب نے خوش

Marfat.com

ہو کر آپ کو بلایا۔ اور حصول مراد کے لئے دعائیں دیں۔ آپ کو ان دعاؤں سے بہت سے فوائد ہوئے۔

ایک دن لاہور کی ایک مسجد میں آپ ادائے فریضہ کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ کے ایک مخلص کا بیان ہے کہ اثنائے نماز میں آپ کے سینہ سے ایک عجیب آواز سنائی دی۔ جس سے اہل صف حیران و ششدر رہ گئے۔ بعد فراغت نماز آپ جلد جلد مسجد سے نکل کر اپنے مکان پر چلے گئے اور آئندہ یہ دستور رکھا۔ کہ دو تین ہمراہیوں کے ساتھ گھر ہی میں نماز پڑھ لیا کرتے۔

قیام لاہور کا آپ کے متعلق ایک اور واقعہ ہے کہ اس سال سخت قحط سالی نمودار ہوئی۔ اور خلق خدا نہایت تنگدستی کے عالم میں تھی۔ آپ کا دل ان کی تکالیف دیکھ کر نہایت کڑھ رہا تھا۔ جب آپ کے سامنے کھانا لایا جاتا۔ تو آپ فرماتے۔ یہ انصاف سے بعید ہے کہ بھوکے پیاسے گلی کوچوں میں تڑپتے پھریں۔ اور ہم گھروں میں بیٹھ کر کھانا کھائیں جس قدر کھانا ہوتا۔ غربا اور مساکین میں تقسیم فرما دیتے۔ زبدۃ المقامات میں لکھا ہے کہ آپ کئی دن تک بھوکے رہے۔ آپ کے بے شمار خلفا تھے۔ مگر جو ناموری حضرت امام ربانی کے حصہ میں آئی۔ وہ اور کسی کو نصیب ہو سکی آپ کی ایک رباعی بہت مشہور ہے۔

Marfat.com

این سکہ کہ من زدم بنام فقراست دین روشن از نور تمام فقراست
برخیز درد خواجۂ احرار بگیر کاں راہ زسر حدِ مقام فقراست

وفات۔ ۱۶۰۳ء میں بعمر چالیس سال آپ کی وفات دہلی میں ہوئی۔ مزار پُرانوار شاہجہان آباد سے تھوڑی دُور فراش خانے کی کھڑکی کے پاس ہے آپ کے مزار کے سرہانے ایک دیوار ہے۔ جس میں طاق بنے ہوئے ہیں۔ اور اس میں چراغاں روشن رہتے ہیں۔ مزار کے ساتھ مسجد بھی ہے۔ موجودہ وقت میں آپ کا مرقد منور قطب روڈ سے اجمیری دروازہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں قدم شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے۔ جہاں بہت بڑا قبرستان ہے۔

آثار الصنادید ۲۵۶ - تذکرہ علمائے ہند ۲۷۱ - حدیقۃ الاولیا ۵۷ - خزینۃ الاصفیا ۶۰۵
تذکرہ اولیائے ہند و پاکستان ۴۱۵ - رود کوثر ۱۹۱

امام ربّانی حضرت مجدد الف ثانیؒ

حضرت مجدد الف ثانی ۲۶ جون ۱۵۶۴ء کو سرہند (بھارت) میں پیدا ہوئے آپ کا اسم گرامی احمد اور لقب بدرالدین تھا۔ آپ کے والد ماجد شیخ عبدالاحد حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے مرید تھے

Marfat.com

ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ پھر سیالکوٹ جا کر معقولات کی کتابیں مولانا کمال کا شمیری سے پڑھیں۔ علم حدیث آپ نے مولانا یعقوب کاشمیری سے پڑھا۔ دوسری کتب آپ نے قاضی بہلول بدخشانی سے پڑھیں اور اس طرح آپ نے علوم ظاہری میں کمال حاصل کر لیا۔ بعد ازاں آپ اکبر آباد چلے گئے۔ وہاں ابوالفضل اور فیضی سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ طریقت میں آپ نے حضرت خواجہ باقی باللہؒ سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کی۔ آپ کے مرشد کا اصول تھا کہ چونکہ طبقہ اُمرا زیادہ گمراہ ہے اس لئے اُمرا اور اغنیاء میں مذہبی خیالات کو فروغ دینا نہایت ضروری ہے مگر افسوس کہ آپ کے پیر و مرشد چار پانچ سال کے قلیل عرصہ کے بعد وفات پا گئے اور آپ نے اس مشن کی تکمیل میں سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ اور اس میں آپ کو اتنی کامیابی اور کامرانی نصیب ہوئی۔ کہ آپ نے ہوا کا رُخ ایک جانب سے دوسری سمت مکمل طور پر پھیر دیا۔

حضرت شیخ مجددؒ کا لاہور میں تشریف لانا

حضرت خواجہ باقی باللہؒ سر خیل سلسلہ نقشبندیہ کے حکم کے مطابق آپ لاہور تشریف لائے۔ آپ کی تشریف آوری کی خبر جب علمائے لاہور کو ہوئی۔ تو جوق در جوق آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے

Marfat.com

ملے اور فیوض و برکات کی نعمت سے مالا مال ہوئے۔ یہاں آکر آپ نے رشد و ہدایت کی مشعلیں روشن کر دیں۔ اور نہایت جوش و خروش سے تبلیغ اسلام کرنے لگے۔ ۳۰ نومبر ۱۶۰۳ء کو جب آپ کے پیر و مرشد کا دہلی میں وصال ہوا۔ تو آپ اس وقت لاہور ہی میں تھے۔ وفات کی خبر سُن کر دہلی پہنچے۔ اور راستے میں اپنے گھر سرہند بھی قیام کرنا مناسب خیال نہ کیا۔

جواہر مجددیہ میں لکھا ہے۔ کہ جب آپ اپنے مرشد کے حکم سے لاہور آئے۔ تو چونکہ آپ کے فیضان علم اور کمالات کی بڑی شہرت ہوئی۔ اس لئے بڑے بڑے علماء اور عمائد مثلاً حضرت مولانا جمال الدینؒ تلوی اور علامہ عبد الحکیمؒ سیالکوٹی آپ کے حلقۂ بیعت و ارادت میں داخل ہوئے۔ اور اکثر و بیشتر مشائخ وقت نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ مولانا جمال الدینؒ تلوی کی بیعت کا واقعہ اس طرح ہے کہ وہ منکرین وحدۃ الوجود تھے۔ آپ کی خدمت عالیہ میں مباحثہ کے لئے آئے ہوئے تھے۔ آپ نے خلوت میں لے جا کر ایک آن کی آن میں آپ کو مقام توحید دکھا دیا۔ اس وقت اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ کے مرید ہو گئے۔

حضرات القدس دفتر دوم مصنفہ ملا بدر الدین نقشبندی خلیفہ حضرت

امام ربانی اس طرح رقمطراز ہیں۔

"جس زمانہ میں کہ حضرت لاہور میں تشریف فرما تھے۔ عالم معنوی مولانا جمال تلوی حضرت کی خدمت میں آئے۔ اور خلوت میں آپ سے پوچھا۔ کہ آج آپ کا ثانی جامع علوم ظاہر و باطن صفحۂ روزگار پر پیدا نہیں ہے مسئلۂ وحدت الوجود کہ بظاہر شریعت کے مخالف ہے مگر اولیاء اللہ کثرت سے اس کے قائل ہیں۔ اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ حضرت نے توجہ و تصرف فرما کر وہ حال مولانا کو عطا فرمایا۔ اور کان میں چند کلمات کہے۔ مولانا کو طاقت نہ رہی کہ ابر نیسان کی طرح آنسو آپ کی آنکھوں سے بہنے لگے۔ اور آپ کے بشرہ میں ایک تغیر مثل ارباب سکر و وجد کے پیدا ہوا۔ مولانا بے طاقت ہو گئے اور بہ تواضح و انکسار تمام قدمبوسی کے رخصت ہوئے۔

قیام لاہور میں آپ نے اپنی مجالس کو بہت فروغ دیا۔ اور اس کے بعد مولانا جمال تلوی آپ کے وعظ میں شامل ہوا کرتے تھے۔ بلکہ امام ربانی کی آپ نے نعلین بھی اٹھائیں۔ یہ بات مولانا کے شاگردوں کو ناگوار گزری۔ کیونکہ آپ لاہور کے چوٹی کے علماء میں شمار ہوتے تھے۔ جب شاگردوں نے عرض کی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ حضرت امام ربانی علمائے باللہ و محرمان اسرار مع اللہ ہیں۔ ان کا احترام لازم ہے۔ اس بارے میں مجھے معذور سمجھو۔

ایک مرتبہ حضرت نے لاہور کے قیام کے زمانہ میں عشاء کی نماز کے بعد

Marfat.com

اس گھر کی دیوار کے متصل جس میں کہ سکونت تھی۔ کھڑے ہو کر یہ فرمایا۔ کہ خبردار آج سے دیوار کے پاس کوئی شخص نہ آئے۔ اُس وقت ابر اور بارش کا موسم بھی نہ تھا۔ بعض لوگوں کو آپ کے اس اشارے سے بہت حیرانی ہوئی کہ اور دیواریں پُرانی ہیں۔ مگر یہ اچھی خاصی دیوار ہے۔ آخر کار اللہ تعالےٰ کے حکم سے آخر تہائی رات میں یہ دیوار گر پڑی اور ایک چھوکری جو اُس دیوار کے نزدیک تھی۔ اُس پر کچھ ڈھیلے پڑے۔ حضرت نے اس پر عتاب فرمایا۔ کہ ہم نے رات ہی کہہ دیا تھا۔ کہ کوئی شخص اُس دیوار کے قریب نہ رہے۔

خواجہ محمد ہاشم کشمی مؤلف زبدۃ المقامات اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ قیام لاہور میں آنحضرت کی مجالس میں لوگ نہایت کثرت سے شامل ہوتے تھے۔ اور فیض حاصل کرتے تھے۔ قدوۃ المشائخ شیخ میرک لاہوری جو ایک بہت بڑے عالم تھے۔ آپ کے والد مخدوم شیخ عبدالاحد کے مرید اور تلمیذ تھے۔

آپ کی بہت سی تصانیف و تالیفات ہیں جن میں چند ایک کے نام تحریر کیے جاتے ہیں۔ مگر جو مقبولیت آپ کے مکتوبات کو ہوئی وہ کسی اور کتاب کو نہ ہو سکی۔ بلکہ یہ سمجھنا چاہیے۔ کہ آنجناب کے مکتوبات جو تعداد میں ۵۳۶ ہیں۔ علم تصوف و طریقت و شریعت میں ایک بلند مقام رکھتے ہیں۔

تصانیف:۔ مکتوبات امام ربانی۔ اثبات النبوۃ۔ رسالہ علم حدیث

Marfat.com

رسالہ آداب المریدین ۔ شرح رباعیات حضرت خواجہ باقی باللہؒ ۔ رسالہ

رسالہ ردِ روافض ۔ رسالہ حالات خواجگان نقشبند ۔ مبدا معاد ۔

معارف لدنیہ ۔ مکاشفاتِ غیبیہ ۔ رسالہ تہلیلیہ ۔

وفات حسرت آیات ۔ آپ کی وفات ۱۰ دسمبر ۱۶۲۴ء

کو ہوئی ۔ سرہند میں آپ کا مقبرہ ہے ۔ عمر مبارک ۶۳ سال ہوئی ۔

آپ کے سات صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں ۔

جواہر مجددیہ	مجدد اعظم	حضرت القدس	رود کوثر
۲۹	۵۲	۱۵۷ - ۲۳۶	۲۱۷

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ

آنجناب ۱۵۵۱ء میں دہلی میں پیدا ہوئے ۔ آپ کے آبا و اجداد بخارا

کے رہنے والے تھے ۔ سلطان علاؤ الدین خلجی کے عہد حکومت میں ہندوستان

آئے اور فوجی عہدوں پر فائز ہوئے ۔ آنجناب نے تین چار ماہ میں اپنے

والد ماجد سے قرآن مجید ختم کیا ۔ پھر کتابت اور انشا کی تکمیل بھی اپنے والد سے

حاصل کی ۔ نیز سولہ برس کی عمر میں تمام علوم ظاہری و باطنی میں کمال حاصل کر لیا ۔

بیعت ۔ ۱۵۷۷ء میں آپ نے حضرت موسیٰ پاک شہید ملتانی

قادری (اُوچی) سے بیعت کی ۔ اور ۱۵۸۷ء میں حج حرمین الشریفین

کے لئے حجاز پہنچے۔ سنہ ۱۵۹۰ء تک وہاں رہے اور بڑے بڑے عُلما اور فضلا سے حدیث اور تفسیر کے علوم کی تکمیل کی۔ سنہ ۱۵۹۱ء میں واپس ہندوستان تشریف لائے۔ اور دہلی میں مسند درس وارشاد کو زینت بخشی۔ یہاں آکر آپ نے حضرت خواجہ باقی باللہؒ سے روحانی فیوض و برکات حاصل کئے۔ علم حدیث و تفسیر میں آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ اپنے وقت میں ثانی نہیں رکھتے تھے۔ آپ اکبر اور جہانگیری عہد کے بڑے نامی عالموں میں سے گزرے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ کی تصانیف کی تعداد ایک سو کے لگ بھگ ہے آپ شاعر بھی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حقی تخلص فرماتے تھے۔ اشعار پانچ لاکھ کے قریب ہیں سنہ ۱۵۹۹ء میں آپ نے حضرت خواجہ باقی باللہ نقشبندی قدس سرہٗ کی بیعت فرمائی اور جلدی ہی آپ کے ان سے تعلقات بڑے مخلصانہ ہو گئے۔

ورودِ مسعود لاہور۔ آپ حضرت شاہ ابوالمعالیؒ قادری لاہوری سے روحانی فیوض حاصل کرنے کے لئے لاہور تشریف لایا کرتے تھے۔ کیونکہ آپ کو حضرت شاہ صاحب سے کمال محبت اور عقیدت تھی۔ آپ کے ہی اصرار پر حضرت شیخ محدثؒ نے فتوح الغیب کی شرح لکھی تھی۔ شیخ محدثؒ کے کئی خط حضرت شاہ ابوالمعالیؒ کو لاہور آئے۔ ایک دفعہ حضرت شیخ لاہور تشریف لائے۔ اور آپ کی خدمت عالیہ میں حاضری دی۔ تو حضرت شاہ

Marfat.com

ابوالمعالیؒ نے ان کی تمام مشکلات کو حل کرنے کے بعد فرمایا "اگر اظہار کردی و دانشا نمودی ترا رسوائے مرد و زن سازیم" ایک دوسری دفعہ حضرت محدثؒ جب لاہور تشریف لائے۔ تو حضرت شاہ ابوالمعالیؒ کو ان کا یہ امر پسند نہ آیا۔ اور فرمایا "اکنوں بہ دہلی بروید کہ دہلی در فراقِ شما بزبان حال می نالد بروید بروید" لاہور آکر حضرت شیخ محدثؒ کا آپ کی خدمت سے جدا ہونے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ ایک جگہ والہانہ عقیدت وارادت کے تاثر کو اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

"گرفتاری ما بہ ایں شہر لاہور کہ وطن گزاشتہ ایں جامی باشیم سبب آں ایں است کہ ایں جا کسے ہست کہ گرفتار اویم"۔

اپنے فرزند حضرت شیخ نور الحقؒ دہلوی کو خط لکھا "طلب الغفور فی قصۃ السفر لاہور" جس میں بتایا ہے کہ کس طرح حضرت شاہ صاحب آپ کی تصانیف کی تعریف کر کے ان کا دل بڑھاتے۔

فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ حضرت شاہؒ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے میری تمام مشکلات حل کرنے کے بعد فرمایا۔ کہ اگر تو نے افشائے راز کیا۔ تو تجھے مردوں اور عورتوں میں رسوا کروں گا۔ اس کے بعد لاہور میں کچھ عرصہ کے لئے انہیں مقید کر دیا۔ اس قید سے حضرت شاہ ابوالمعالیؒ کا مقصد آپ کی روحانی تربیت تھی۔

بعدازاں حضرت شاہ ابوالمعالیؒ نے آپ کی نقل وحرکت اور لاہور آنے پر

Marfat.com

پابندی لگادی تھی۔ تاکہ آپ اپنی تالیفات پر مکمل توجہ دے سکیں۔ اور تصنیفات کا سلسلہ قائم رکھ سکیں۔ لاہور ملاقات کرنے کو آنا چاہتے۔ تو آپ روک دیتے۔ اور اگر لاہور آجاتے۔ تو حضرت شاہ صاحبؒ دہلی واپس جانے پر اصرار کرتے۔ آخری عمر میں آپ حضرت شاہ ابو المعالیؒ کے بہت زیادہ عقیدتمند ہو گئے تھے۔ بلکہ آخری عمر میں آپ حضرت شاہ ابوالمعالیؒ کو اپنا روحانی پیشوا سمجھنے لگے تھے۔ حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی وفات کے بعد آپ اپنی روحانی مشکلات حضرت شاہ صاحب سے ہی حل کراتے رہے۔

حضرت شیخ محدثؒ اور حضرت میاں میر قادریؒ۔

شہنشاہ نورالدین جہانگیر جب آخری مرتبہ کشمیر جنت نظیر گیا۔ تو چند معاندین نے حضرت شیخ عبدالحق محدثؒ اور مرزا حسام الدین جو حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے خلفا میں سے تھے۔ کے خلاف شہنشاہ کے پاس جھوٹی باتیں گوشگذار کیں۔ شہنشاہ نے فوراً ان کی طلبی کا حکم صادر فرمایا۔ آپ چونکہ کافی عمر رسیدہ تھے اس لئے بڑی مشکل سے لاہور پہنچے۔ اور حضرت میاں میرؒ قادری کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر تمام واقعات کہہ سنائے۔ کہ اس بڑھاپے میں وطن اور اولاد سے جدائی ممکن نہیں ہے آپ نے ان کو تسلی دی کہ نہ آپ اور نہ مرزا حسام الدین کشمیر جائیں گے اور نہ ہی آپ کا صاحبزادہ شیخ نورالحقؒ کابل جائے گا بلکہ سب لاہور سے ہی جلد

Marfat.com

واپس چلے جاؤ گے۔ چار روز کے بعد جہانگیر کی وفات کی خبر لاہور پہنچی اور سب کی جلاوطنی کے احکام منسوخ ہو گئے۔ اور سب ہنسی خوشی واپس اپنے وطن چلے گئے۔ یہ واقعہ ۱۶۲۷ء کا ہے۔ قیام لاہور میں آپ حضرت میاں میرؒ کی مجالس میں شریک ہو کر فیوض باطنی حاصل فرماتے رہے۔

آنجناب کا کافی دیر سے ارادہ تھا کہ فتوح الغیب کی شرح لکھوں۔ مگر حوصلہ نہ پڑھتا تھا۔ کیونکہ کئی ایک دشواریاں تھیں۔ چنانچہ آپ گتھیوں کو سلجھانے کے لئے لاہور پہنچے۔ حضرت شاہ صاحبؒ سے نیاز حاصل کیا۔ تین دن آپ کی خدمت میں رہے۔ اسی دوران آپ نے شرح فتوح الغیب لکھنے کا اشارہ کیا۔ اور ساتھ ہی تاکید بھی کی۔ کوئی انکار کی گنجائش نہ رہی۔ ہمت نے یاوری کی۔ اور آپ کی توجہ سے یہ عظیم الشان کام جلد ہی پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔

ایک مرتبہ حضرت شیخ محدثؒ نے حضرت شاہ ابوالمعالیؒ کی علالت کی خبر سن کر ان کی عیادت کے لئے لاہور آنے کا قصد کیا۔ معاً آپ کے دل میں شاہ صاحب کی ممانعت کا خیال آیا۔ تو رک گئے اور آپ کی خدمت میں لاہور خط لکھا۔ جس میں اپنے ذوق و شوق کا اظہار کیا تھا۔ بعد میں جب آپ صحتیاب ہو گئے تو خبر ملتے ہی آپ کی خدمت میں خط لکھا۔ "حق جل و علا سایۂ رحمت و محبت ایشاں را بر فقرائے ایں سلسلہ پائندہ

Marfat.com

دارد کہ وسیلۂ حل بسے از مشکلات و سبب آسانی دشواری ہاست۔"

تصنیفات - آپ نے بے شمار کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں یہ کتب بہت مشہور ہیں۔

اخبار الاخیار - زبدۃ الآثار - تکمیل الایمان - آداب الصالحین رسالہ وظائف - شرح مشکوٰۃ المصابیح - شرح فتوح الغیب - جذب القلوب الی دیار المحبوب - مدارج النبوۃ - شرح اسماء الرجال بخاری - جامع البرکات - حلیہ سید المرسلین وغیرہ وغیرہ۔

وفات - سنہ ۱۶۴۲ء میں چورانوے سال کی عمر میں آپ نے وصال فرمایا - آپ کی تاریخ ولادت "شیخ اولیا" اور تاریخ وفات "فخر عالم" سے نکلتی ہے - مزار گوہر بار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے پاس حوض شمسی پر واقع ہے - مقبرہ کے اندر قبر کے سرہانے ایک دیوار پر آپ کا سارا حال لکھا ہوا ہے - مقبرہ چونے پتھر کا ہے۔

تذکرہ صوفیائے پنجاب ۹۲ حدیقۃ الاولیا ۱۰۲ آثار الصنادید
تذکرہ علمائے ہند ۲۷۶ رود کوثر ۲۹۴

Marfat.com

حضرت شیخ آدم بنوری رح

شیخ آدم سید حسینی تھے۔ والد کا اسم گرامی سید اسماعیل تھا۔ بنوڑ
کے رہنے والے تھے۔ جو مضافاتِ سرہند میں ایک قصبہ ہے جب ذرا
ہوش سنبھالا۔ تو حاجی خضر افغان کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوئے۔
مگر کچھ ہی عرصہ بعد آپ حضرت امام ربانی رح کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔
اور آپ کی بیعت کر لی کسب معاش کے لئے آپ لشکر شاہی میں ملازم
ہو گئے۔ مگر کچھ ہی عرصہ کے بعد ایک واقعہ سے متاثر ہو کر فوج کی ملازمت
ترک کر دی۔ اور حضرت مجدد الف ثانی رح کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔
چونکہ آپ امی محض تھے۔ ایک جذبہ کے تحت آپ نے کلام پاک
حفظ کیا۔ اور علوم ظاہری و باطنی میں کمال حاصل کر لیا۔ کہتے ہیں۔ کہ
آپ کے مریدوں کی تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ تھی۔ جن میں سے
ایک سو کے قریب خلفا تھے۔ جو کہ اطراف عالم میں پھیلے ہوئے تھے
لکھا ہے کہ آپ کی خانقاہ میں ایک ہزار سے زائد طلباء کو روزانہ کھانا
ملتا تھا۔ آپ کے باورچی نقرا کے لئے کھانا نہایت محنت اور پاکیزگی
کے ساتھ باوضو پکاتے تھے۔ اور سب کو برابر تقسیم کرتے تھے۔

Marfat.com

حضرات القدس مصنفہ مولانا بدرالدین سرہندی میں لکھا ہے کہ آپ کی مجلس میں کسی امیر کو کسی فقیر پر فضیلت نہ تھی نیکیوں کا حکم دینا اور برائیوں سے روکنا آپ کا خاص طریق تھا۔ خلاصۃ المعارف اور رسالہ نکات اسرار آپ کی تصنیفات ہیں۔

لاہور میں آمد۔ تذکرہ آدمیہ میں لکھا ہے کہ ۱۰۴۲؁ء میں جب آپ لاہور تشریف لائے۔ تو آپ کے ہمراہ دس ہزار مشائخ سادات اور پٹھان تھے۔ شاہ جہان ان دنوں لاہور میں تھا۔ دشمنوں نے شہنشاہ کے کان اس طرح بھرے۔ کہ شیخ آدمؒ کے ساتھ اس قدر جمعیت کسی خطرے سے خالی نہیں ہے۔ اور اگر وہ چاہے۔ تو آپ کی حکومت کا تختہ الٹ سکتا ہے۔ شاہ جہان نے اپنے وزیر اعظم نواب سعد اللہ خاں اور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کو تحقیق حال کے لئے بھیجا۔ آپ ان سے سرد مہری سے پیش آئے۔ اور توجہ نہ فرمائی۔ اور کافی دیر تک ان سے بات نہ کی پھر ان کو ترکِ دنیا کی تلقین فرمائی۔ نواب سعد اللہ خاں نے واپس آکر تمام حالات سے شاہ جہان کو آگاہ کیا۔ کہ افغانوں کی ایک مضبوط جمعیت حضرت شیخ کے ہمراہ ہے ممکن ہے فساد پر آمادہ ہوں مناسب یہی ہے کہ آپ کو کسی دوسری جگہ بھیج دیا جاوے۔ شاہ جہان نے شیخ آدم کو پیغام بھیجا وہ حج کو چلے جاویں۔ حضرات القدس میں تحریر ہے کہ ایک زمانہ دراز سے

Marfat.com

آپ زیارت بیت اللہ اور دیدار روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے مشتاق تھے۔ اس لئے آپ تخت گاہ لاہور سے سیدھے وطن کو
واپس ہوئے اور وہاں سے بیت اللہ شریف تشریف لے گئے۔
قیام لاہور کے دوران ہزارہا افراد نے آپ سے روحانی فیض
حاصل کئے۔ اور اہل لاہور آپ کے وعظ و نصیحت سے بے حد مستفید
ہوئے۔ صاحب حدیقۃ الاولیاء نے لکھا ہے کہ جب سید آدم بنوری رحمۃ
نقشبندی مجددی نے حضرت طاہر بندگی لاہوری رحمۃ کی بزرگی کا شہرہ سنا
تو آپ پا پیادہ بنور سے لاہور آئے۔ اور آپ کی صحبت سے فیض یاب
ہوئے۔ حضرت شیخ سعدی رحمۃ بخاری مجددی لاہوری آپ کے ممتاز خلفاء میں
سے تھے جو بچپن سے ہی شیخ آدم بنوری کی خدمت اقدس میں رہے۔
اور انہیں سے تعلیم و تربیت حاصل کی۔

وفات۔ آپ نے مدینہ منورہ میں وفات پائی مصنف حضرات القدس
لکھتا ہے کہ عرب ممالک میں آپ کی قبولیت کثرت سے ہوئی۔ جب
آپ نے واپس وطن آنے کا قصد فرمایا۔ تو بارگاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے بشارت ہوئی کہ اے میرے فرزند میرے پڑوس میں رہو سنہ ۱۰۵۳ھ
میں آپ نے وہاں ہی رحلت فرمائی۔ اور روضہ منورہ امیر المومنین حضرت
عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قریب تھوڑے فاصلے پر مدفون ہوئے۔ کہ

Marfat.com

روضہ منورہ کا سایہ آپ کی قبر پر پڑتا ہے۔

رود کوثر ۲۸۶ — تذکرہ صوفیائے پنجاب ۳۳۹ — حضرات القدس حصہ دوم ۳۵۳ — خزینۃ الاصفیا ۶۳۰ — مجدد اعظم ۲۲۵ — حدیقۃ الاولیاء ۱۷

حضرت شیخ نور الحق رح دہلوی

آپ حضرت شیخ عبدالحق محدث رح دہلوی کے فرزند اور خواجہ محمد معصوم رح مجددی کے مرید تھے۔ عہد شاہ جہان میں اکبر آباد کے قاضی مقرر تھے۔

ورود لاہور۔ ۱۰۳۷ھ ۱۶۲۷ء میں شہنشاہ جہانگیر کشمیر میں تھا کہ حاسدین نے حضرت شیخ عبدالحق رح محدث اور میرزا احسام الدین کے متعلق بادشاہ کے کان بھرے۔ بادشاہ نے دونوں کو کشمیر بلوا بھیجا۔ شیخ محدث رح اس وقت ۷۵ برس کے پیٹے میں تھے۔ باپ کو کشمیر حاضری دینے اور بیٹے شیخ نور الحق رح کو کابل جانے کا حکم صادر ہو چکا تھا۔ سخت پریشانی کے عالم میں دونوں باپ بیٹا اور میرزا احسام الدین لاہور پہنچے۔ حضرت میاں میر رح قادری لاہوری کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ اور تمام حقیقت سے آگاہ کیا اور کہا۔ کہ اس بڑھاپے میں وطن اور اولاد سے جدائی بڑا تکلیف دہ امر ہے۔ حضرت صاحب نے تسلی دی اور فرمایا۔ کہ کوئی بات نہیں۔ نہ آپ کشمیر جائیں گے اور نہ ہی آپ کے صاحبزادے کو کابل جانا ہوگا۔ ابھی شیخ لاہور ہی میں تھے

Marfat.com

کہ جہانگیر کا انتقال ہو گیا۔ اور آپ شیخ نور الحق رح کے ساتھ واپس دہلی چلے گئے
آپ نے اورنگ زیب عالمگیر کے ایما پر صحیح بخاری کا ترجمہ چھ جلدوں میں
کیا۔ نیز آپ نے اپنے والد کی کتاب زبدۃ التواریخ کو شیخ فرید بخاری
کے کہنے پر اضافہ کے ساتھ مرتب کیا۔

وفات آپ کی ۱۰۶۳ھ میں ہوئی۔ مزار گوہر بار دہلی میں ہے کئی
کتابوں کے مصنف ہیں۔

رود کوثر ۳۲۳ - تذکرہ علمائے ہند ۵۳۴

قیوم رابع حضرت محمد زبیر رح

آپ حضرت ابو العلی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اور قیوم ثالث
حضرت خواجہ محمد نقشبند حجۃ اللہ رح بن قیوم ثانی حضرت خواجہ محمد معصوم رح بن
حضرت امام ربانی (قیوم اول رح) کے پوتے تھے۔ حضرت قیوم ثالث رح جو حج
بیت اللہ شریف کے لئے گئے تو آپ کو ہمراہ لے گئے تھے۔

لاہور میں آمد۔ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی وفات پر اس
کے بیٹوں میں تخت نشینی کی جنگ چھڑی۔ تو شہزادہ اعظم ......
شہزادہ معظم (بہادر شاہ) پر غلبہ پا لیا۔ اور شکست کے آثار نظر آنے لگے۔

Marfat.com

اس وقت شہزادہ معظم نے جو بزرگان مجددیہ کا ارادت مند تھا۔ ان کا سہارا طلب کیا۔ آپ نے دُعا فرمائی۔ اور ہندوستان کی بادشاہت کی بشارت دی۔ کہتے ہیں۔ کہ چند لمحے بعد شمال کی طرف سے خوفناک آندھی اُٹھی جس نے شہزادہ اعظم کی فوج میں کھلبلی مچادی۔ اور اس کو شکست فاش ہو گئی اور شہزادہ معظم بہادر شاہ کے لقب سے ہندوستان میں حکمرانی کرنے لگا۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد حضرت قیوم رابع لاہور تشریف لائے۔ لاہور کے ہزاروں لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ اور آپ کے مُرید ہونے لگے۔ بیشتر افراد نے آپ سے علوم ظاہری و باطنی میں فیض حاصل کیا اور بے شمار نے خلافت پائی۔ جتنا عرصہ آپ نے لاہور میں قیام فرمایا لاہور کے لوگ آپ کے وعظ و نصیحت سے بہت مستفید ہوئے۔

حضرات القدس میں لکھا ہے کہ خواجہ محمد صادق کابلی قدس سرہٗ جو حضرت امام ربانی رحؒ کے قدیم مریدوں اور مخلص احباب اور خلفا میں سے تھے جب درجہ کمال کو پہنچے اور مقامات طریق سے مشرف ہوئے۔ تو آنجناب نے آپ کو خلافت اور تعلیم طریق کی اجازت عطا فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے بلدۃ لاہور میں اقامت فرمائی۔ اور ہزارہا افراد نے طریق نقشبندی مجددی میں آپ سے فیوض حاصل کئے۔ قیام لاہور میں آپ کو قبولیت کامل حاصل ہوئی اور ۱۰۱۸ھ میں آپ نے وفات پائی۔

Marfat.com

علاوہ بریں اسی کتاب میں یہ بھی تحریر ہے کہ حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی جو حضرت امام ربانی قدس سرہٗ کے محرم اسرار تھے۔ اور جنہوں نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات کی تیسری جلد مرتب کی ہے۔ فرماتے ہیں۔

کہ ایک روز بزمانہ ہدایت وارشاد برہان پور میں گھوڑے پر سوار کہیں جا رہے تھے۔ اور بہت سے اُمرا و حکام آپ کے جلو میں ہمراہ تھے۔ لوگوں کا زیادہ ہجوم دیکھ کر آپ نے انکسار کیا۔ اور فرمایا۔ کہ میں کیا اور میری لیاقت اور قابلیت کیا۔ یہ سب حضور کے ایک کلمہ کا ظہور ہے۔ جو آپ نے میرے بارے میں لاہور میں ارشاد فرمایا تھا۔ وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ لاہور میں میں اور دوسرے اکابر آپ کی (حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی سواری کے جلو میں ہمراہ جا رہے تھے۔ کہ میں اس ہجوم میں کیچڑ میں گر پڑا تو آنجناب نے بہ راہ شفقت فرمایا۔ کہ اے خواجہ بہت جلد تو گھوڑے پر سوار ہوگا۔ اور اکابر و امرا تیری سواری کے جلو میں ہوں گے۔

مجدد اعظم - حضرات القدس
۲۵۴ ۳۱۶ - ۳۳۱

استاذ الکل حافظ غلام محی الدینؒ بگوی نقشبندی

ولادت۔ آپ بگہ ضلع جہلم کے قصبہ میں حافظ نور محمدؒ کے گھر

Marfat.com

۱۷۹۵ء / ۱۲۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ سکھوں کے عروج کا زمانہ تھا۔ مرکزی حکومت بہت کمزور تھی۔ اس لیے سکھوں نے پنجاب میں ادھم مچا رکھا تھا مسلمانوں کو نماز با جماعت اور اذان سے روکا جاتا تھا۔ مساجد منہدم اور آثار اسلامیہ نیست و نابود کئے جا رہے تھے۔

تعلیم و تربیت۔ سات سال کی عمر میں آپ نے قرآن مجید حفظ کر لیا۔ ۱۸۱۴ء / ۱۲۲۹ھ میں اپنے چھوٹے بھائی حافظ احمد دین بگوی کے ساتھ دہلی چلے گئے۔ بارہ سال دہلی میں رہے۔ علم حدیث حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق دہلویؒ سے حاصل کیا۔ اور اس کی سند حضرت شاہ عبدالعزیزؒ سے حاصل کی۔

بیعت۔ دہلی کے قیام میں حضرت قیوم زماں مولانا شاہ غلام علیؒ نقشبندی سے سلسلہ قادریہ مجددیہ میں بیعت کی۔ اور خرقہ خلافت حاصل کر کے مجاز ہوئے۔

مراجعت اور قیام لاہور

دہلی سے واپس اپنے وطن گئے۔ آپ کی علمیت سے متاثر ہو کر فقیر عزیز الدین جو کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وزیر تھے۔ کے کہنے پر آپ لاہور تشریف لے آئے۔ اور بیس سال مسجد حکیماں لاہور میں علم حدیث کا درس دیتے رہے۔ فقیر صاحب موصوف نے "فقیر خانہ"

Marfat.com

تعمیر کرایا جس میں طلباء کی رہائش اور دیگر ضروریات کا عمدہ انتظام رکھا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ آپ کا بے حد معتقد تھا۔ اور اس نے ایک بہت بڑی جاگیر پیش کی۔ جو آپ نے منظور نہ فرمائی۔

وفات۔ آخری عمر میں آپ لاہور سے وطن بگہ واپس تشریف لے گئے۔ اور وہاں ۱۲۷۳ھ/۱۸۵۷ء میں بعمر ۶۳ سال انتقال فرمایا۔

تذکرہ مشائخ بگویہ

حافظ احمد دینؒ بگوی نقشبندی

آپ حضرت مولانا غلام محی الدینؒ کے برادر خورد تھے ۱۲۲۳ھ/۱۸۰۸ء میں پیدا ہوئے علم حدیث کی تعلیم اپنے برادر بزرگ کے ساتھ قیام دہلی میں حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق دہلویؒ سے حاصل فرمائی اور بیعت سلسلہ قادریہ مجددیہ میں حضرت شاہ غلام علی نقشبندی دہلویؒ سے کی۔

لاہور میں آمد

آپ حضرت استاذ الکل کے ہمراہ لاہور تشریف لائے تھے اور کافی عرصہ لاہور میں مقیم رہے کچھ عرصہ بعد آپ نے یہ اصول بنالیا۔ کہ چھ ماہ آپ کے بڑے بھائی لاہور میں قیام کرتے اور درس و تدریس میں مشغول رہتے۔

Marfat.com

اور لگے چھ ماہ آپ اُن کی جگہ رشد و ہدایت اور تعلیم و تلقین میں مصروف رہتے۔ جس سے بگہ اور لاہور کے دینی مدارس مستفید ہوتے رہے۔ آپ کے تلامذہ میں مولانا غلام رسولؒ ساکن قلعہ میہاں سنگھ۔ حافظ ولی اللہ لاہوری مولوی غلام قادر بھیروی۔ اور حکیم نور دین قادیانی مشہور و معروف ہیں۔

آپ کے فرزند مولوی محمد شفیق بگوی شاہی مسجد لاہور کے سولہ سال تک خطیب رہے۔ زبدۃ العارفین مولانا عبد العزیز بگوی چشتی بھی اکثر و بیشتر لاہور آتے۔ اور حضرت میراں حسین زنجانیؒ اور حضرت داتا گنج بخشؒ کے مزارات پر حاضر ہوتے۔ مولانا عبد العزیز کے فرزند الحاج محمد ذاکر بگویؒ بھی کافی عرصہ لاہور میں رہے۔ اور لاہور ہی میں وفات پائی۔ نماز جنازہ مسجد وزیر خاں میں پڑھائی گئی اور بعد ازاں اپنے وطن میت لے جائی گئی۔ پہلے پہل ہو انجمن حمایت اسلام لاہور کے قائم کردہ مدرسہ حمیدیہ میں بحیثیت صدر مدرس مولوی فاضل کے طلباء کو پڑھانے پہ مامور ہوئے۔ آپ نے سولہ سال کی عمر میں مولوی فاضل کا امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کیا تھا۔

وفات - آپ کی وفات بعمر ۶۳ سال ۱۲۸۶ھ رمضان مطابق ۱۸۶۵ء میں ہوئی۔ اور اپنے خاندانی قبرستان بگہ میں مدفون ہوئے۔

تذکرہ مشائخ بگویہ

۱۱

Marfat.com

مولانا غلام دستگیر نقشبندی قصوریؒ

حضرت مولانا غلام دستگیرؒ ہاشمی قریشی صدیقی قصوری محلہ چلہ بیبیاں اندرون موچی دروازہ لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی مولانا حسن بخش صدیقیؒ تھا۔ آپ کے بڑے بھائی مولانا محمد بخش مسجد ملا مجید لاہور میں عرصہ تک خطابت اور درس و تدریس کی خدمات سر انجام دیتے رہے۔ جب مولانا سن شعور کو پہنچے۔ تو آپ قصور چلے گئے۔ اور حضرت مولانا غلام محی الدین قصوریؒ کے شاگرد اور داماد بنے۔ تمام علوم ظاہری و باطنی آپ نے حضور سے ہی حاصل کئے۔ کچھ ہی عرصہ میں آپ نے قرآن پاک کی تفاسیر اور احادیث کی تشریحات پر مکمل عبور حاصل کر لیا۔ یہ نہایت پُر فتن زمانہ تھا۔ اور انگریز مرزائیت، وہابیت، چکڑالویت اور نیچریت کی حمایت کر رہی تھی۔ آپ آگے بڑھے اور حکومت سے بھی نہ گھبرائے۔ اور ان فتنوں کا نہایت پامردی سے مقابلہ کیا۔

اس زمانہ میں جن اہل سنت والجماعت علماء نے آپ کا ہاتھ بٹایا۔ ان میں مولانا غلام قادر بھیرویؒ۔ حافظ ولی اللہ لاہوریؒ۔ مولانا نور احمد لاہوریؒ حضرت امام احمد رضا خاںؒ بریلوی۔ مولانا غلام محمد بگویؒ۔ پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ اور مولانا محمد نبی بخش حلوائیؒ۔ آپ کے خلیفہ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں

Marfat.com

برصغیر پاک و ہند میں مناظرہ کے فن میں آپ کا کوئی ہمسر نہ تھا۔ اور نقشبندی سلسلہ کی ترقی میں آپ تمام عمر کوشاں رہے۔ لاہور شہر میں ہزارہا افراد آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور انہوں نے نقشبندی سلسلہ میں ہدایت پائی۔ آج بھی ہزارہا مسلمان آپ کے سلسلہ کے نام لیوا ہیں۔

مفتی غلام سرور لاہوری کے ساتھ سن ۱۸۹۰ء میں حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے تھے۔ مفتی صاحب کو دربار حبیب کی حاضری کا اس قدر اشتیاق تھا۔ کہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ کہ دیارِ حبیب پہنچ کر پھر نہ لوٹوں۔ فریضہ حج ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں حاضری کے لئے جاتے ہوئے۔ مضافات میدانِ جنگ بدر میں ہیضہ سے وفات پائی۔ اور وہاں ہی سپرد خاک کر دیئے گئے۔ اس موقعہ پر حضرت مولانا مولوی غلام دستگیر نقشبندی قصوری جو آپ کے ہمرکاب تھے۔ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

تصانیف۔ آپ کی درج ذیل تصنیفات نہایت مشہور و معروف ہیں

(۱) تحقیق الصلوٰۃ الجمعہ (۲) تحفہ دستگیریہ بر جواب اثنا عشریہ (۳) ہدیۃ الشیعین منقبت چاریار معہ حسنین (۴) ظفر المقلدین۔ (۵) رجم الشیاطین براغلوطات البراہین۔ (۶) جواہر مضیئہ ردِ نیچریہ (۷) تحقیقات دستگیریہ فی ردّ ہفوات براہینیہ (۸) مخرج عقائد نوری بجواب نغمہ طنبوری۔ (۹) نصرۃ الابرار فی جواب الاشتہار (۱۰) ظہور اللمعہ فی ظہر الجمعہ (۱۱) کشف السطور عن مسئلہ طواف قبور

Marfat.com

(۱۳) عمدۃ المقلدین بالہام القوی المبین (۱۳) توضیح دلائل و تقریر انجاث فرید کوٹ (۱۴) تحقیق تقدیس الوکیل (۱۵) فتح الرحمانی بہ دفع کید قادیانی (۱۶) عمدۃ البیان فی اعلان مناقب النعمان۔

وفات۔ آپ نے ۹۷-۱۸۹۶ء میں قصور میں وفات پائی اور وہاں کے مشہور و معروف قبرستان میں مدفون ہوئے۔

مقدمہ تقدیس الوکیل طبع ثانی ۱۹۶۷ء۔ بزرگانِ لاہور صفحہ ۲۱۹

الحاج حافظ مولوی غلام محمد بگویؒ نقشبندی

ولادت۔ آپ ۱۲۵۵ھ میں بمقام بگہ جو دریائے جہلم کے کنارے ایک قصبہ ہے میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مولانا حافظ غلام محی الدین بگویؒ کے فرزند ارجمند تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی اور ساتھ ہی علم حدیث کی بھی تکمیل کی۔

بیعت۔ پہلے آپ نے اپنے والد گرامی سے فیوضات باطنی حاصل کیے۔ پھر سلسلہ نقشبندیہ میں حرمین الشریفین میں رہ کر حضرت شاہ عبدالغنیؒ کی صحبت حاصل کی۔ بعد ازاں آپ نے سلسلہ نقشبندیہ میں قطب العالم مخدوم الانام حضرت بابا جی فقیر محمد نقشبندی تیراہی (چورہ شریف) سے بیعت کی۔

Marfat.com

لاہور میں آمد

سکھوں نے اپنے عہد حکومت میں بادشاہی مسجد لاہور کو چھاؤنی قرار دیا تھا مسجد کا صحن گھوڑے اور خچروں کی لید سے ناپاک رہتا تھا شمالی اور جنوبی حجرے میگزین کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ متحارب گروہوں کی لڑائی میں مسجد کو سخت نقصان پہنچا میناروں کی ایک ایک منزل گر گئی۔ درودیوار شکستہ ہو گئے۔ انگریزی عہد میں مسجد کچھ عرصہ فوجی گوروں کا مسکن قرار پائی۔ اس زمانہ میں حضرت مولانا غلام محمد بگویؒ لاہور تشریف لائے۔ تو آپ نے اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر مسجد کو واگذار کرایا۔ اور اپنی نگرانی میں مسجد کی مرمت پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ کرایا۔ تطہیر مسجد کا یہ اہم فریضہ قسام ازل نے آپ کے ہی حصہ میں رکھا تھا۔ بعد ازاں خان بہادر ڈپٹی محمد برکت علی خاں اور فقیر جمال الدین و دیگر اکابر لاہور کے اصرار پر آپ نے لاہور میں اقامت اختیار کی۔ اور مسجد شاہی کی تولیت و خطابت کے فرائض آپ ہی کے ذمہ رہے۔

اخلاقِ عالیہ - آپ شروع سے ہی نہایت نیک عادات کے مالک تھے۔ بچپن سے ہی تہجد خوان تھے۔ اکثر شب بیداری کرتے تھے۔ سنا گیا ہے کہ آپ سے کبھی گناہ کبیرہ سرزد نہیں ہوا جہاں نوا

Marfat.com

اور فراخ دلی میں شہرہ آفاق تھے۔ رفتار نہایت نرم اور باوقار تھی۔ گفتار حلیمانہ اور حکیمانہ تھی۔ کلام مؤثر اور دل نشین تھا۔ بڑے بڑے مشکل مسائل کو نہایت ہی آسان پیرایہ میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ روزانہ ایک منزل قرآن مجید تلاوت فرماتے اور ساتویں دن قرآن مجید ختم کرتے تھے۔ صائم الدھر اور قائم اللیل تھے۔ ہر کس وناکس سے خندہ پیشانی سے پیش آیا کرتے۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے پہلے مولوی محمد رفیق اور دوسرے مولانا محمد شفیق جو سولہ سال تک بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب رہے۔ اور بالآخر اراکین انجمن اسلامیہ لاہور سے اختلاف کی بنا پر ۱۳۳۶ھ میں اپنے وطن بگہ واپس چلے گئے۔

وفات - آپ کی وفات چار جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ میں ہوئی مطابق سن عیسوی ۱۹۰۰ء

"بجھا ہے پنجاب کا چراغ آہ اب"

۱۳۱۸ھ

تذکرہ مشائخ بگویہ۔

۱۹

حضرت میاں شیر محمد نقشبندی

آپ ۱۸۶۵ء میں بمقام شرقپور تولد ہوئے والد صاحب کا اسم گرامی میاں عزیز الدین تھا۔ بچپن سے ہی آپ بڑے متقی اور پرہیزگار تھے

Marfat.com

پہلے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی۔ پھر مڈل سکول شرقپور میں داخل ہوئے۔ مگر دنیاوی تعلیم کی طرف طبیعت راغب نہ ہوئی۔ فارسی کی چند کتب اپنے چچا حافظ حمید الدین سے پڑھی۔ خوشنویسی کی طرف رجوع کیا۔ تو اس میں ناموری حاصل کی۔

آپ مادرزاد ولی تھے۔ بچپن سے ہی آپ کی پیشانی سے انوار الٰہی نمودار تھے۔ اور مذہب کی طرف میلان زیادہ تھا۔ بیعت کے لئے آپ نے حضرت بابا امیر الدین کوٹلہ والے کا انتخاب فرمایا۔ اور ان کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ جو کہ حضرت امام علی شاہ رحؒ نقشبندی کے خلفا میں سے تھے۔

آپ اکثر و بیشتر لاہور میں تشریف لایا کرتے۔ اور اپنے حلقہ مریدین میں وعظ و نصیحت اور رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ ہزارہا مریدین یہاں تھے۔ جو آپ کے فیوض باطنی سے مالامال ہو رہے تھے۔ آپ کی مجلس میں غریب و امیر کا کوئی امتیاز نہ تھا۔ مگر شریعت محمدیہ کی مکمل پابندی عائد تھی۔

آپ کے مرشد لاہور سرگودھا روڈ پر لاہور سے تقریباً چالیس میل کے فاصلے پر لب سڑک چوہڑکانہ ایک قصبہ ہے۔ اس قصبہ سے تھوڑی دُور مشرق کی طرف سیم نالہ کے قریب کوٹلہ پنجو بیگ نام ایک

Marfat.com

چھوٹی سی بستی ہے، جس میں بابا صاحب خواجہ امیرالدین مدفون ہیں آپ حضرت میاں شیر محمدؒ شرقپوری کے مُرشد تھے۔ آپ کے مزار کے پاس ایک مسجد ہے۔ جو حضرت میاں صاحب نے بنوائی تھی۔ حضرت بابا صاحب پہلے محکمہ پولیس میں تھانیدار تھے۔ بعدازاں مستعفی ہو کر سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت سیّد امام علی شاہ رتڑ چھتڑ (ضلع گورداسپور بھارت) کے مُرید ہو گئے تھے۔ بابا صاحب نے ۱۹۱۲ء میں انتقال فرمایا تھا۔ حضرت بابا صاحب کی عظمت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ حضرت میاں صاحب نے ان کو اپنا مرشد منتخب کیا۔

اخلاق وعادات۔ آپ سنت نبوی پر اتنی سختی سے عمل کرتے اور کراتے تھے۔ کہ باید و شاید۔ اپنی مجلس وعظ میں کس داڑھی منڈانے والے کو کچھ سنانے کے لئے کھڑا نہ کرنے دیتے تھے۔ نماز کے وقت پہلی صف میں ہمیشہ داڑھی منڈوانے والے کو کھڑا نہ ہونے دیتے تھے۔ خواہ وہ کتنا ہی بااثر اور امیر کیوں نہ ہو۔ ساری زندگی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے نقش قدم پر گزاری۔ جب آپ بیٹھتے تو دوزانو اور احباب کو بھی دوزانو بیٹھنے کی تلقین فرماتے۔ کھانا کھاتے وقت احباب کو دایاں گھٹنا کھڑا کر کے سنتِ نبوی کے مطابق بٹھاتے غرضیکہ ہر کام سنتِ رسول کو ملحوظ رکھ کر کرتے۔ انگریزی بود و باش اور مغربی تہذیب

سے سخت متنفر تھے۔ مروجہ تصوف کے بھی سخت خلاف تھے۔ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنا بندہ بنالے۔ مگر سجادہ نشین نہ بنائے۔ آپ چلہ کشی کے بھی مخالف تھے۔ فرماتے تھے۔ کہ یہ سنتِ نبوی کے خلاف ہے۔ اور ہمیں آنحضرت کی سُنت کی پیروی کرنی چاہیئے۔ حسب و نسب پر فخر کو آپ سخت ناپسند فرماتے تھے۔ کسی شخص نے آپ سے شجرہ نسب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ کہ میرے لئے ایک ہی شجرہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کافی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے شجرہ کی ضرورت نہیں ہے۔

مزار شرقپور شریف میں ہے تاریخ وفات اگست ۱۹۲۸ء ہے۔ تپ محرقہ میں مبتلا ہو کر ۶۳ برس کی عمر میں وفات پائی ۱۳۴۷ھ

عرس اور میلے - ہمارا پنجاب
۱۹۱ ۳۲

پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی (ثانی صاحب)

آپ کا اسم گرامی جماعت علی شاہ اور لقب لاثانی تھا۔ آپ حسینی سادات سے ہیں۔ سلسلہ نسب آپ کا حضرت امام حسینؓ پر منتہی ہوتا ہے۔ ۱۸۶۰ء میں علی پور سیداں میں تولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں سے ہی حاصل کی۔ اور جلدی ہی تفسیر فقہ حدیث کی کتابیں پڑھ لیں۔

Marfat.com

شجرۂ طریقت - آنجناب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت تھے - اور شجرۂ طریقت حضرت مجدد الف ثانیؒ سے اس طرح ملتا ہے -

سید جماعت علی شاہ لاثانی مرید باواجی فقیر محمد (چورہ شریف والے) مرید خواجہ نور محمد مرید خواجہ فیض اللہ مرید خواجہ محمد عیسیٰ مرید شاہ جمال اللہ مرید محمد اشرف مرید خواجہ محمد زبیر مرید خواجہ حجت اللہ مرید خواجہ محمد معصوم مرید امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ -

شریعت کے آپ بہت سختی سے پابند تھے - لاہور میں آپ کے مریدین کا بھی بہت حلقہ وسیع تھا - اور اب بھی ہزارہا مریدین عرس کے موقع پر علی پور سیداں ہر سال جاتے ہیں - عرس کے موقع پر نعت خوانی ختم قرآن مجید اور وعظ وغیرہ ہوتے ہیں - مگر قوالی نہیں ہوتی -

مرقد - آپ ۱۹۳۹ء میں علی پور سیداں میں فوت ہوئے اور وہاں ہی آپ کا مقبرہ بنا - آپ کے خلفاء کی تعداد بہت زیادہ ہے اور مریدوں کی تعداد تو ہزاروں تک پہنچتی ہے - ان کے حالات زندگی کے لئے تنویر لاثانی اور انوار لاثانی دیکھی جائیں -

عرس اور میلے

Marfat.com

حافظ سید جماعت علی شاہ رح نقشبندی محدّث علی پوری

آنجناب کا شجرۂ نسب چھتیس واسطوں سے حضرت امام حسین رضؓ سے جا ملتا ہے۔ اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی طرف سے آپ چونتیس واسطوں سے حضرت سیدنا ابوبکر رضؓ صدیق سے ملتے ہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد حضرت زبیر رضؓ کی شہادت کے بعد مدینہ منوّرہ سے شیراز آگئے اور بعد ازاں ان کے ایک بزرگ عہد جہانگیر میں ہندوستان آئے جن کا اسم گرامی سیّد محمد نواز قادری تھا۔ اور نارووال کے پاس آباد ہوئے۔ اور اس موضع کا نام علی پور سیّداں رکھا گیا۔

سید محمد نواز کی اولاد میں سے سید کریم شاہ کے تین فرزند تھے۔ سید نجات علی شاہ، سید جماعت علی اور سید صادق علی شاہ ان میں سے سید جماعت علی شاہ کو عالمی شہرت حاصل ہوئی۔ ابتدائی تعلیم مدرسۂ نعمانیہ لاہور سے حاصل کی۔

آپ ۱۸۳۴ء میں پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم حفظ کلام پاک سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے مروجہ علوم اسلامیہ میں مہارت حاصل کی اور ہندوستان کے نامور علماء اور محدثین سے تعلیم و تربیت میں استفادہ

Marfat.com

کیا۔ اور اسناد حاصل کیں۔ حدیث شریف کی سند آپ نے حضرت مولانا فضل الرحمان گنج مراد آبادی سے حاصل کی۔ آپ کے والد ماجد سلسلہ عالیہ قادریہ سے منسلک تھے۔ مگر آپ کا رجحان شروع سے ہی سلسلہ نقشبندیہ کی طرف تھا۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت باباجی فقیر محمد چوراہی نقشبندی سے فیوض باطنی حاصل فرمائے۔ جوان دنوں علی پور سیداں کے نواحی گاؤں چک قریشیاں میں فروکش تھے۔ حضرت بابا جی نے آپ کو ایک ہفتہ اپنے پاس رکھ کر دستارِ خلافت سے نوازا۔ اور سلسلہ نقشبندیہ کی اشاعت کی اجازت بخشی۔

بیسویں صدی کے آغاز میں انگریزی حکومت کی وجہ سے دشمنانِ اسلام مذہب حقہ پر بڑے بڑے رکیک حملے کر رہے تھے۔ آپ دینِ متین کی حفاظت میں سینہ تان کر کھڑے ہو گئے۔ اور کما حقہٗ اس فرض کی انجام دہی میں کوشاں رہے۔ آپ نے ہندوستان کا کونہ کونہ پھرا۔ تبلیغ اسلام کی۔ عیسائی مشنریوں اور آریہ سماجیوں کی ریشہ دوانیوں کو ناکام بنایا۔ اور ہزارہا عیسائیوں اور ہندوؤں کو اسلام سے نوازا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کی پُرزور تردید کی اور لاہور کی شاہی مسجد میں کھڑے ہو کر مرزا صاحب کی موت کی پیش گوئی کی جو حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو الکاویہ علی الغاویہ

Marfat.com

حصہ دوم مصنفہ مولانا محمد عالم آسی امرتسری۔

مذہب کے علاوہ آپ نے سیاست میں بھی نمایاں حصہ لیا تحریک ترک موالات اور تحریک ہجرت ۲۱-۱۹۲۰ء میں بھی آپ نے مسلمانوں کو ان کے نقصانات سے آگاہ فرمایا۔ ۱۹۲۳ء میں سوامی شردھانند کی تحریک شدھی کے خلاف آپ نے نمایاں کردار ادا کیا۔ اور شہر آگرہ میں تبلیغی جماعت کا مرکز قائم کیا۔ ۱۹۳۵ء میں مسجد شہید گنج کی تحریک میں آپ نے بادشاہی مسجد لاہور میں ایک ولولہ انگیز تقریر کی۔ جس میں آپ کو "امیر ملت" کے خطاب سے نوازا گیا۔ اور آپ کی قیادت میں جلوس شاہی مسجد سے دہلی دروازہ کی طرف روانہ ہوا۔ تحریک پاکستان میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ان کی خدمات کا اعتراف قائد اعظم نے بھی کیا۔ لاہور میں آپ کے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ہزارہا مریدین آج بھی موجود ہیں۔

وفات حسرت آیات ۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے ہزاروں خلفانے آپ کے مشن کو قائم ودائم رکھا۔ آپ کے نامور خلفا میں پروفیسر حامد حسین قادری ایم اے۔ مولانا محمد حسین قصوری بی اے خلیفہ اول۔ پروفیسر عابد حسین فریدی ایم اے ڈاکٹر میر ہدایت اللہ امرتسری پرنسپل میڈیکل سکول امرتسر۔ خواجہ کرم الٰہی ایڈووکیٹ الحاج

Marfat.com

بخشی مصطفےٰ علی خاں بی۔ اے مشہور و معروف ہیں۔
۱۹۱۲ء میں آپ نے "انوار صوفیاء" کے نام سے ایک رسالہ بھی
جاری کیا تھا۔ مدرسہ آپ کے مزار کے متصل ہے۔ آپ نے ۶۲ مرتبہ
حج بیت اللہ کیا۔ آپ نے ۱۱۹ سال کی عمر میں ۳۰ راگست ۱۹۵۱ء
شب جمعہ وصال فرمایا۔ مزار علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ میں واقع ہے

عرس اور میلے
۶۸

Marfat.com

صوبہ داران لاہور جنکی مساعیٔ جمیلہ اور دولت پروری سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اس خطّۂ پاک میں ترویج ہوئی۔

Marfat.com

میراں صدر جہاں صدر الصدور

خاندانِ مغلیہ سے قبل اور بعد میں صدر الصدور کا عہدہ سلطنت کا ایک اعلیٰ عہدہ تصور کیا جاتا تھا مسجدوں کے اماموں خطیبوں اور سجادہ نشینوں کو جاگیریں اس کے دستخطوں سے ملتی تھیں بلکہ اکبر نے تو اس عہدے کے ساتھ وہ اختیارات تفویض کر دیئے جو نہ اس سے قبل کسی کو حاصل تھے اور نہ اس کے بعد کسی کو دیئے گئے میراں صدر جہاں صدر الصدور عہد اکبری میں مفتی اعلیٰ کے عہدے پر فائز تھے - اور اکبر کے مرنے کے بعد اس کے فرزند جہانگیر نے بھی ان کو اس عہدے پر نامزد کیا - انہیں بادشاہ کو سجدہ کرنے سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا - عہد اکبری میں آپ سے کئی بار عنوانیاں بھی ہوئیں - جن کا کوئی نوٹس نہ لیا گیا -

حضرت امام ربانی نے اپنے مکتوبات میں انہیں بھی یاد فرمایا ہے - تحریر فرماتے ہیں -

مشہور ہے " الناس علیٰ دین ملوکہم " عوام کی اصلاح کے لیئے بادشاہوں کی اصلاح نہایت ضروری ہے - موجودہ حکومت میں ملت اسلام سے پہلے جیسی نفرت نہیں پائی جاتی - لہذا ائمہ اسلام

Marfat.com

صدور عظام اور علماء کرام پر لازم ہے۔ کہ اپنی کاوش شریعت محمدیہ کی رواج دہی کے لئے مختص کریں۔ اور اسلام کے منہدم اور شکستہ ارکان کو دوبارہ قائم کریں۔ اور اس میں ہرگز کوتاہی اور تاخیر نہ کریں۔

ایک دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں۔

"جناب! صدر جہان نے ذکر و مراقبہ سیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ ذکر تو بتا دیا گیا۔ لیکن چونکہ اس گروہ کا خاص مراقبہ درس اور بیان کی قسم سے نہیں ہے۔ اور ان کا ارادہ بھی یہی ہے اس لئے یہی مناسب دیکھا گیا۔ کہ آپ کی خدمت میں اس کی صحبت کرے۔ اب فقیر پر ضعف بہت غالب ہے۔ صحبت کی فرصت اور توجہ کی طاقت نہیں رہی"

بدایونی لکھتا ہے۔

حیرت انگیز یہ ہے کہ میراں صدر جہاں ۱۵۹۶ء میں بادشاہ کا مرید ہو گیا تھا۔ اور اس کے پانچ چھ سال بعد اکبر کی زندگی ہی میں وہ حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوتا ہے۔ جس کو آپ حضرت خواجہ مجدد الف ثانیؒ کے حوالے کر دیتے ہیں

مجدد اعظم	مجدد الف ثانی	رود کوثر	جواہر مجددیہ
٧٦	۴۳	۱۹۵	٦۱

خانِ اعظم مرزا عزیز کوکہ

خانِ اعظم میرزا عزیز شمس الدین محمد اتگہ خاں کا فرزند تھا اکبر کا ہمعصر اور رضاعی بھائی تھا - اور بچپن میں اس کے ساتھ کھیلا تھا- اکبر اس کی ماں بی بی بیگم کی بہت زیادہ عزت کرتا تھا - اکبر کی مذہبی ایجادوں اور بدعتوں کا ہمیشہ مخالف رہا - بادشاہ نے ۳۹ ؁ جلوس میں جب اُس کو زبردستی بلوایا - تو اس نے جواباً لکھا - کہ آپ نے عثمانؓ و علیؓ کی بجائے ابوالفضل اور فیضی کو مقرر کر رکھا ہے باتوں کے لئے کیا انتظام ہے - اور اس کے بعد حج کے لئے چلا گیا حجاز میں اس نے لاکھوں روپے مستحقین کو دیئے - مرزا محمد عرف معتمد خاں بخشی نے اقبال نامہ جہانگیری میں اس کے افعال کی مذمت کی ہے -

شہنشاہ اکبر کے زمانہ میں پاکپٹن اس کی جاگیر میں تھا - مزید براں جن دنوں اکبر تقریباً چودہ پندرہ برس لاہور میں قیام پذیر رہا - تو اس نے لاہور میں اپنی حویلیاں اور باغات بنوائے - داراشکوہ سفینۃ الاولیا میں لکھتا ہے کہ خانِ اعظم کا باغ شیخ جوہر کے باغ اور مقبرہ کے نزدیک ہے - اب کسی چیز کا بھی پتہ نہیں ہے کہ کہاں ہے ؟

Marfat.com

اکبر کا فرزند شہزادہ مراد اس کا داماد تھا۔ بیرم خاں کو اسی نے شکست دے کر شوالک کی پہاڑیوں کی طرف بھگا دیا تھا۔ اس پر اکبر نے اس کو خانِ اعظم کا خطاب بمعہ خلعت دیا تھا۔

خانِ اعظم حضرت خواجہ باقی باللہؒ کا بہت زیادہ عقیدت مند تھا۔ اس لئے اس کو بادشاہ کی غیر اسلامی حرکات سے سخت نفرت تھی اور بادشاہ کے ہاں آتے جاتے بھی نہ تھے۔ مگر تعجب خیز بات یہ ہے۔ کہ خانِ اعظم ۱۵۹۴ء میں مکہ معظمہ سے واپسی پر ۱۵۹۶ء میں بادشاہ کا مُرید ہو جاتا ہے۔

جہانگیر کی ناجائز حرکات کے بارے میں میرزا عزیز کو حضرت مجدد الف ثانیؒ خط بدیں مضمون تحریر کرتے ہیں۔

پہلی حکومت میں اس طرح معلوم ہوتا تھا کہ اسے دین محمدیہ کے ساتھ کد ہے۔ موجودہ سلطنت میں وہ ضد اور عناد تو نہیں ہے مگر مسئول کی عدم واقفیت کی بنا پر خطرہ ضرور ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر وہی عناد پیدا ہو جائے۔ اور مسلمان پھر مشکلات میں پڑ جائیں"۔

مکتوب نمبر ۶۵ آپ کی جانب ارسال فرمایا گیا تھا۔

ملّا عبد القادر بدایونی اس کے مذہبی رجحانات کی بہت تعریف کرتا ہے وہ لکھتا ہے۔ کہ خان اعظم کا اکبر کو طویل اور سخت عریضے

Marfat.com

لکھنا۔ اور بعد ازاں حج کو چلے جانا واقعی ایک جرأت مندانہ اقدام ہے۔ جو بعینہٖ حضرت ابراہیم بن ادہم کے ترک سلطنت کے مشابہ ہے

اکبر کے آخری ایام میں خانِ اعظم وکیل مطلق اور امیر الامرا تھا۔ بادشاہ کی مہر اُس کی تحویل میں رہتی تھی۔ اور دربار کا سب سے با اقتدار امیر تھا بادشاہ کی غیر اسلامی حرکات کی اس نے بھی عملاً تائید نہیں کی۔ خان اعظم کی وفات عہدِ جہانگیر میں ہو گئی تھی۔

مقبرہ۔ مقبرہ آپ کا دہلی میں حضرت نظام الدین اولیاء کی درگاہ کے پاس ہے۔ ان کے بیٹے مرزا کوکلتاش خاں نے باپ کا مقبرہ بنوایا تھا۔ سنگِ مرمر اور سنگِ سُرخ کا بنا ہوا ہے اور آیاتِ قرآنی سے مزیّن ہے۔

نقوش لاہور نمبر ۲۲۷ — مجدد اعظم ۷۵ — حضرت مجدد الف ثانی ۳۶

رود کوثر ۱۹۷ — جواہر المجددیہ ۴۱ — منتخب التواریخ اردو ترجمہ ۵۴۹

نواب خان جہان

گورنر لاہور ۱۵۶۸ء سے ۱۵۷۵ء

خان جہاں حسین قلی بیگ عہد اکبری کا ایک نامور امیر تھا۔

Marfat.com

پانچ ہزار منصب دار تھا۔ نیز بیرم خاں کا بھانجہ بھی تھا۔ جہانگیر کے عہد میں سلطنت کا ایک اعلیٰ رکن رکین تھا۔ اکبر نے جب اس کو لاہور سے پٹنہ جانے کے لیے حکم دیا تو اس نے ایک ہزار میل کا یہ سفر بائیس دن میں طے کیا تھا۔

حضرت امام ربانیؒ کے متوسلین میں سے تھے۔ آپ نے ان کے نام ایک طویل مکتوب تحریر فرمایا ہے جس میں آپ کو اسلامی عبادات اور معتقدات کو ذہن نشین کرایا گیا ہے تحریر فرماتے ہیں۔

• یہ خدمت جو آپ سرانجام دے رہے ہیں۔ اگر اس کو شریعت کی بجا آوری کے ساتھ جمع کرلیں۔ تو گویا آپ انبیاء کا کام کریں گے جس سے ملت اسلامیہ منور ہو جائے گی ہم فقیر اگر سالہا سال تک اس عمل میں متواتر کوشش کریں تو بھی آپ جیسے بہادروں کی گرد تک نہیں پہنچ سکتے۔

مقبرہ۔ ۱۵۷۵ء میں وفات پائی۔ جب کہ خاں جہان بنگال کا گورنر تھا۔

مجدد اعظم	مجدد الف ثانی	رود کوثر	جواہر مجددیہ
۷۶	۴۳	۱۷۹	۴۱

Marfat.com

مرزا عبدالرحیم خان خاناں

بیرم خاں وزیر اعظم اکبر کا یہ عظیم القدر فرزند ۱۵۵۷ء میں لاہور میں جمال خاں میواتی کی دختر کے بطن سے پیدا ہوا۔ لاہور میں اس کے باپ کا رفیع الشان محل تھا۔ عہد جہانگیری میں وہ دکن کی فرمان شاہی کی بنا پر بنگال کی گورنری کے لئے لاہور پہنچا۔ اس وقت جہانگیر لاہور میں تھا۔ لاہور پہنچنے کے بعد مرزا بیمار ہوا۔ دہلی میں پہنچا ہی تھا۔ کہ وہاں وفات پا گیا۔ اور ہمایوں کے مقبرہ میں دفن ہوا۔

مرزا عبدالرحیم خاں خاناں حضرت خواجہ باقی باللہ کا بہت ارادتمند تھا۔ اور بعد ازاں اس نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ سے بھی استمداد فرمائی تھی سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت تھے۔ حضرت امام ربانی نے مکتوبات میں اکثر ان کا ذکر فرمایا ہے۔ عالموں اور متقی لوگوں کی بے پناہ خدمت کرتے تھے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بادشاہ آپ سے بے حد ناراض تھا۔ اور آپ کو دوبار طلب کیا گیا۔ دیگر اُمرا کا خیال تھا۔ کہ دربار سے آپ کے قتل کا حکم نافذ ہوگا۔ آپ نے حضرت امام ربانیؒ سے ذکر کیا اور دعا

Marfat.com

کے لئے التماس کی۔ جب آپ دربار گئے۔ تو بادشاہ نے ناراضگی کی بجائے خلعت اور انعام واکرام عطا فرمایا۔

حضرت امام ربانی مکتوبات میں آپ کو ایک مخلص مُرید کی طرح یاد فرماتے ہیں۔ کئی مکتوب آپ کی طرف لکھے گئے۔ جن سے آپ کی محبت اور شیفتگی ظاہر ہوتی ہے۔

خاں خاناں نے ایک دفعہ سُنا۔ کہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحؒ حج کے لئے تشریف لے جارہے ہیں۔ آپ کی خدمت اقدس میں ایک لاکھ روپیہ بھجوا دیا۔ لیکن آپ نے یہ کہہ کر واپس کر دیا۔ کہ اس طرح دوسروں سے پیسے لے کر حج پر جانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

حضرات القدس میں لکھا ہے کہ نواب خاں خاناں صوبہ دار دکن تھا۔ ایک مدت اس عہدے پر گزری۔ تو معاندین نے بادشاہ سے چُغلی کی کہ نواب صاحب نے غنیم سے پوشیدہ صلح کر لی ہے۔ بادشاہ نے خاں خاناں کو معزول کر دیا۔ اور خطرہ اس امر کا ہُوا۔ کہ قتل نہ کرا دے۔ خاں موصوف میر محمد نعمان خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی کی خدمت میں بُرہان پور حاضر ہوئے۔ اور استمداد طلب کی۔ کچھ دنوں کے بعد بادشاہ کا دل آپ سے صاف ہوگیا۔ اور پھر صوبہ داری ملک دکن پر سرفراز ہوئے اور خلعت خاصہ عطا ہُوا۔

Marfat.com

مقبرہ - آپ کا انتقال ۱۶۲۶ء میں بہتر برس کی عمر میں ہوا تھا۔ مقبرہ ہمایوں کے مقبرہ (دہلی) کے پاس ہے۔

لاہور عہد مغلیہ میں ص ۷۴ ۔ رود کوثر ۱۹۵ ۔ آثار الصنادید - مجدد اعظم حضرت مجدد الف ثانی ۲۸۰ - جواہر مجددیہ ۲۱ ۔ حضرات القدس ۱۴۶

نواب قلیچ خاں اندجانی

گورنر لاہور ۱۶۰۲ء سے ۱۶۰۵ء (عہد اکبر)
" ۱۶۰۷ء سے ۱۶۱۰ء (عہد جہانگیر)

نواب قلیچ خاں ترکی اُمرا میں سے تھا۔ اور اندجان کا باشندہ ہونے کی بنا پر شہنشاہ کا ہم وطن تھا۔ دریائے راوی کے کنارے اس کا باغ بھی تھا۔ نواب مذکور شہزادہ دانیال کا خسر تھا۔ دارا شکوہ نے سفینۃ الاولیا میں لکھا ہے کہ میرزا کامران نے اپنے باغ کے لئے جو نہر بنوائی ہے۔ ان کا باغ اس کے جنوب رویہ ہے۔ باغ کے اندر جو عمارت ہے وہ خستہ ہو چکی ہے حضرت میاں میر کبھی کبھی یاد الٰہی کے لئے یہاں آتے رہتے ہیں۔ عہد جہانگیر میں تین ہزار منصب دار تھا۔

Marfat.com

نواب قلیچ خاں متدین اور صاحب تقویٰ تھا۔ مذہب میں بہت
سخت تھا پنجاب کا گورنر ہونے کے باوجود اس نے درس و تدریس
کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور روز از طالبان علوم کو درس دیا کرتا۔ اس
اپنے ذاتی خرچ سے لاہور میں ایک دینی مدرسہ قائم کیا تھا۔ جہاں تفسیر
حدیث اور فقہ کی تعلیم دی جاتی تھی۔ وہ نہایت متقی پرہیزگار او
متبحر عالم تھا۔ یہ مدرسہ اکبری عہد میں لاہور کا ایک مثالی مدرسہ تھا
یہاں ہر روز تین گھنٹہ فقہ حدیث اور تفسیر کا درس دیتا تھا۔ آپ
کی گورنری لاہور کے زمانہ میں حضرت خواجہ باقی باللہؒ تقریباً ایک سا
لاہور میں قیام فرما رہے۔

آپ حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے زبردست ارادتمند تھے۔ اور
حضرت خواجہ صاحب سے بقول حضرت امام ربانیؒ آپ کے تعلقا
بہت گہرے تھے۔ حضرت امام ربانیؒ کے پیر بھائی تھے۔ آنحضرت نے
آپ کے نام ایک خط لاہور ارسال کیا۔ فرماتے ہیں۔

آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ لاہور جیسے بڑے شہر میں آپ
کے دم قدم سے بہت سے احکام شرعیہ نافذ ہو چکے ہیں۔ دین کو
قوت حاصل ہوئی ہے لاہور شہر فقیر کے نزدیک ہندوستان کے تمام شہروں
میں قطب ارشاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس شہر کی برکت تمام شہروں

Marfat.com

پر اثر انداز ہو گی۔ اگر اس شہر میں دین کو عظمت حاصل ہو گی۔ تو دوسرے شہر بھی اس کی تقلید کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے نیک ارادے میں آپ کی مدد فرمائیں۔

صاحب تذکرہ شعرائے پنجاب نے بحوالہ اثر الکرام آپ کی ایک رباعی نقل کی ہے۔

عاشق ہوس وصال در سر دارد
صوفی بندقی زخرقہ دد بر دارد
من بندہ آں کسم کہ فارغ نہ ہمہ
دائم دل گرم و دیدۂ تر دارد

نقوش لاہور نمبر ۲۲۹ - لاہور عہد مغلیہ میں ۳۱ - رود کوثر ۱۹۵ - مجدد اعظم ۷۷ - مجدد الف ثانی ۴۴ - تذکرہ شعرائے پنجاب ۶۰

نواب مرتضیٰ خاں شیخ فرید بخاری

گورنر لاہور سنہ ۱۶۱۰ء سے سنہ ۱۶۱۶ء

شیخ فرید کا اصل وطن بخارا ہے۔ اکبر کے عہد میں پانچ صد کا منصب تھا۔ مگر عہد جہانگیر میں بہت عروج حاصل کیا۔ والد کا نام احمد بخاری تھا۔

Marfat.com

دہلی میں پیدا ہوئے۔ جہانگیر کی تخت نشینی انہی کی کوششوں سے ہوئی تھی۔

جہانگیر نے ۱۶۱۱ء میں شیخ فرید بخاری کو اعلیٰ خدمات کی بنا پر لاہور کا صوبیدار مقرر کیا۔ اس نے لاہور میں اپنی عمارت۔ حویلی۔ باغ۔ حمام وغیرہ بنوائیں اور ان کے نزدیک ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کروائی یہ عمارات بھاٹی دروازہ کے باہر گورنمنٹ کالج لاہور کے بالمقابل ڈسٹرکٹ کورٹس نے قریب وجوار میں تھیں۔ یہ تمام عمارات سکھ گردی کی نذر ہو گئی تھیں۔

نواب صاحب نے عمر کا اکثر و بیشتر حصہ لاہور میں گزارا۔ ۱۶۱۶ء میں وفات پائی۔ آپ نے جہانگیر سے تخت نشینی کے وقت شریعت اسلامیہ کی تکریم و تعظیم کا عہد لیا تھا۔

حضرت امام ربانیؒ نے مکتوبات میں ذکر کیا ہے کہ آپ نے لاہور میں ایک جامع مسجد بنوائی تھی۔ یہ مسجد آپ کی حویلی کے قریب تھی۔ مزید براں لاہور میں آپ نے ایک محلہ بھی آباد کیا تھا۔

آپ حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے بہت مداح اور عقیدت مند تھے۔ آپ ہندوستان کے ان نامی گرامی افراد میں سے تھے۔ جنہوں نے امارت میں بھی فقیری کی شان برقرار رکھی۔ اور مذہب اسلام کی ترویج میں فقراء اور مشائخ کی ہر طرح سے امداد کی۔

حضرت مجدد الف ثانی رحؒ نے آپ کی خدمت میں بہت سے

Marfat.com

مکتوب تحریر فرمائے ہیں - ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

"ایک درویش لاہور سے آیا تھا اس نے بتایا ہے کہ شیخ جیو پرانی منڈی کی جامع مسجد میں نماز جمعہ کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ اور میاں رفیع الدین نے آپ کی التفات کے اظہار کے بعد کہا کہ نواب شیخ جیو نے اپنی حویلی میں جامع مسجد بنوائی تھی - الحمد للہ علیٰ ذالک حق تعالیٰ آپ کو زیادہ توفیق عنایت فرمائے مخلصوں اور یاروں کی اس قسم کی باتیں سُن کر بہت ہی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

شیخ فرید بخاری کے حضرت خواجہ باقی باللہ سے بہت گہرے تعلقات تھے۔ نیز حضرت امام ربانی کے بھی آپ سے گہرے مراسم تھے آپ نے ایک دفعہ فرمایا۔ کہ مرتضیٰ خان میرے خاندان کا دوست اور مروجِ سلسلہ ہے۔

اخلاقِ عالیہ

میرزا احمد عرف معتمد خان بخشی مصنف اقبال نامہ جہانگیری لکھتا ہے۔ شیخ فرید سادات موسوی سے ہیں - ظاہر و باطن نہایت پاک تھا۔ بندگی و دولت کو ان سے عزت ملی - وہ اپنی عظمت اور توانگری کو لائق عزت نہ سمجھتے تھے۔ مرد بہادر اور فیاض تھے۔ اور طبعاً نیک مزاج۔ ان کا درِ فیض ہر وقت خلقِ خدا کے لئے کھلا رہتا تھا۔ جوان

Marfat.com

ان کے پاس پہنچ جاتا۔ ناکام نہ پھرتا۔

آپ نہایت دیندار۔ متدین۔ عالم اور متبحر فاضل تھے۔ ہر روز ایک ہزار آدمی آپ کی سرکار سے کھانا کھاتے۔ پانچ سو آدمیوں کا کھانا ان کے گھروں میں بھیجا جاتا اور پانچ سو کے ساتھ خود شیخ بیٹھ کر کھاتے لوگ نہایت شور مچاتے۔ مگر شیخ کی پیشانی پر شکن تک نہ آتا۔ سخاوت اور فیاضی میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔ آپ کا سب سے بڑا کام سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی سرپرستی تھا۔

مقبرہ۔ مقبرہ شیخ فرید بخاری بیگم پور کی مسجد دہلی کے پاس ہے ۱۶۶۳ء میں آپ کا انتقال ہوا تھا۔

نقوش لاہور نمبر ۲۶۱ — آثار الصنادید ۲۶۵ — رود کوثر ۱۸۱ — حضرات القدس ۱۷۵

اقبال نامہ جہانگیری ترجمہ اردو ۱۹

نواب مکرّم خاں مجدّدی نقشبندی

گورنر لاہور ۱۶۸۱ء سے ۱۶۸۵ء
۱۶۹۶ء

آپ امرائے عالمگیری سے تھے۔ نیز مقبولانِ ربانی اور عاشقانِ

انی میں سے تھے۔ حضرت شیخ محمد معصوم مجددی کے خلفائے اجل میں سے
۔ ان کی عقیدت آپ سے اس قدر بڑھی تھی۔ کہ وہ سب کچھ ترک
کے سرہند میں فروکش ہو گئے۔

نواب مکرم خاں قیوم ثانی حضرت محمد معصومؒ کے معتقدین میں سے تھے
ہور کے گورنر بھی رہے۔ بعد ازاں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مرشد کی
دمت میں سرہند چلے گئے۔ کہتے ہیں کہ اس کے کچھ عرصہ بعد اورنگ
یب عالمگیر نے مکرم خاں سے اس کی عمر پوچھی۔ تو وہ کہنے لگا۔ چار سال
ورنگ زیب مسکرایا۔ تو مکرم خاں نے کہا۔ اس میں ہنسی کی کیا بات
ہے۔ جتنی مدت میں نے مرشد کی خدمت میں گزاری ہے۔ اصل میں
ہی میری عمر ہے۔

آپ کا دستر خوان نہایت کشادہ اور پُر تکلف ہوا کرتا تھا۔ جو آپ
کی دعوت میں شریک طعام ہوتا تھا۔ اُس کا سینہ منوّر ہو جاتا تھا۔
۱۷۳۵ء میں جب آپ کا انتقال ہُوا اور آپ کے جسم اقدس
۱۱۴۸ھ
کو لحد میں رکھا گیا۔ تو آپ نے چشم کھول کر فرمایا۔ کہ وہ کُلاہ جو حضرت
خواجہ عبید اللہ احرار کے سر کی ہے۔ اور مجھ کو میرے مرشد سے ملی ہے
میرے سر پر رکھو۔ کہ میرا فخر ہے۔ آخر خادم نے کلاہ لا کر آپ کے سر
پر رکھی۔ اور آپ نے آنکھیں بند کر لیں۔ آپ کی عمر ۱۲۰ سال کی تھی۔

Marfat.com

مفتی غلام سرور لاہوری نے آپ کی تاریخ وفات اس طرح لکھی ہے

دوستدار حق مکرم خاں ولی
شد چو از دنیا بہ جنت جائی گیر
سال وصل او بسر در شد عیان
از ولی حق مکرم دستگیر!

روضۃ کوثر ۲۸۸ — خزینۃ الاصفیا ۶۶۵ — تذکرہ اولیائے ہند و پاکستان ۴۳۹

نواب عبد الصمد خاں دلیر جنگ

ناظم لاہور ۱۷۱۳ء سے ۱۷۳۷ء

آپ حضرت ناصر الدین خواجہ عبید اللہ احرار نقشبندی کی اولاد میں سے تھے۔ جو حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامیؒ کے مرشد تھے۔ آپ کا اسم گرامی خواجہ عبد الرحیم تھا۔ اور والد کا نام عبد الکریم احراری تھا۔ آپ کی والدہ ترکستان کے مشہور بزرگ قطب عالم سید مخدوم اعظم کی اولاد سے تھیں۔

عبد الرحیم آگرہ میں پیدا ہوئے۔ وہ دو سال کے تھے کہ اپنے والدین کے ہمراہ سمرقند چلے گئے اور وہیں ہی ابتدائی تعلیم حاصل

پھر آپ سمرقند میں شیخ الاسلام کے عہدے پر فائز ہوئے۔ وہاں آپ کا دل نہ لگا۔ اور آپ دہلی فرخ سیر کے دربار میں چلے آئے۔ آپ کی دانائی اور بہادری کا چرچا جب عام ہوا۔ تو فرخ سیر نے ان کو ناظم لاہور مقرر کر دیا۔ شاہی ملازمت میں خواجہ عبدالرحیم عبدالصمد خاں کے نام نامی مشہور ہوئے۔

گورنر لاہور۔ آپ نے بیگم پورہ کی کاشی کار مسجد بنوائی تھی۔ جو آج بھی زبانِ حال سے کہہ رہی ہے کہ میرا ثانی نہیں ہے۔ پنجاب میں جو غارتگری اور تباہی سکھوں نے مچائی تھی۔ اس کے استیصال کے لئے فرخ سیر نے نواب عبدالصمد کو ناظم لاہور مقرر کیا تھا۔ وہ ایک بہترین ناظم ثابت ہوئے اور انہوں نے اپنی دانائی۔ فراست۔ معاملہ فہمی اور بہادری سے جس طرح اس فتنے کا قلع قمع کیا۔ تاریخ کے صفحات اس سے بھرے پڑے ہیں۔ اور اسی وجہ سے دربار شاہی سے انہیں دلیر جنگ اور سیف الدولہ کے خطابات عطا ہوئے تھے۔ نواب صاحب نہ صرف جری دل سپہ سالار اور عسکری صلاحیتوں کے مالک تھے۔ بلکہ وہ ایک عابد۔ زاہد متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ عالم دین ایسے کہ تفسیر حدیث کے اسرار و رموز بہت اچھی طرح جانتے تھے۔ گورنر لاہور ہونے کے باوجود نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرتے تھے اور نماز تہجد کبھی قضا نہ ہوئی تھی۔ سلسلہ نقشبندیہ کی روایات کو انہوں نے مرتے دم تک جاری رکھا۔

Marfat.com

آپ شاعر بھی ہے تبرک کے طور پر ایک شعر لکھا جاتا ہے۔

تا عیب کسی برو نگویم
چون آئینہ از صفا گذشیم

مقبرہ - آپ کی وفات حسرت آیات ۱۷۳۷ء میں ہوئی - اور اب یہ درویش عظیم الشان بیگم پورہ (لاہور) میں ایک معمولی سے چبوترہ پر آرام فرما رہا ہے۔

نقوش لاہور نمبر ۸۵ | اسرار صمدی مقدمہ | تذکرہ شعرائے پنجاب ۲۳۳

نواب زکریا خاں خاں بہادر

ناظم لاہور ۱۷۲۷ء سے ۱۷۴۵ء

نواب زکریا خاں نواب عبد الصمد خاں کے صاحبزادے تھے۔ باپ نے اس کی تعلیم و تربیت کا خاص انتظام کیا تھا اور انہیں علاوہ علوم مروجہ اسلامیہ کے فنونِ حرب سے بھی واقف کرایا گیا تھا۔ نواب صاحب کی شادی نواب محمد امین خاں وزیر دہلی کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ یہ ان کے سوتیلے چچا تھے۔ اور جن کی بیگم آپ کی حقیقی خالہ تھی۔ محل میں بیگم صاحبہ کو مہد بیگم کا خطاب حاصل تھا۔ قبر ان کی بالمقابل بیگم شاہی مسجد بیگم پورہ ایک

Marfat.com

نیچے چبوترے پر واقع ہے۔ آپ کے دو لڑکے تھے۔ (۱) نواب شاہنواز خاں
نواب یحییٰ خاں آپکو حضرت خاوند محمود نقشبندی سے نسلی تعلق تھا۔ اس
وہ اپنی زندگی میں آپ کے مزار پر ختم خواجگان نقشبند کراتا۔ اور آٹھویں دن
تحقین اور خدام درگاہ کو کھانا اور نقدی تقسیم کیا کرتا تھا۔ مقبرہ کیساتھ
ایک عمارت تسبیح خانہ کے نام سے آباد کرائی جس میں گرامی قدر علماء و فضلا
مل ہوتے۔ وعظ ہوتا اور عوام کو حضرت خاوند محمود کے خیالات و اعتقادات
روشناس کیا جاتا۔ مصنف "لاہور کا تیند" لکھتا ہے نواب زکریا خاں
اور نے جو آپ کی اولاد میں سے تھے۔ اس روضہ کو خوب آباد کیا باغ
کیا موجودہ مسجد بنائی۔ اور مقبرہ کے ارد گرد محلہ مغلپورہ کو شاندار
ارتوں سے معمور کیا۔

بطور گورنر لاہور۔ اپنے جری اور شجاعت والد کی وفات کے
ل آپ ۱۷۲۳ء میں لاہور کے ناظم بنے۔ الخلافت اور رعیت پروری
پ کی نس نس میں رچی ہوئی تھی۔ آپ نے اپنے زمانہ اقتدار میں حضرت
شان کے عالی شان مقبرہ کی تعمیر کروائی تھی۔ آپ کا نام لاہور کی تاریخ
یں ایک تجربہ کار منتظم کی حیثیت سے مشہور ہے۔ گورنر لاہور بننے سے
شتر آپ کشمیر کی گورنری کے فرائض بھی سرانجام دے چکے تھے۔ سکھوں
ی غارت گری کا استیصال انہوں نے نہایت بہادری اور معاملہ فہمی سے

Marfat.com

کیا تھا۔ اور ملک میں امن و امان قائم کیا۔ اس وجہ سے ان کو دربار شاہی سے "نتیجۃ الامارت نواب اعزالدولہ خضر جنگ" کا خطاب ملا تھا۔ آپ انیس سال تک صوبہ لاہور کے ناظم رہے۔ آپ کے عہد میں لاہور کی رعایا نہایت امن و امان سے زندگی گزار رہی تھی۔ آپ کے عدل و انصاف کی داستانیں نوشیروان کے عدل و انصاف کو مات کرتی تھیں۔ ہندو اور مسلمانوں میں کمال رواداری کا ثبوت آپ کی ہی ذات گرامی تھی۔

۱۱۴۵ھ میں آپ نے لاہور ہی میں وفات پائی۔

"قبرہ۔ آپ کی قبر آپ نے والد کے پہلو میں بیگم پورہ لاہور میں ایک وسیع چبوترے پر واقع ہے۔

۱۔ نقوش نمبر ۸۵ ۔ اسرار احمدی ۹۶

اولیائے عظام نقشبند جو لاہور کی خاک

میں آسودہ ہیں اور اُن کی وفات کے بعد

بھی لاکھوں لاہور والے اُن سے فیوض

و برکات حاصل کر رہے ہیں

Marfat.com

شجرہ سلسلہ پیران حضرت شیخ محمد طاہر بندگی لاہ

نمبر شمار	اسم گرامی	تاریخ وصال ہجری	تاریخ وصال عیسوی	مقام مزار اقدس
۱	سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلعم	سنہ ۱۱ھ	سنہ ۶۳۲ء	مدینہ منورہ
۲	" ابوبکر صدیق رض	سنہ ۱۳ھ	سنہ ۶۳۴ء	"
۳	" سلمان فارسی رض	سنہ ۳۳ھ	سنہ ۶۵۴ء	مدائن
۴	حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رض	سنہ ۱۰۲ھ	سنہ ۷۲۱ء	مدینہ منورہ
۵	" امام جعفر صادق رح	سنہ ۱۲۹ھ	سنہ ۷۴۶ء	"
۶	" بایزید بسطامی رح	سنہ ۲۳۴ھ	سنہ ۸۴۸ء	بسطام
۷	" خواجہ ابوالحسن خرقانی رح	سنہ ۴۲۵ھ	سنہ ۱۰۳۳ء	خرقان
۸	" شیخ ابوعلی فارمدی رح	سنہ ۴۷۷ھ	سنہ ۱۰۸۴ء	طوس
۹	" خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانی رح	سنہ ۵۳۵ھ	سنہ ۱۰۴۰ء	مرو
۱۰	" خواجہ عبدالخالق غجدوانی رح	سنہ ۵۷۵ھ	سنہ ۱۱۶۰ء	غجدوان مضافات
۱۱	خواجہ محمد عارف ریوگری رح	سنہ ۶۱۶ھ	سنہ ۱۲۱۹ء	ریوگر "
۱۲	خواجہ محمود انجیر فغنوی رح	سنہ ۷۱۵ھ	سنہ ۱۳۱۵ء	بخارا

Marfat.com

نمبر شمار	اسم گرامی	تاریخ وصال	مقام مزار اقدس
١٣	خواجہ عزیز علی رامتینی رح	٧٢١ھ سنہ ١٣٢١ء	خوارزم (بخارا)
١۴	خواجہ محمد بابا سماسی رح	٧٧۵ھ سنہ ١٣٧٣ء	سماس نزد بخارا
١۵	" سید امیر کلال رح	٧٧٢ھ سنہ ١٣٧٠ء	سوخار
١٦	" خواجہ بہاء الدین نقشبند رح	٧٩١ھ سنہ ١٣٨٩ء	بخارا
١٧	" خواجہ علاء الدین عطار رح	٨٠٢ھ سنہ ١٣٩٩ء	نوچونمائیاں
١٨	" مولانا یعقوب چرخی رح	٨۵١ھ سنہ ١۴۴٧ء	چرخ (غزنی)
١٩	" عبید اللہ احرار رح	٨٩۵ھ سنہ ١۴٨٩ء	سمرقند
٢٠	" خواجہ محمد زاہد ولی رح	٩٣٦ھ سنہ ١۵٣٠ء	درخش
٢١	" مولانا درویش محمد رح	٩٧٠ھ سنہ ١۵٧١ء	اسقرار
٢٢	" خواجہ محمد امکنگی رح	١٠٠٨ھ سنہ ١۵٩٩ء	امکنگ
٢٣	" خواجہ محمد باقی باللہ رح	١٠١٢ھ سنہ ١٦٠٣ء	دہلی
٢۴	" امام ربانی مجدد الف ثانی رح	١٠٣۴ھ سنہ ١٦٢۴ء	سرہند
٢۵	" شیخ محمد طاہر بندگی رح	١٠۴٠ھ سنہ ١٦٣٠ء	لاہور

حضرت شیخ طاہر بندگی نقشبندی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

ابتدائی حالات۔ سید محمد لطیف مصنف ہسٹری آف لاہور لکھتے ہیں۔ کہ آپ لاہور کے باشندہ تھے اور اندرون شہر محلہ شیخ اسحاق میں رہائش پذیر تھے۔ آنجناب کے ابتدائی حالات حاصل کرنے کے لیے میں نے تمام ممکن کتب دیکھیں مگر کہیں سے نہ مل سکے۔ آپ ۹۷۶ھ میں بعہد اکبر پیدا ہوئے۔

سلوک و معرفت کی تعلیم۔ آنجناب نے پہلے سکندر بن شاہ کمال کیتھلی سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کی۔ پھر آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی کی خدمت میں رہے۔ اُن کی وفات کے بعد آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہو گئے۔ اور آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ اور آپ کی رہنمائی میں سلوک و معرفت کی اعلیٰ ترین منازل طے کیں۔ حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو طاہر بندگی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے بلایا کرتے تھے۔ اس لئے اس نام سے زیادہ مشہور ہوئے۔ حضرت مخدوم زادہ خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک رات قبل نماز عشا شیخ محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ مجلس امام ربانی رضی اللہ عنہ میں حاضر تھے۔

Marfat.com

کہ آپ نے سید صاحب سے فرمایا۔ کہ تم کو تمہارے ملک کا قطب کیا گیا۔
اور واقعی آپ اپنے ممالک کے قطب تھے۔

کتاب تذکرہ مجددیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے آپ کو اپنے صاحبزادوں خواجہ محمد سعیدؒ اور خواجہ محمد معصومؒ کی تعلیم پر مقرر فرمایا۔ ایک روز حضرت امام ربانیؒ نے فرمایا کہ ہمارے مریدوں میں سے ایک شخص عنقریب کافر ہو جائے گا۔ تمام مرید دم بخود رہ گئے۔ چند دنوں کے بعد حضرت شیخ محمد طاہرؒ سرہند کی ایک کھترانی پر عاشق ہو گئے۔ اور عشق کی انتہا یہاں تک پہنچی کہ عشق کی خاطر زنار پہنا۔ قشقہ کھینچا اور بت خانہ میں جا بیٹھے جب یہ خبر حضرت مجددؒ صاحب کے صاحبزادگان کو پہنچی جو ان کے شاگرد تھے۔ تو انہوں نے بہت غم کھایا۔ ان کی استمداد پر حضرت امام ربانیؒ نے ان کے حق میں دعائے خیر کی۔ دعا مستجاب ہوئی۔ اور آپ حضرت امام ربانیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہوئے۔ اور پھر حضرت مجدد الف ثانیؒ نے آپ کو لاہور کی قطبیت پر ممتاز فرمایا۔

حضرات القدس دفتر دوم میں ایک اور واقعہ آپ کی ایسی طبیعت کے بارہ میں مندرج ہے لکھا ہے۔ کہ شروع زمانہ طلب میں شیخ نور محمدؒ پٹنی اور مولانا طاہرؒ لاہوری کو کتاب عوارف کے سننے کا اتفاق ہوا۔ جس کو اور لوگ دہلی میں ہمارے حضرت کی خدمت میں پڑھا کرتے تھے ایک دفعہ ان

Marfat.com

دونوں کو خیال آیا۔ کہ اثنائے سبق میں حضرت حقائق و معارف کا کچھ افادہ نہیں فرماتے ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے سے ہم کو کیا فائدہ ہے حضرت ممدوح ان دونوں کے خیالات سے واقف ہوگئے۔ اور فرمایا۔ کہ ان دونوں کو ہماری مجلس مقدس سے نکال دیں۔ اور قلعہ فیروز آباد سے باہر کردیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ دونوں صاحب تمام دن جنگل میں رہے اور رات بھر دروازہ قلعہ پر پڑے رہے

لاہور میں تشریف آوری۔ جب آپ نے علوم ظاہری و باطنی میں تکمیل کرلی۔ تو آپ کو حضرت امام ربانیؒ نے لاہور کی خلافت پر فائز فرمایا۔ کہ وہاں جاکر ارشاد و تلقین کریں۔ چنانچہ آپ اپنے مرشد کے ارشاد کے مطابق لاہور تشریف لے آئے۔ اور میانی میں آکر درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ اور امرا اغنیاء کو اپنے دروازے پر آنے سے روک دیا۔ اور قناعت کی زندگی بسر کرنے لگے۔ قیام لاہور کے دوران آپ اپنی حیثیت تفسیر حدیث اور فقہ کی کتابیں لکھ کر یا اُن کی تصحیح کرکے یا ان کتابوں پر حاشیہ لکھ کر پوری کرتے۔ ہزارہا تشنگانِ علم و معرفت نے آپ کے دربار عالی مقام سے سیرابی حاصل کی اور ہزارہا لوگ آپ کے ارشاد عالیہ کی برکات سے مرتبہ عالی پر پہنچے۔ آپ اپنے عہد کے قطب وقت تھے۔ کوئی سائل آپ کے در پہ آیا خالی نہ گیا۔ حضرت سیّد آدم بنوریؒ نے جب آپ کی بزرگی کا شہرہ سُنا۔ تو پا پیادہ بنور سے لاہور تشریف لائے۔ اور فیض یاب

Marfat.com

ہوئے۔ رائے بہادر کنہیا لال تاریخ لاہور اس طرح رقمطراز ہیں۔ کہ شاہ جہانگیر بادشاہ کے وقت شیخ محمد طاہرؒ قادری نقشبندی نے شہر سرہند سے آ کر اس مقام (محلہ میانی) پر سکونت اختیار کی۔ چونکہ محمد طاہرؒ عالم و فاضل و فقیر کامل تھا۔ چند سال میں ہزاروں لوگ اُسکے مرید و شاگرد ہو گئے۔ دن بدن رونق بڑھتی گئی اور ایک عالی شان بستی آباد ہو گئی۔ قیام لاہور میں لوگ نذر نذرانہ لے کر آتے۔ تو آپ قبول نہ فرماتے۔ جب پہلے پہل آپ لاہور تشریف لائے تھے۔ تو محلہ شیخ اسحاق (اب اس محلہ کی جگہ حویلی جمعدار خوشحال سنگھ اور موتی بازار اور چونی منڈی آباد ہے) میں قیام فرمایا۔ بعد میں جب آپ نے میانی میں مدرسہ قائم کیا۔ تو وہاں چلے گئے آپ ہر سال درویشوں سمیت لاہور سے پا پیادہ حضرت امام ربانیؒ کی خدمت میں سرہند شریف لے جاتے تھے۔

مدرسہ و لائبریری ۔ جب یہ جگہ آباد ہو گئی تو آپ نے مدرسہ قائم کیا جس میں علاوہ فقہ و حدیث و تفسیر طلباء کو مفت پڑھاتے۔ مدرسہ میں آپ نے ایک کتب خانہ بھی قائم فرمایا تھا۔ جس میں قرآن و حدیث کی ہزارہا کتب تھیں۔ عہد اسلامی کے آخیر تک یہ کتب خانہ باقی رہا۔ مگر جب سکھوں کی حکومت لاہور پر قائم ہوئی۔ تو غارتگروں نے جس روز اس مدرسہ کو لوٹا ہزاروں قرآن و کتابیں لوٹ کر لے گئے۔ مگر جب جانا

Marfat.com

کہ یہ ناکارہ جنس ہے تو باہر گاؤں کے پھینک کر چلے گئے۔ اور جاتی دفعہ مارے غصہ کے محلہ کو آگ لگا دی جس سے وہ جل کر خاکستر ہو گیا۔ بعد ویرانی اس محلہ کے لوگوں نے اس جگہ کو قبرستان بنا لیا۔ اس مدرسہ کی عمارت ۱۸۸۴ء تک کسی قدر موجود تھی۔

عمر کا بیشتر حصہ آپ نے تجرد کی حالت میں ہی گزار دیا۔ مگر آخر عمر میں ادائے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال سے نکاح کر لیا تھا۔ ملا بدرالدین سرہندی لکھتے ہیں۔ کہ آپ لاہور سے سال میں ایک مرتبہ یا دو سال میں ایک مرتبہ اور کبھی ایک سال میں کئی مرتبہ سرہند میں آنجناب کی خدمت اقدس میں حاضری دیا کرتے تھے۔ اور فیوض و برکات سے مالا مال ہوا کرتے تھے اور پھر با جازت واپس لاہور تشریف لاتے۔

خلافت لاہور

حضرت ملا بدرالدین سرہندی خلیفہ حضرت اپنی کتاب حضرات القدس دفتر دوم میں تحریر فرماتے ہیں۔ جب حضرت امام ربانیؒ نے دیکھا کہ آپ نے سلوک کی تمام منازل طے کر لی ہیں۔ اور آپ مرتبہ کمال و تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔ تو آنجناب نے آپ کو اجازت تعلیم و طریقت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اور خرقہ ارادت طریقہ سُنیہ قادریہ اور خرقہ متبرک سلسلہ چشتیہ مرحمت فرمائی اور خلافت نامہ آپ کے لئے تحریر کیا۔ اور افادہ طالبان

Marfat.com

حق کے لئے سکونتِ لاہور کی آپ کو اجازت مرحمت فرمائی۔

نقل خلافت نامہ یہ ہے۔

خلافت نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والمنة لولیه	بعد ادائے ثنا و شکر باری تعالیٰ
والصلوٰت والتحیة لنبیه	اور درود و سلام حضرت نبی کریم صلعم اور
وعلیٰ آله واصحابه الکرام	آپ کی اولاد و اصحاب کے
الداعین للخلق الیٰ دار السلام	جو خدا کے بندوں کو دارالسلام
یقول العبد الفقیر الیٰ	کی طرف بلانے والے تھے۔ فقیر
رحمة اللہ الولی الغنی	محتاج رحمت الٰہی احمد بن عبدالاحد
احمد بن عبد الاحد	فاروقی نقشبندی اللہ تعالیٰ
الفاروقی النقشبندی	دونوں کے گناہوں کو بخش دے
غفر اللہ سبحانه ذنوبهما	اور ان کے عیوب کو چھپا دے
وستر عیوبهما ان الاخ العالم	عرض کرتا ہے کہ برادر عالم عامل فاضل
العامل الفاضل الکامل	کامل شیخ محمد طاہر لاہوری
الشیخ محمد الطاهر لما	کو اللہ تعالیٰ نے سلوک

Marfat.com

وفقه الله سبحانه وتعالى
لسلوك طريقة اولياء و
دخل في الطريقة العلية
النقشبندية بجمع
الهمة تمام الهمة حصل
الحضور والشهود والعزيمة
والجمعية تيسّر له لهٗ
البداية التي الدرجات
فيها النهاية فاذا
مضت برهة من
الزمان وهو على هذه
الاحوال ظهر لي انه
يبتلى بابتلاء عظيم
حتى يخرج من الصراط
المستقيم الى سبيل
متفرقة ويميل من
مذهب اهل الحق الى

طریقہ اولیاء کی توفیق مرحمت
فرمائی طریقہ علیہ نقشبندیہ
میں ہمت وسعی کامل کے ساتھ
داخل ہوئے اور حضور وشہود
وعزیمۃ اور جمعیت کو حاصل کیا
اور آپ کو اندراج نہایت در
ہدایت آسان ہو گیا اور ایک
زمانہ تک ان احوال پر قائم رہے
اس کے بعد مجھ پر ظاہر ہوا کہ
اُن پر ابتلاءِ عظیم وارد ہو گا۔
اور وہ صراطِ مستقیم سے غلط
راستوں پر بھٹک جائیں
گے۔ اور مذہب حق سے مذہب
باطل کی طرف راغب
ہو جائیں گے۔ پس میں اس
انکشاف سے رنجیدہ ہوا
اور نہایت خشوع وخضوع

Marfat.com

مذهب باطل فسمني
ذالك والجأني الى التضرع
والخشوع الى الله سبحانه
ليذهب عنه هذا
الابتلاء ويرفع عنه
ذالك وقد ظهر لبعد
مدت يسيرة منه
ما ظهر لي اولا خروج من
الاستقامة الى الاعوجاج
ومال من الحق الى
الباطل بحيث انقطع
رجاءنا منه ان يعود
الى الحق ويرجع الى
استقامته فلما
توغل في سبيل من
السبل المتفرقة
واخلص الله سبحانه

کے ساتھ دفع بلا کے لئے
بارگاہِ ربّ العزت میں دعا
کی۔ پس گریہ وزاری کے بعد مجھ
پر ظاہر کیا گیا کہ اس بلا سے اللہ
تعالیٰ اس کو نکالے گا۔ پس مدت
قلیل کے بعد ظاہر ہو گیا۔ اُن پر
جو کچھ کہ مجھ پر ظاہر ہوا تھا۔ اور
استقامت سے باطل کی طرف
مائل ہو گئے اور پھر رجوع لے
الحق کرنے کی اُن کی طرف اُمید
منقطع ہو گئی۔ اور وہ غلط
راستوں پر بھٹک گئے۔ اللہ
تعالیٰ نے بعد توجہات و مراقبات
کے مجھ پر ظاہر کیا۔ کہ سعی بلیغ
کے بعد از اُن غلطیوں سے
نکلنے کی توفیق اُس کو دی جائے گی
مگر اس حالت پر برسوں گزر گئے

Marfat.com

على توجهت بعون الله
سبحانه وتوفيقه الى
اخراجه من ذالك
في ان اسد ذالك
السبيل حتى لا يكون
له عود الى ذالك ثانيا
ومضت الشهور بل
السنين على هذه الحالة
ثم ظهر بتائيد الله
سبحانه ما ظهر ثانيا
فعاد الى الحق ورجع
الى الصراط المستقيم ثم
قطع ما بقي له منازل
الجذبة ومقامات السلوك
وصار اهلا لان يرخص
لتعليم هذه الطريقة
وتربية الطلبة فرخصت

اور اس کے بعد پھر ظاہر ہوئی قدرت
الٰہی اور صراط مستقیم کی طرف
شیخ صاحب نے رجوع کیا اور
اُس کے بعد جو کچھ منازل جذب
اور مقامات سلوک ان کے
باقی رہ گئے تھے اُس کی تکمیل
کی۔ اور اجازت تعلیم طریق
اور تربیت طالبانِ حق کے
لائق نظر آئے۔ پس توجہ اور
استخارہ کیا میں نے بارگاہ
عزوجل میں اور دُعا کی ان کے
لئے استقامت کی۔ اور اتباع
سید المرسلین کی۔ اُن پر اور ان
کی آل پر درود و سلام ہو۔
اور اس کے بعد اجازت دی
ان کو۔

Marfat.com

لِلشَّیْخِ الْمُشَارِ مِنْ طَرِیْقَیِ السِّلْسِلَۃِ چونکہ صاحب موصوف نے
الْقَادِرِیَّۃِ وَالْجِشْتِیَّۃِ حَظًّا طریقۂ قادریہ اور چشتیہ میں
وَافِرًا وَنَصِیْبًا کَامِلًا رَخَّصْتُ بھی نصیب وافر حاصل کیا ہے
لَہٗ اَیْضًا اَنْ یُّعْطِیَ لِلْمُرِیْدِیْنَ اس لئے میں اُن کو اجازت دیتا
خِرْقَۃَ الْاِرَادَۃِ فِی الْقَادِرِیَّۃِ ہوں کہ اپنے مریدوں کو خرقہ
وَخِرْقَۃَ التَّبَرُّکِ فِی الطَّرِیْقَۃِ ارادت قادریہ میں اور خرقۂ تبرک
الْجِشْتِیَّۃِ وَالْمَسْئُوْلُ مِنَ چشتیہ میں عطا کریں۔ اللہ تعالیٰ
اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ الْعَظِیْمِ التَّوْفِیْقُ سے توفیق کی دعا کرتا ہوں اور
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہر حال میں اُسی کے لئے سب محامد
اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ہیں اور درود اور سلام ہمیشہ
عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ دَائِمًا ہمیشہ سردار مرسلین اور اُن کی
وَسَرْمَدًا وَعَلٰی اٰلِہِ الْعِظَامِ آل عظام اور اصحاب کرام پر نازل
وَاَصْحَابِہِ الْکِرَامِ ۔ ہو۔ فقط

پس آپ بلدہ لاہور میں افادۂ طلبہ میں مشغول ہوئے مگر آپ پہ خلوت اور تنہائی کا غلبہ رہتا تھا اس لئے حجرۂ خلوت میں مقیم ہوئے۔ اور آمد و رفت خلق کو روک دیا۔ خصوصاً امرا اور دولتمندوں کو کسی حال میں آنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ اکثر اکابر علما آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ مگر آپ نے اُن کو آنے کی اجازت نہ دی۔

Marfat.com

مکتوب - آنجناب کو اپنے پیر و مُرشد حضرت امام ربانی سے بے پنا
محبت تھی۔ تذکرہ آدمیہ میں آپ کا ایک خط حضرت مجددالف ثانی کے نام
ملتا ہے۔ جو لاہور آنے کے بعد آپ نے اپنے مرشد کی جُدائی سے بے تاب
ہو کر لکھا تھا۔ یعنی ایّام مفارقت صوری میں اپنے احوال اور مقامات
اور واردات بذریعہ عرائض ارسال فرمایا کرتے تھے۔

حضرت سلامت!

احقر الخدمت محمد طاہر بعرض می رساند کہ چوں از آستانۂ علیہ
متوجہ لاہور شدم - در ہر قدمے می گفتم کہ اے نادان مقصود را در
سرہند گزاشتہ کجا مے روی - اما ترغیب نداشت کہ راہی شو
توقف مکن - آخر کشاں کشاں در لاہور آمدہ تد بگوشۂ مسجد
حیران و پریشان نشستم - ناگاہ روح پُرفتوح حضرت خواجہ نقشبند
ظاہر شد و باعث گشت کہ بکارے کہ مامور شدہ مشغول شو - امتثا
لاامرہم دامر کم چند کس را مشغول ساختم - حالا مجلس گرم است
ارواح مشائخ عظام فوج در فوج تشریف می آرند والتفات کثیر
می فرمایند خصوصاً حضرت غوث الاعظم و خواجہ بزرگ نقشبند
حضرت گنج شکر در ذکر و نماز تشریف فرمائے شوند - وجناب ر
مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہم باچند ہزار اصحاب نامدار تشریف آور

رونق افروز محفل می شوند۔ ونواز شہا می فرمایندہ ودر عشرۂ اعتکاف
بخلوت خاص ونسبت تازہ سرافراز گردانند وحضرت فاطمہؓ رضی
اللہ عنہا الطاف بسیار نمودہ بندہ را بہ تشریفات خاصہ نواخت
وقبل ازیں ہر ایک از نسبت ثلاثہ یعنی نسبت نقشبندیہ وقادریہ
وچشتیہ نوبت بہ نوبت رو می داد۔ وگاہے محتاط می شود وگاہے
غالب مغلوب ہمہ می گردد۔ دیک نوبت چشتیہ علیہ عظیم می کرد ہر
نسبے کہ از نسبت ہائے دیگر نا امید گشتم۔ دریں ضمن نسبت نقشبندیہ
غلبہ کرد۔ ودیگر نسبت ہا را زیر نمودہ بالا بر نسبت ہیکے شدہ اند۔ دریں
ایام سیر در نسبت مشائخ عظام کم است ودر نسبت نبویہ زیادہ قرات
وسوائے نسبت خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اکثر اوقات
بندہ در نسبت حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ الملک الاکرم می باشد بسیار
خوش می ماند۔ مطلوب فقیر ہم ہمیں است کہ ہمیں نسبت پیغمبری
ترقی وزیادتی پذیرد والسلام

فرماتے ہیں۔ فقیر محمد طاہر خدمت اقدس میں عرض پرداز
ہے کہ میں جب آستانۂ عالیہ سے لاہور کی جانب روانہ ہوا تو ہر قدم پر
اپنے دل سے کہتا تھا۔ کہ اے نادان مقصود کو پیچھے چھوڑ کر کہاں
جاتا ہے مگر کوئی شخص غیب سے ندا دیتا تھا۔ کہ چلے چلو فقیر گوشتان

Marfat.com

کشاں کشاں لاہور لایا گیا - اور ایک ویرانہ میں آکر خاموشی سے بیٹھ گیا -
یکایک میں نے دیکھا کہ روحانیت خواجہ نقشبند ظاہر ہوئی اور تاکید کی - کہ
تعمیل حکم آنجناب کرنی چاہیئے - میں حضرت خواجہ کے حکم کے مطابق
اور حکم آنجناب کے ارشاد و ہدایت خلق اللہ کے کام میں مشغول ہو گیا
کچھ اشخاص جمع ہو جاتے ہیں مجلس اب بھی گرم ہے مشائخ عظام کی
ارواح متوجہ ہوتی رہتی ہیں اور میرے حال پر ان کی خاص عنائیت ہے
بالخصوص حضرت غوث الاعظمؓ حضرت خواجہ نقشبندؒ اور حضرت گنج شکر
کی ارواح حلقہ ذکر میں اور نماز کے اوقات میں نزول اجلال کرتی ہیں
جناب رسالت مآب علیہ السلام چند ہزار صحابہ کی معیت میں رونق
افروز ہوتے ہیں اور آپ کی تشریف آوری سے محفل کی شان دو بالا ہو
جاتی ہے - ان کی عنایات و نوازشات میرے شامل حال رہتی ہیں عشرہ
اعتکاف میں خاص خلوت اور تازہ نسبت سے مجھے نوازا جاتا ہے
حضرت فاطمہ الزہراؓ نے بھی مجھے الطاف بے پایاں سے نوازا ہے پہلے پہل
نقشبندیہ - قادریہ اور چشتیہ نسبتیں باری باری بروئے کار آئی تھیں
لیکن یہ نسبتیں آپس میں مل جاتی اور کسی غالب و مغلوب ہوتیں - ایک دن
چشتی نسبت نے اتنا غلبہ کیا - کہ میں دوسری تمام نسبتوں سے مایوس
ہی اثنا میں نسبت نقشبندیہ نے غلبہ کیا - اور دوسری تمام نسبتیں مغلوب

ہو گئیں۔ اب یہ عالم ہے کہ یہ تینوں نسبتیں متحد ہو گئی ہیں۔ ان ایام
میں مشائخ عظام سے جو نسبتیں ہیں ان کی جانب میری توجہ کم ہے
اصحاب نبویہ کی طرف میلان خاطر بڑھ رہا ہے۔ خلفائے راشدین
کی نسبتوں کے علاوہ آنحضرت صلعم کی نسبت بھی غالب رہتی ہے۔
اور بندہ اس نسبت کے سبب بہت زیادہ مسرور اور مطمئن رہتا
ہے۔ فقیر کی خواہش بھی یہی ہے کہ یہی نسبت نبوت ترقی کرے اور اس
میں اضافہ ہو۔ والسلام۔

اخلاقِ عالیہ - آپ کے آئینہ اخلاق میں قناعت و توکل
کا عکس نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ آپ جامع عبادات و ریاضات اور
علوم دینی و دنیاوی میں یکتائے زمانہ تھے۔ حضرت تمام عمر کسی دولت مند
کے پاس نہ گئے۔ اور نہ ہی ان کو اپنے دربار میں حاضر ہونے کا موقع دیا
ساری ساری رات خدام کی تلقین اور عبادت الٰہی میں گزارتے مصنف
حضرات القدس لکھتا ہے۔ کہ علماء صلحاء اور عوام لاہور میں آپ کو مقبولیت
تامہ تھی اللہ تعالیٰ کی عنایت بے غایت آپ کے شامل حال ہوتی نیز
آپ زمرۂ مشائخیں لاہور میں صاحب ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدہ
اور صاحب کشف و کرامات و الہامات و جذبۂ قویہ تھے آپ کے اخلاق
نہایت پسندیدہ تھے۔ بے تکلفی اور مسکنت اور فنا و نیستی آپ پر

Marfat.com

غالب رہتے تھے۔ آپ کی گفتگو ہمیشہ خوش مزاجی سے ہوتی تھی۔

خلفاء۔ آپ کے نامور خلفاء میں سے شیخ ابو محمد قادری نقشبندی لاہوری (میانی قبرستان) سید صوفی (دہلی) شیخ لکھن یا کھلن مست (مزار موری دروازہ کے باہر) میونسپل باغ کے اندر ہے یہ قبر نواب غلام محبوب سبحانی رئیس لاہور نے تیار کرائی تھی۔ شیخ ابوالقاسم نقشبندی (مزار جدہ) شیخ آدم بنوری (مزار مدینہ منورہ) بہت مشہور ہیں۔

وفات۔ آپ پنجشنبہ کے روز ۸ محرم الحرام سنہ ۱۰۴۰ھ مطابق سنہ ۱۶۳۰ء بعمر ۵۶ سال لاہور میں فوت ہوئے اور یہاں ہی مدفون ہوئے۔ تاریخ وفات اس طرح لکھی ہے۔

شیخ طاہر پاک باز و پاک دین — اوجِ عرفان پر تھے مثلِ آفتاب
جب گئے دنیا سے سالِ خاتمہ — ہوگیا روشن کہ روشن آفتاب

آپ کی تاریخ وفات غم سے بھی نکلتی ہے۔ مصنف حضرات القدس نے آپ کی تاریخ وفات "معرفت مرد" سے نکالی ہے۔

مقبرہ۔ مزار پُرانوار لاہور میں میانی کے قبرستان میں زیارت گاہ خلائق ہے حدیقۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ حضرت فرماتے ہیں۔ کہ میری وفات کے بعد جو شخص میرے احاطہ مزار میں مدفون ہوگا۔ میں نے خدا سے مانگا ہے کہ وہ جنتی ہو۔ آپ کا مقبرہ شیخ ابو محمد قادری کے ڈیرہ

Marfat.com

میانی نے تعمیر کرایا تھا۔ پھر شہزادہ غلام محمد ایوب شاہی نے چبوترہ بنوایا۔ بعدازاں فقیر فضل دین ملازم راجہ دھیان سنگھ نے چار دیواری بنوا دی۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ آپ کے سجادہ نشینوں نے آپ کا مقبرہ نہایت بہترین بنادیا ہے مسجد اور مقبرہ کے ساتھ ایک لمبا پر بہت نفیس دیختہ کمرہ بنادیا ہے مقبرہ کی مرمت کے ساتھ ساتھ قدیم مسجد کی بھی مرمت کردی گئی ہے مسجد میں بھی ایک مزار ہے۔

موجودہ وقت میں آپ کا مقبرہ قبرستان میانی میں آغا حشر کاشمیری کے مزار پر بہادل پور روڈ سے جو سڑک باغ گل بیگم کو جاتی ہے اس کے بائیں طرف واقع ہے آپ کے احاطہ چار دیواری کے پاس سر عبدالقادر کی قبر ہے بر لب سڑک ایک فواعہ بھی بنا دیا گیا ہے ڈیوڑھی نہایت قدیم ہے اور مزار کو گزرتے وقت گرمیوں میں ٹھنڈک پہنچاتی ہے۔

آپ کے مقبرہ میں گنبد کے نیچے دو اور قبریں ہیں جو آپ کی بیگمات کی ہیں پہلی بیوی کا نام ماہ تمام دختر مرزا امان اللہ اور دوسری کا عصمت النساء دختر سید عبداللہ ہے۔

کتب۔ تذکرہ صوفیائے پنجاب — حدیقۃ الاولیا ۱۶ — تاریخ لاہور ۲۹۴ — حضرات القدس ۲۸۱ — نقوش لاہور نمبر ۵۵۵، ۴۹۸ — جواہر مجددیہ ۶۵ — ہسٹری آف لاہور ۶۲

Marfat.com

شیخ ابو محمدؒ نقشبندی قادری لاہوری

آپ حضرت حافظ جان محمد کے فرزند تھے جو کہ میانی کے رئیس تھے۔ ان دنوں میں میانی ایک پُر رونق اور آباد علاقہ تھا۔

آپ حضرت شیخ طاہر بندگیؒ کے خلفائے نامدار میں سے ہیں حضرت طاہر بندگیؒ کا مزار سب سے پہلے آپ نے ہی تعمیر کروایا۔ اپنے پیرومرشد کی وفات ۱۶۳۰ء کے بعد آپ اس عظیم الشان مدرسہ کے مہتمم مقرر ہوئے۔ نزدیک ہی حضرت سید خیر شاہ کی قبر بھی ہے جو ان کے بعد اس مدرسہ کے مہتمم تھے۔

پُرانی کتابوں میں مذکور ہے کہ شہنشاہ اکبر کے زمانہ میں قلعہ سے تین چار میل کے فاصلے پر ایک گاؤں آباد تھا جس میں زیادہ تر آبادی بڑے بڑے علماء فضلاء پر مشتمل تھی۔ چونکہ اُس زمانہ میں علما کے لئے پنجابی میں میاں لفظ استعمال کرتے تھے۔ اس لئے علماء کی یہ بستی عوام الناس میں میانی (علماء کے رہنے کی جگہ) کے نام سے مشہور ہو گئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس بستی کے رہنے والے عالم کسی نہ کسی طرح شاہی دربار سے منسلک رہتے تھے۔ اس لئے سرکاری طور پر اس گاؤں

Marfat.com

کا نام شاہ پور تھا۔ لیکن عوام میں کبھی بھی یہ نام مقبول نہ ہو سکا جہانگیر کے زمانہ میں اس گاؤں کے رئیس کا نام حافظ جان محمد تھا۔ جو اس کی آمدنی وصول کرتے تھے اور پھر علما اور فضلا میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔

عہد شاہ جہانی میں حافظ جان محمد کے فرزند ارجمند حضرت ابو محمد قادری جو مشائخ لاہور میں ایک بلند مقام رکھتے تھے۔ اور حضرت طاہر بندگیؒ نقشبندی کے خلفا میں سے تھے۔ یہاں کے رئیس مقرر ہوئے۔ علوم باطنی میں آپ کی ذات اقدس یگانہ آفاق تھی کسی وجہ سے علماء کا آپ سے اختلاف ہو گیا جس کی وجہ سے بہت سے عالم اس بستی کو چھوڑ گئے یہاں تک کہ آپ کا خاندان ہی رہ گیا۔ اس طرح آمدنی بھی بہت کم ہو گئی۔ کچھ مدت کے بعد ٹھٹھہ کے ایک بزرگ عالم میر علی شاہی حکم کے مطابق اس گاؤں میں آکر سکونت پذیر ہوئے۔ ان کا اور حضرت ابو محمدؒ قادری کا اتفاق رائے ہو گیا۔ اور میر علی نے اپنے پانچ بزرگوں کے صندوق ٹھٹھہ سے منگوا کر یہاں دفن کئے اور ان کی قبریں بنوائیں۔ ان لوگوں کی وجہ سے یہ گاؤں میانی پنج ڈھیرا کے نام سے مشہور ہو گیا۔ پنجابی میں ڈھیری کو تبر کہتے ہیں۔

مقبرہ۔ آپ کا مقبرہ حضرت طاہر بندگیؒ کی چار دیواری

Marfat.com

کے گوشہ جنوبی میں ایک پختہ چبوترے پر واقع ہے۔

تحقیقات چشتی ۱۶۶ — نقوش ۶۹۹

مولانا عبدالواحد نقشبندی لاہوری

بیعت - کثیر المراقبہ کثیر العبادت اور کثیر العلم تھے۔ حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے حکم سے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے پاس سرہند پہنچے اور علم کی تکمیل کی۔ آپ عبادت نہایت خشوع وخضوع اور ذوق وشوق سے کرتے تھے بلکہ مستغرق فی العبادت تھے

لاہور میں آمد - حضرت مجدد الف ثانیؒ سے علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کے بعد آپ لاہور تشریف لے آئے۔ اور لوگوں کو رشد وہدایت سے نوازا۔

نماز میں ایک مرتبہ ایسا ذوق ہوا۔ کہ مولانا محمد ہاشم کشمی سے سے جو جامع کتاب زبدۃ المقامات ہیں۔ فرمایا بہشت میں نماز ہوگی یا نہیں انہوں نے فرمایا کہ بہشت دار الجزا ہے نہ کہ دار العمل اس لئے وہاں نماز کہاں؟ آپ نے ایک سرد آہ کھینچی اور کہا۔ بغیر نماز د

Marfat.com

بندگی کے وہاں کیا مزہ آئے گا۔

کاروبار۔ کسب حلال کے لئے تجارت کا کاروبار کرتے تھے ایک دفعہ بخارا مالِ تجارت لے کر گئے۔ نمازِ عشاء کے بعد ایک مسجد میں نوافل پڑھ رہے تھے کہ خادم مسجد نے کہا مسجد کا دروازہ بند ہونے والا ہے۔ نفل گھر جا کر پڑھو۔ آپ چلے آئے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ رات کو خادم کے خواب[٭] میں آئے۔ فرمایا۔ وہ درویش کہ سوداگر بندی ہے۔ ہمارے دوستوں سے ہے۔ اس سے جا کر معذرت کرو چنانچہ اُس نے آپ سے معافی مانگی۔

مکتوباتِ امام ربانی میں آپ کا ذکر ہے مکتوب نمبر ۷ اور ۲۷ آپ ہی کے نام ہیں۔ جس سے آپ کی عظمت اور تقدس کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

وفات و مزار۔ سالِ وصال اور مقام مزار کا پتہ نہیں چل سکا۔

٭ مجددِ اعظم میں حضرت بہاء الدین نقشبند کا خواب میں آنا مذکور ہے۔

تذکرہ علمائے لاہور ۳۱ — مجدد اعظم ۴۴۴

Marfat.com

مولانا امان اللہ نقشبندیؒ لاہوری

حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے مرید خاص تھے۔ علم فقہ میں بہت بلند پایہ تھا۔ حضرت خواجہ صاحب کے اعاظم خلفا میں آپ کا شمار ہوتا ہے ۱۰۱۹ھ میں پیادہ پا سفر حج کو روانہ ہوئے حضرت خواجہ صاحب کے کئی مرید آپ کے راستہ میں ملے جو آپ کی خدمت کرنا چاہتے تھے۔ مگر آپ نے کسی کی طرف التفات نہ فرمایا اور نہ ہی امداد طلب کی۔ بعد حج کے آپ نے مصر و شام کی سیر کی۔

مجدد اعظمؒ میں لکھا ہے کہ سر اور پاؤں سے ننگے اور جسم پر ٹاٹ لپیٹ کر حج بیت اللہ کو گئے واپسی پر شام میں انتقال فرمایا۔ کتاب "مجدد الف ثانی" میں آپ کو حضرت مجدد الف ثانیؒ کا خلیفہ کیا گیا۔

تذکرہ علمائے لاہور ۴۷ — مجدد اعظمؒ ۲۴۵

شیخ العالم حاجی محمدؒ نقشبندی لاہوری

عہد جہانگیر میں آپ جلیل القدر علماء میں شمار ہوتے تھے حضرت مجدد الف ثانی کے مریدوں اور فیض یافتوں میں سے تھے مکتوب امام ربانی میں مکتوب نمبر ۲۶-۳۲-۳۴-۳۵-۳۶ آپ کے نام لکھے گئے ہیں

Marfat.com

آپ کو آنجناب نے ایک جگہ مولانا شیخ العالم حاجی محمد لاہوری کے نام سے خطاب کیا ہے۔ جس سے آپ کی عظمت کا اندازہ ہو سکتا ہے

تذکرہ علمائے لاہور

۴۳ شیخ محمد مفتی نقشبندی لاہوری رح

بڑے عالم فاضل تھے۔ لیکن زیادہ تر اپنے فرزند شیخ عبدالمجید کی وجہ سے مشہور ہیں۔ جو حضرت امام ربانی کے فیض یافتہ اور مرید تھے مکتوبات امام ربانی میں نمبر ۲۲ شیخ عبدالمجید کے نام ہے۔ آپ اکبری دور کے بڑے مشہور معلم تھے۔ فن حدیث میں کمال حاصل تھے جب آپ بخاری شریف اور ترمذی شریف ختم کرتے تو بہت دعوت کا اہتمام کرتے جس میں بڑے پر تکلف کھانے تیار کرائے جاتے اس دعوت میں بغرا دکھانے کا نام) کا خاص اہتمام ہوتا۔ ہر شہر کے تمام عالم اور فاضل اس موقع پر جمع ہوتے اور کھانے سے محظوظ ہوتے بدایونی لکھتا ہے کہ ۱۵۹۵ء میں آپ کی عمر ۹۰ سال کی تھی درس و تدریس کا سلسلہ بند کر دیا ہے۔ مگر آپ کے فاضل بیٹے آپ کے درس کو جاری رہے ہیں۔ کچھ عرصہ آپ نے مفتی کے فرائض بھی سرانجام دیتے تھے۔

تذکرہ علمائے لاہور ۴۴   نقوش لاہور نمبر ۴۷۰

Marfat.com

شیخ محمد مکی نقشبندیؒ لاہوری

حاجی قاری محمد موسیٰ کے فرزند تھے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے فیض یافتگان میں سے تھے۔ آپ کے والد ماجد بھی مشہور عالم تھے مکتوب نمبر ۱۲۱ انہیں کے نام ہے۔

تذکرہ علمائے لاہور
۴۳

حافظ محمود نقشبندیؒ لاہوری

علم حدیث و فقہ کے ماہر تھے۔ حضرت امام ربانیؒ سے ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل فرمائی۔ مکتوبات امام ربانی میں نمبر ۲۲۵-۲۲۷ اور ۲۵۵ آپ کے نام پر ہیں۔

تذکرہ علمائے لاہور
۴۳

ملا شیر محمد نقشبندیؒ لاہوری

عہد جہانگیر میں بہت بڑے نامور اور جید عالم گزرے ہیں

Marfat.com

حضرت امام ربانی کے فیض یافتہ تھے۔ مکتوب نمبر ۱۵ آپ کے نام ہے

مولانا حسام الدین سبز نقشبندی لاہوری

مولانا حسام الدین سرخ نقشبندی لاہوری

محمد غوثی نے اپنی تالیف اذکار ابرار (فارسی گلشن ابرار) میں لاہور کے دو نقشبندی سلسلے سے ارادت و عقیدت رکھنے والے بزرگوں کے متعلق تحریر کیا ہے جو علوم و فنون ظاہری و باطنی میں یگانہ آفاق تھے۔ اور لاہور میں سکونت پذیر تھے۔ یہ بزرگ ۱۵۶۲ء سنہ میں لاہور میں وفات پا گئے۔ اب ان کے مقابر کا کوئی نام و نشان تک نہیں ملتا۔

ملا نظام الدین ہروی کہتا ہے کہ لاہور کے علماء میں آپ کا ایک خاص مقام تھا۔ فلسفہ اور دینیات پڑھانے میں مہارت تامہ تھی۔ علوم عقلی میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔

Marfat.com

خواجہ خاوند محمود نقشبندیؒ لاہوری

المعروف حضرت ایشان

نام و نسب - لاہور کے نقشبندی اولیاء اللہ میں آپ کے پایہ کا شاید ہی کوئی بزرگ گزرا ہو - آپ کا مولد بخارا ہے - ابتدائی تعلیم وہاں ہی مدرسہ سلطانی میں حاصل کی - بارہ برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا - اور چودہ برس کی عمر میں کل علوم میں یگانہ آفاق ہو گئے وقت کے علما آپ کی علمیت کے اس قدر قائل تھے کہ کسی بات میں آپ کے سامنے دم نہ مار سکتے تھے - آپ کے بزرگوں کا شجرہ خواجہ علاء الدینؒ عطار نقشبندی خلیفہ اعظم حضرت بہاؤالدین نقشبندی سے ملتا ہے - والد بزرگوار کا اسم گرامی میر سید شریف بن خواجہ ضیا تھا - ہسٹری آف لاہور میں لکھا ہے کہ آپ نے بخارا کے شاہی کالج میں تعلیم حاصل کی اور ایک سکالر ہو کر نکلے -

مفتی علی الدین خلف مفتی خیر الدین لاہوری اپنی تصنیف عبرت نامہ (فارسی) میں آنجناب کو شیخ بہاء الدین نقشبندؒ کی اولاد تحریر کرتا ہے -

Marfat.com

تعلیم و تربیت - علوم ظاہری کے بعد آپ باطنی تعلیم
و روحانیت کی طرف مائل ہوئے۔ علوم ظاہری میں تو آپ نے یہاں
تک کمال حاصل کر لیا تھا کہ وقت کے علما آپ کا فتویٰ حاصل کرنا
فخر خیال کرتے تھے۔ اور بادشاہ بخارا آپ کی خدمت میں حاضری
سے سرفراز ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ آپ مرشد کی تلاش میں ملک سے
باہر نکلے۔ بخارا سے سمرقند گئے۔ اور بہت کچھ فیوض و برکات سے
مستفید ہوئے۔ اور پھر وہاں ہی ہزار افراد کو اپنی ارادت میں لیا۔
حاکم بخارا شاہ زمان مرزا آپ کی شہرت سُن کر حاضر خدمت ہوا اور
بیعت کی۔ وہ اس طرح کہ سمرقند پر ایک بڑے حاکم نے چڑھائی کی تھی
اور وہ بلا آپ کی توجہ سے ٹل گئی تھی اور مرزا اپنے دشمن پر فتح یاب
ہوا۔ بیعت آنجناب کی خواجہ ابو اسحاق سفید کے ہاتھ پر ہوئی تھی۔
مگر نسبت اویس شاہ بہاء الدین نقشبند سے تھی۔

سیر و سیاحت - بخارا سے آپ سمرقند گئے تھے وہاں
سے آپ ہرات میں آئے۔ اور ہرات سے قندھار اور وہاں سے کابل
تشریف لائے۔ اور ہر شہر میں آپ نے ہزارہا مرید کئے۔ اس زمانے
میں آپ سے بے شمار خوارق و کرامات ہوئے۔ جب آپ کابل پہنچے
حاکم کابل شہر سے باہر دو فرلانگ تک آپ کے استقبال کے لئے

Marfat.com

آیا۔ اور آپ کو نہایت عزت و تکریم سے شہر میں لے جا کر سبز باغ میں رکھا۔ جمعہ کے روز آپ جامع مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور خطبہ دیا۔ آپ کے کلام میں اس قدر تاثیر پیدا ہوئی۔ کہ مقتدیوں کی صدائے ہائے و ہو آسمان تک جا رہی تھی۔ ذوق و شوق اور وجد کے زور سے دو آدمی جاں بحق ہو گئے۔ بادشاہ بھی اس محفل میں شرف ارادت سے مشرف ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہزارہا افراد نے آپ کی بیعت کی۔ حضرت دو سال تک کابل میں رہے۔ اور اپنے خلیفے عراق، شام، روم اور کوہ غور کی طرف مامور فرمائے۔ وہاں سے آپ کشمیر تشریف لے گئے۔ کشمیر میں آپ نواب عبدالرحمٰن کے پاس قیام پذیر ہوئے کیونکہ نواب صاحب کا والد آپ کا مُرید تھا۔ یہاں بھی ہزارہا مُرید کیے۔ اور وہاں آپ نے ایک نہایت شاندار اور وسیع خانقاہ تعمیر کرائی جس میں رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری فرمایا۔ کشمیر سے جہانگیر کے حکم پہ اُس کے پاس اکبر آباد چلے گئے۔ یہاں سے آپ جہانگیر کے ساتھ کشمیر چلے گئے۔ جہاں بادشاہ کا انتقال ہو گیا اور آپ اُس کی لاش کے ہمراہ لاہور تشریف لائے۔ یہاں سے شاہ جہان کے ساتھ دہلی چلے گئے۔ وہاں ملکہ زمانی زوجہ بادشاہ آپ کی مُرید ہوئی۔ دہلی

Marfat.com

ں شیخ عبدالحق محدثؒ اور دوسرے علما بھی آپ سے فیض یاب ہوئے۔ وہاں سے آپ اکبرآباد چلے گئے۔ وہاں سے دہلی گئے۔ اور حکم دیا۔ کہ آپ لاہور میں ہی قیام فرماویں اور وہاں ہدایت خلق میں مصروف ہوں

اہل تشیع اور کشمیر

آپکی روز افزوں ترقی اور تعمیر خانقاہ سے شیعہ حضرات برافروختہ ہو گئے اور آپکے خلاف سازشیں کرنے لگے جس سے ملک میں فساد ہو گیا اور بہت سے آدمی مارے گئے جہانگیر کو اس کی اطلاع ہوئی۔ تو اس نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا اور وزیر مقرر کر دیا۔ قیام اکبرآباد میں بھی آپ رشد و ہدایت کا درس دینے لگے۔ بلکہ شہنشاہ آپ کا اس قدر گرویدہ ہو گیا۔ کہ جہاں جاتا آپ کو ساتھ لے کر جاتا۔ بلکہ یہ بات بالکل درست ہے کہ جہانگیر آپ کے سایۂ لطف و کرم میں رہتا تھا۔

مصنف تاریخ لاہور لکھتا ہے کہ قیام کشمیر میں حسین چک حاکم کشمیر نے آپ کو بلا کر کہا۔ کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ وگرنہ قتل کر دیئے جاؤ گے۔ آپ نے ایک ماہ کی مہلت چاہی۔ ابھی پندرہ دن بھی گزرنے نہ پائے تھے۔ کہ قاسم خاں میر بحری اکبری فوج لے کر کشمیر پر جا پہنچا

Marfat.com

اور کشمیر کے علاقہ کی حکومت قوم چک کے ہاتھ سے جاتی رہی۔
مصنف اولیائے ہند و پاکستان نے لکھا ہے کہ جب عبداللہ خاں شاہ بخارا اور اس کا پسر عبدالمومن مر گئے۔ تو آپ کشمیر تشریف لے آئے۔ اور جمیل بیگ حاکم کشمیر کے مکان پر قیام پذیر ہوئے ہزاروں کی تعداد میں مخلوقِ خدا رجوع ہوئی۔
شیخ محمد اکرام "رود کوثر" میں یوں رقمطراز ہیں کہ جب آپ کشمیر گئے تھے۔ تو وہاں شیعہ سُنی سوال زوروں پر تھا۔ نواب مظفر خاں والئی کشمیر تھا قضاءً شیعوں اور اہل سنت میں بلوہ ہوا۔ اور بہت سے کشت و خون کے بعد قاضی ابو القاسم اور قاضی محمد عارف کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ انہوں نے اہل تشیع کی سزا دہی میں توقف کیا۔ اس سے اہلسنت ناراض ہو گئے۔ اور خواجہ خاوند محمود کی سر کردگی میں شہر چھوڑ کر ہفت چنار آ گئے۔ ناظم صوبہ انہیں آ کر منا کر لے گیا۔ اور شیعوں کے خلاف کاروائی بھی کی۔ لیکن دربار شاہی میں خواجہ کی شکایت بھی کر دی۔ چنانچہ دربار بلائے گئے۔ اور پھر واپس کشمیر نہیں گئے۔ ان کے ایک سجادہ نشین خواجہ کمال الدین نقشبندی تھے۔ انہوں نے شیعوں کی مخالفت جاری رکھی۔ جس پر ایک شیعہ نے آپ کو اپنی خانقاہ میں شہید کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد پھر بلوے شروع ہو گئے۔ اور کئی شیعہ خواجہ کی شہادت

Marfat.com

کی پاداش میں قتل کئے گئے۔

لاہور میں ورود۔ جب شہنشاہ جہانگیر کا کشمیر (راجوری) میں انتقال ہو گیا۔ تو آپ شہنشاہ کی لاش لے کر لاہور تشریف لائے اور آپ نے لاہور میں اقامت اختیار کی۔ اتنے میں شاہجہان تخت نشین ہوا اور اس نے لاہور میں لاکھوں روپے تقسیم کئے۔ اور آپ کی خدمت میں ایک لاکھ ٹنکہ ارسال کیا۔ مگر آپ نے قبول نہ فرمایا اس نے دوبارہ کہا اور نواب آصف خاں کو خدمت میں بھیجا۔ تو آپ نے وہ روپیہ قبول فرمایا۔ اور اس سے لاہور میں اپنی خانقاہ تعمیر کرائی۔ کچھ روپیہ خانقاہ کشمیر کو ارسال کیا۔ اور باقی ماندہ غربا اور مساکین میں تقسیم کر دیا نواب وزیر خاں آپ کی ہی دعا سے اس بلند مرتبہ پر فائز ہوا تھا۔ لاہور سے آپ اکبر آباد اور دہلی گئے۔ اور پھر شاہ جہان کے حکم سے آپ لاہور تشریف لے آئے کیونکہ بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ آپ لاہور تشریف لے جاویں وہاں ہی اقامت گزین ہوں اور لوگوں کو راہِ ہدایت کی طرف بلائیں۔ چنانچہ آپ لاہور آ گئے۔ جب آپ لاہور تشریف لائے۔ تو اس وقت جہاں اب آنجناب کا مقبرہ ہے باغ تعمیر ہو رہا تھا۔ اور خانقاہ بھی بن رہی تھی۔ آپ اقامت گزیں ہو گئے۔ قیام لاہور میں صوبہ لاہور نواب وزیر خاں اکثر اوقات آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا کرتا تھا

Marfat.com

اور آپ سے بیعت بھی کی۔ مزید برآں آپ کے اور حضرت میاں میر قاد
کے درمیان مسئلہ وحدت وجودی میں بذریعہ تحریر سوال و جواب ر
رہتا تھا۔ لاہور تشریف لانے کے بعد آپ نو برس تک حیات رہے او
اس اثنا میں ہزارہا افراد آپ سے شرف بیعت ہوئے۔

مصنف حدیقۃ الاولیاء لکھتا ہے۔ کہ قیام لاہور میں بعد وفا
آنجناب جب روضہ تعمیر ہو رہا تھا تو خانِ دوران صوبہ لاہور نے جو
خشک مُلّا تھا۔ اور مشائخ عظام کے ساتھ اُس کی کمال عداوت تھی
برسر پُرخاش ہوا اور مجاور کو بلا کر کہا کہ خاندان نقشبندیہ میں کسی بزر
کا روضہ آج تک نہیں بنا بلکہ شاہ نقشبندی کا روضہ بھی نہیں ہے
اس کو گرا دیا جاوے۔ مجاور نے جواب دیا کہ مجھ کو گرانے کا اختیار نہیں
ہے آپ کو اختیار ہے تو گرا دو۔ دوسرے روز خانِ دوران روضہ پر
آیا۔ اور حاکمانہ حکم دیا۔ کہ روضہ گرا دیا جاوے۔ مگر جب وہاں سے لو
کر شالا مار باغ کو چلا۔ تو راستے میں گھوڑے نے ناخن لیا۔ اور خان دو
گھوڑے سے گرا۔ گردن ٹوٹ گئی۔ تین دن زندہ رہ کر مر گیا۔ نعوذ
باللہ من غضب الاولیا۔

نواب زکریا خان خان بہادر ناظم لاہور آپ کا بہت معتقد
وہ ہر جمعرات کو ختم خواجگان نقشبند کراتا۔ غلاف چڑھاتا۔ اور ن

Marfat.com

حلوہ اور نقدی علماء اور فقراء میں تقسیم کراتا۔

حکام لاہور سے ایک شیعہ تھا اُس نے گنبد گرانا چاہا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا۔ کہ اس کی بیٹی نے اس کو قتل کر دیا۔

ایک بار حضرت عیدگاہ لاہور میں بروز عید تشریف فرما تھے نمازی جمع ہو چکے تھے۔ مگر صوبہ دار لاہور کا انتظار تھا۔ اثناذکر میں آخر وقت نماز کا ذکر آیا حضرت نے فرمایا۔ کہ وقت آخر وقت تا بہ زوال ہے ملا ابو صالح لاہوری نے انکار کیا اور بے ادبی کے ساتھ بولا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ اے آفتاب حیات تیرا تیراز برابر ممات آگیا۔ چنانچہ بعد نماز کے ملا گھوڑے پر سوار ہو کر شہر کو چلا۔ گھوڑا بگڑا اور ملا گرا۔ گردن کا منکا ٹوٹا اور اسی دن مر گیا۔

آپ اکبر بادشاہ کے زمانہ میں ہندستان تشریف لائے اور جہانگیر کے بیٹے شاہ جہاں کے عہد میں لاہور میں وفات پائی۔

اخلاق عالیہ - آنجناب بڑے بزرگ زاہد متقی اور قطب وقت تھے اور احکام شرع کے سختی سے پابند تھے۔ اپنی بنائی ہوئی مسجد میں جمعہ کے روز وعظ آپ ہی فرمایا کرتے تھے۔ مفتی غلام سرور صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ آپ ولی مادر زاد۔ قطب الارشاد۔ صاحب حال وقال جامع کمال ظاہری و باطنی مظہر جمال صوری و معنوی تھے۔ آپ حضرت

امام ربانی مجدد الفؒ ثانی کے ہمعصر تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعوات تھے لکھا ہے کہ جب ملکہ نورجہاں نہایت پیچیدہ بیماریوں میں مبتلا ہو گئی تو آپ ہی کی دعا سے صحت یاب ہوئی تھی۔ مصنف " لاہور کا ٹیارٹا" مولفہ ۱۹۰۹ء لکھتا ہے کہ آپ سلسلہ نقشبندیہ کے صاحب کرامت تھے

اولاد۔ آپ کے چھ فرزند تھے۔

(۱) خواجہ معین الدین احمد نقشبندی۔ کتاب رضوانی جس میں آنجناب کے حالات بالتفصیل درج ہیں۔ آپ کی تصنیف ہے۔ آپ علوم حدیث و تفسیر میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے شاگرد تھے۔ اور اپنے والد بزرگوار سے بیعت تھے آپ ۱۶۳۳ء میں لاہور آئے تھے۔ اور پھر کشمیر چلے گئے اور وہاں ہی ۱۶۷۴ء میں انتقال فرمایا۔

(۲) خواجہ تاج الدین خاوند۔ جامع علم و عمل و حال و قال تھے۔ تمام عمر گناہ کبیرہ نہیں کیا۔

(۳) خواجہ احمد۔ سجادہ نشین آنجناب تھے اور اولیاء اللہ میں سے تھے

(۴) خواجہ خاوند محمد۔

(۵) خواجہ قاسم خاوند

(۶) خواجہ بہاؤالدین خاوند۔ آپ کی وفات کے بعد آپ نے ملازمت شاہی ترک کر دی۔ اور مزار گوہر بار پر بیٹھ گئے اور جب تک حیات رہے یہاں ہی قیام پذیر رہے۔

Marfat.com

وفات۔ خزینۃ الاصفیا میں کتاب رضوانی کے حوالے سے لکھا ہے کہ جب آپ کی وفات کا وقت آیا۔ تو پندرہ روز قبل بعد نماز عصر نواب افتخار خاں عالی جاہ سے فرمایا۔ کہ پندرہ روز کے بعد ہماری رحلت ہوگی۔ جب سولھواں روز ہوا۔ تو بروز سہ شنبہ نماز مغرب کے بعد آپ نے چند بار مولانا عبدالرحمٰن جامی کا یہ شعر پڑھا۔

الٰہی غنچۂ امید بکشا — گلی از روضۂ جاوید بنما

اور عشاء سے پہلے سجدہ میں ہی جان جان آفریں کے سپرد کی۔ اس وقت شاہ جہان لاہور میں تھا۔ اس نے میراں سید جلال الدین صدرالصدور کو تجہیز و تکفین کے لئے بھیجا۔ وفات آپ کی سنہ ۱۰۴۲ھ میں ہوئی۔

مقبرہ۔ آپ کا روضہ گرانڈ ٹرنک روڈ پر بیگم پورہ میں یتیم خانہ دارالفرقان کے متصل واقع ہے گنبد بہت بلند و بالا ہے اندر حضرت ایشاںؒ کی قبر ہے اور اس کے نیچے شرقی اور جنوبی گوشوں میں ایک قبر آپ کے صاحبزادہ خواجہ بہاء الدینؒ کی ہے باہر چبوترہ پر دو اور قبریں سید میر جان سابلی نقشبندی اور ان کے چھوٹے بھائی سید محمود جان کی ہیں امرائے شاہ جہانی میں نواب سعید خاں نے مزار پرانوار پر گنبد عالی تعمیر کروایا تھا آٹھ پہلوؤں پر آٹھ عالی شان بلند محرابیں ہیں۔ مقبرہ کے مغرب کی طرف ایک مسجد ہے جس کے تین گنبد ہیں مصنف تاریخ لاہور لکھتا ہے۔ کہ

Marfat.com

مقبرہ آپ کا نواب زکریا خان خان بہادر نے بنوایا تھا۔ ہسٹری آف لاہور مرتبہ سید محمد لطیف میں لکھا ہے کہ آنجناب نے مقبرہ اپنی حیات میں ہی اپنی نگرانی میں تعمیر کروایا تھا۔ مسجد میں منبر جس پر آپ وعظ فرمایا کرتے تھے عہد انگریز تک موجود تھا۔ مقبرہ حضرت ایشان کے دروازہ کلاں کے سامنے دونوں اطراف میں شہزادگان کابل کی قبور ہیں۔ مزار گنبد سے جنوب کی سمت مولوی فیروز دین (فیروز سنز) کا خاندانی قبرستان ہے۔ مسجد کے مینار اور گنبد بخارا کی مسجد کی طرز پر ہیں۔

سکھوں کے عہد میں مقبرہ کی حالت۔

احمد شاہ ابدالی کی فوجوں نے جب ناظمان لاہور کے زمانہ میں اس محلہ کو جس کو محلہ مغلپورہ کہا جاتا تھا۔ تاخت و تاراج کیا۔ تو اس وقت اس مقبرہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ مگر جب سکھ غارتگری شروع ہوئی۔ تو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت اس روضہ کے قریب سردار گلاب سنگھ پہوونڈیہ نے چھاؤنی بنائی۔ چاردیواری خانقاہ گرادی۔ باغ تباہ و برباد کردیا گیا مسجد کے صحن کی اینٹیں نکال لیں۔ مزارات کو کھود کر خشت فروشوں نے ان کی اینٹیں بھی نکال کر بیچ لیں۔ مزار کا تعویذ اتار دیا اور روضہ اقدس میں گلاب سنگھ نے بارودت بھردی۔ مزار کا سنگِ مرمر اتار لیا گیا۔ کئی سال تک اس مقبرہ میں بارودت بھری رہی۔ اور

Marfat.com

قفل لگا رہا۔ جب انگریزی حکومت آئی تو انہوں نے یادرست اس روضہ سے نکلوا کر دریائے راوی میں پھنکوا دی۔ اور روضہ خالی کیا۔ بعدازاں خواجہ احمد کشمیری نے جو حضرت خواجہ ایشانؒ کی اولاد سے تھا۔ کشمیر سے لاہور آیا۔ اور سر ہنری لارنس صاحب بہادر کی ریزیڈنسی میں اس مقبرہ پر قبضہ کیا۔ اور بہت سا روپیہ خرچ کر کے مرمت کی۔ مزارات دوبارہ بنوائے۔ مسجد کی مرمت کی اور تولیت مکان کی محمد بخش صراف لاہوری کو دے کر کشمیر چلا گیا۔ مگر کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ بعدازاں اس مقبرہ اور مسجد کی مرمت رائے بہادر کنہیا لال اگزیکٹو انجینئر کی نگرانی میں سرکار انگریزی نے کروائی۔ اگر انگریزی حکومت مسجد کی مرمت نہ کراتی تو یقین تھا۔ کہ یہ بہت جلد گر جاتی کیونکہ اس کی حالت بہت خراب تھی۔ ہسٹری آف لاہور میں لکھا ہے کہ عہد ناظمان لاہور میں مقبرہ کے قرب و جوار میں تسبیح خانے تھے۔ جن میں ہر جمعرات کو عبادت کی جاتی تھی۔ اور ہزارہا افراد اس میں شرکت کرتے تھے۔ مگر سکھوں کے عہد میں تمام عمارات نیست و نابود کر دی گئیں۔

منشی محمد دین فوقؔ لکھتے ہیں کہ انگریزی عہد میں مسلمانان لاہور نے اس کی واگذاری کے لئے کوشش کی۔ تو خاں بہادر محمد برکت علیخاں صدر انجمن اسلامیہ پنجاب اس معاملہ میں پیش پیش تھے چنانچہ

Marfat.com

۲۵ مئی سنہ ۱۸۹۰ء کو ٹاؤن ہال لاہور میں ایک دربار منعقد ہوا جس میں مسٹر ڈپٹی سابق کمشنر نے اعلان کیا۔ کہ خانقاہ حضرت ایشاںؒ صاحب جو محکمہ نزول میں چلی آتی تھی۔ گورنمنٹ نے مہربانی فرما کر ۱۴ گھماؤں اراضی نزول سمیت خانقاہ مسلمانان پنجاب کے حوالے کر دی ہے جس پر خان بہادر برکت علی خاں اور میاں شاہدین صاحب ہمایوں جج چیف کورٹ پنجاب (میاں بشیر احمد سابق سفیر ترکی کے والد) نے گورنمنٹ کا بہت شکریہ ادا کیا۔

مولوی حاکم علی ایم۔اے مرحوم پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور جو سکھ سے مسلمان ہوئے تھے حضرت ایشاںؒ کی خانقاہ میں ہی مقیم ہوئے تھے سی۔ جے راجرس نے اپنی کتاب تالیف سنہ ۱۸۹۱ء میں بھی اس مقبرہ کا ذکر کیا ہے۔

تاریخ جلیلہ ۱۶۸	حدیقۃ الاولیا ۵۹	تاریخ لاہور ۲۴۳	تذکرہ اولیائے ہند و پاکستان ۴۲۵
تذکرہ علمائے لاہور ۳۷	رود کوثر ۲۹۲	یادرفتگان ۵۵	ہسٹری آف لاہور ۱۳۹
خزینۃ الاصفیا ۶۲۳	نقوش لاہور نمبر ۳۲۲	لاہور گائیڈ ۴۶	عبرت نامہ جلد دوم ۸

Marfat.com

حضرت شیخ حامدؒ نقشبندی لاہوری

شیخ حامد لاہوری حضرت سیّد آدم بنوری کے خلفائے خاص میں سے تھے ۔ آپ اپنے مرشد کی زندگی ہی میں روحانیت کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچ گئے تھے ۔ کہ سید صاحب نے آپ کو اپنی موجودگی میں اپنے طالب و مریدوں کو تلقین و تربیت کی اجازت عطا فرما دی تھی ۔ نہایت متقی اور پرہیزگار تھے ۔

آپ بہت کم بولتے ۔ کم سوتے اور کم کھاتے تھے ۔ بلکہ بے ضرورت بات بھی نہ کرتے تھے ۔ امرا اور اغنیاء سے پرہیز فرماتے تھے ۔

وفات ۔ ۱۶۴۲ء مطابق ۱۰۵۲ھ میں ہوئی مفتی غلام سرور لاہوری نے تاریخ وفات یوں تحریر کی ہے ۔

حمد گویان سیدیہ جنات النعیم
چونکہ حامد حامد دین ذوالکرم
سال وصل او چو جستم از خرد
گفت حامد شیخ کامل کن رقم

تذکرہ صوفیائے پنجاب ۔ تذکرہ اولیائے ہند و پاکستان ۔ خزینۃ الاصفیا
۲۵۵ ۔ ۴۲۹ ۔ ۶۳۵

Marfat.com

حضرت شیخ محترمؒ نقشبندی لاہوری

آپ قدیم بزرگوں میں سے نہایت عابد، زاہد، متقی خدا پرست گزرے ہیں۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے ارادت تھی۔ شہنشاہ اکبر کے زمانہ میں آپ لاہور تشریف لائے۔ اور اورنگ زیب عالمگیر کے زمانہ میں آپ کا وصال ہوا۔

رائے بہادر کنہیا لال نے جب اپنی کتاب تاریخ لاہور ۱۸۸۴ء میں شائع کرائی تو وہ مقبرہ کی حالت اس طرح رقم کرتے ہیں۔ مقبرہ کی مربع عمارت پختہ چونہ گچ سقف کے برابر۔ چاروں گوشوں پر چار گنبدیاں مربع چاروں طرف چار در محرابی کالیوتی درمیان ان کے مقبرہ کا گنبد عالیشان مدور نہایت خوبصورت بنا ہوا ہے۔ مقبرہ کے چاروں طرف چار محرابیں ہیں۔ مقبرہ کی اندرونی عمارت میں چار محرابیں چاروں گوشوں میں بنائی گئی ہیں۔ اور چار محرابی دروازے۔ دیواروں میں بخط عربی اور فارسی بہت سے آیات و اشعار منظوم لکھے ہیں۔ جس میں سے کچھ پڑھے جاتے ہیں اور کچھ نہیں پڑھے جاتے۔

ہادی سالکان راہِ نجات — آن سلیمان دل و خرد آصف
سال تاریخ رحلتش جستم — گفت طبع سلیم نیک خلف

Marfat.com

بنج بیست جیش زنحل و فق وبگو   قدس اللہ سرہ الاشراف

سید محمد لطیف ہسٹری آف لاہور میں جو ۱۸۹۲ء میں طبع ہوئی

لکھتے ہیں کہ درج ذیل کلمات بھی پڑھے جاتے ہیں۔

اللّٰھم اغفر لامتہ محمدؐ   اللّٰھم ارحم لامتہ محمدؐ

بر آستان تو ام سر ارادت ما

واللہ انیس و متا بیں

مصنف "تحقیقات چشتی" مولوی نور احمد لکھتا ہے کہ درج

ذیل مصرعہ جات بھی پڑھے جاتے ہیں۔

ایں سوختہ را چوں محرم

دروازہ غربی کے اوپر زیر محراب اتنا لکھا ہوا نظر آتا ہے

اللہ - محمدؐ - علی - عثمانؓ اور باقی بوسیدہ ہو گیا ہے

نیز یہ بھی لکھا ہے۔   کتبۂ محمد اکرم

علاوہ ازیں "افضل الذکر الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ"

"یا اللہ - یا اللہ" "یا محمدؐ - یا محمدؐ" بھی لکھا ہوا ہے۔

مقبرہ کے اندر تین قبور ہیں ایک حضرت مخدوم نقشبندؒ کی اور

دو آپ کے عزیزوں کی۔ انگریزی عہد میں اس مقبرہ کو ایک انگریز کی

درخواست پر نیلام کیا گیا۔ اور انگریز مذکور نے خرید کر اس کے چاروں

Marfat.com

طرف دیا نڈہ بنا کر کوٹھی کی صورت بنالی۔ نیز قبریں گرادیں۔ بعد ازاں اس میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کواپریٹو سٹور نے سوڈا واٹر فیکٹری کھول لی۔ یہ متبرک مقبرہ اس لئے انگریزوں نے نیلام کیا تھا۔ کہ سرکاری نزول کے رجسٹر میں بوجہ لاوارث ہونے کے اس کا اندراج تھا

وفات۔ آپ کا وصال ۱۰۹۰ھ میں لاہور ہی میں ہوا اور یہاں ہی آپ کا مقبرہ بنا۔ موجودہ وقت یہ مقبرہ گرینڈ ٹرنک روڈ پر ریلوے کے اونچے پل کے سامنے شاہ دلیہار ٹریڈ اور رصدگاہ کے درمیان سوامی نگر میں واقع ہے۔ گنبد کی شان اسی طرح قائم ہے۔ کہ یہ کسی بڑے ولی اللہ کا مقبرہ ہے۔ مگر لوگوں نے اب اس کو اپنے رہنے کی جگہ بنا لیا ہے جو کہ کسی طرح بھی اہل اسلام کے لئے مناسب نہیں ہے۔ عربی اور فارسی کی کوئی تحریر موجود نہیں ہے سفیدی کر کے ان کو مٹا دیا گیا ہے افسوس صد افسوس۔

ہسٹری آف لاہور	تاریخ لاہور	تحقیقات چشتی
۱۳۳	۲۶۰	۳۹۸

حدیقۃ الاولیا	یادرفتگان
۱۵۶	۹۶

Marfat.com

حضرت شیخ سعدیؒ بلخاری نقشبندی

ابتدائی حالات۔

حضرت شیخ سعدیؒ بلخاری مجددی نقشبندی حضرت سید آدم بنوریؒ کے جلیل القدر خلفا میں سے تھے۔ اور بچپن سے ہی آپ کی خدمت میں رہے۔ اور تعلیم و تربیت حاصل کی۔ روضۃ السلام میں شرف الدین مجددی کشمیری نے خود آپ کی زبانی ان کے حالات تفصیلاً بیان کئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ "آپ فرماتے تھے کہ میری عمر ابھی آٹھ سال کی ہوگی۔ کہ میں اپنے گاؤں کے باہر ایک کنوئیں پر وضو کر رہا تھا کہ اتفاقاً ادھر سے سید آدم بنوریؒ کے خلیفہ حاجی سعد اللہ وزیر آبادی بنور جاتے ہوئے وہاں سے گزرے۔ اور مجھے نہایت احتیاط سے وضو کرتے ہوئے دیکھ کر متعجب ہوئے۔ کہ اس کمسنی میں یہ بچہ کسقدر انہماک سے وضو کر رہا ہے اس کے بعد آپ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ مگر میرے دل میں شوق پیدا ہوا۔ کہ ایسے بزرگ آدمی کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ چنانچہ میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ لیکن میں نے یہ احتیاط کی۔ کہ ان سے کافی فاصلے پر پیچھے پیچھے چلتا رہا۔ یہاں تک کہ بنور آگیا۔ جب حاجی سعد اللہ حضرت سید

کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے تمام ساتھیوں کے بارے میں
استفسار فرمایا۔ پھر میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ لڑکا ازلی
سعادت مند ہے۔ اور میرا نام پوچھا۔ میں نے کہا کہ سعدی تو آپ نے
فرمایا۔ جہاں کہیں بھی جاؤ۔ اور جہاں کہیں بھی رہو۔ تم سعدی ہو۔
تم دنیا میں بھی سعدی ہو۔ اور آخرت میں بھی سعدی۔ پھر مجھ پر بے حد
شفقت فرمائی۔ اور اپنے گھر لے گئے۔ اور اس طرح میں نے کئی سال
تک آپ کے گھر میں رہ کر تعلیم و تربیت اور فیوض روحانی حاصل کئے۔
آپ مادرزاد ولی تھے۔"

ورود لاہور۔ اپنے پیر و مرشد حضرت سید آدمؒ کی وفات
حسرت آیات کے بعد سعدیؒ لاہور تشریف لے آئے اور درس و تدریس
میں مشغول ہو گئے۔ آپ لاہور کے نقشبندی سلسلہ کے باکمال بزرگوں
میں سے تھے۔ اور آپ کی وجہ سے لاہور میں اس سلسلہ کو غیر معمولی
فروغ حاصل ہوا۔ ہزارہا طالبانِ حق نے آپ سے سلوک و معرفت
کی منزلیں طے کیں۔ مستجاب الدعوات تھے۔ مریدان کی تعداد کا کوئی
شمار ہی نہ تھا۔ خود فرمایا کرتے تھے۔

"مریدانِ ما مانند ستارہ ہائے آسمان از حیطۂ شمار
خارج اند۔"

Marfat.com

تذکرہ مناقب سید آدمؒ میں لکھا ہے کہ آپ لاہور میں چالیس سال تک خلق خدا کو ظاہری و باطنی علوم کی تعلیم دیتے رہے۔ آپ کامل بزرگ تھے اور آسیب زدہ لوگوں پر آپ کی توجہ نہایت مؤثر ہوتی تھی جب کسی آسیب زدہ کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا۔ تو نظر ملانے سے ہی آسیب زدہ درست ہو جایا کرتا تھا۔ اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا۔ کہ آپ فرماتے کہ آسیب زدہ کے کان میں جا کر کہہ دو۔ کہ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ اگر خیریت مطلوب ہے۔ تو یہاں سے چلا جا ورنہ برا ہوگا۔ اور اس طرح بھی آسیب زدہ درست ہو جایا کرتا تھا آپ کی دعائیں مشکلیں حل کرنے کے لئے بھی نہائیت مؤثر ثابت ہوتی تھیں۔

شیخ محمد عمر پشاوری نے اپنی کتاب جواہر السرائر اور شرف الدین کشمیری مجددی نے اپنی کتاب روضۃ السلام میں آپ کے بے شمار مناقب و خوارق بیان کئے ہیں نیز کتاب بلخاریہ میں بھی آپ کی بے شمار کرامات مندرج ہیں۔

کسی زمانہ میں آپ کا مقبرہ ایک باغ میں تھا جس کے اردگرد بہت سی عمارات تعمیر کرائیں گئیں۔ احاطۂ قبر ایک وسیع باغ سے گھرا ہوا تھا۔ سکھوں کے زمانے میں یہ باغ اجڑ گیا۔ اور اس باغ میں

Marfat.com

کی آبیاری کے لئے جو دو کنویں تھے۔ ان میں سے ایک تو سکھ گرد
کی نذر ہو گیا۔ دوسرے کنویں پر ہدایت خاں بلوچ ساکن مزنگ
نے قبضہ کر لیا۔ اور اس نے باغ کی زمین پر کاشت شروع کر دی
چنانچہ اب تک اس کی اولاد اس پر قابض ہے۔

وفات۔ آپ نے اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں ۱۶۹۶ء میں وفات
پائی۔ مزار حالی مزنگ میں سعدی پارک ترمذی سٹریٹ میں واقع ہے
لٹن روڈ سے دلفروز سٹریٹ نکلتی ہے اور یہاں سے ترمذی سٹریٹ
جاتی ہے۔ جس کے آخر میں آپ کا مزار اقدس ایک چاردیواری میں واقع
ہے جو تقریباً دس بارہ فٹ اونچی ہے چاردیواری کے اندر اونچے
چبوترے پر آپ کا مزار ہے۔ مشرقی کونے میں ایک قبر اور بھی ہے
آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی قبر پر گنبد نہیں بنایا گیا۔ کسی زمانے
میں یہاں بہت سی عمارات اور باغ تھا۔ مگر اب صرف ایک چاردیواری
رہ گئی ہے جس میں آپ کا مزار ہے سکھوں کے عہد میں اس مزار پر
بھی تباہی آئی تھی۔ شمال کی دیوار میں چراغ روشن کرنے کے لئے
بے شمار سوراخ بنائے گئے ہیں۔

خلفا۔ حاجی محمد اسماعیل عدی نقشبندی پشاوری آپ کے
جلیل القدر خلفا میں سے تھا جن کا مزار پشاور میں زیارت گاہ

خواص و عام ہے۔ خواجہ محمد سلیم نقشبندی اور خواجہ محمد غنی نقشبندی بھی آپ کے خلفا میں سے تھے۔ مخدوم حافظ خواجہ عبدالغفور پشاوری نے بھی آپ سے استفادہ فرمایا تھا۔ اور خرقۂ خلافت پایا۔

سابق گورنر مغربی پاکستان سردار عبدالرب نشتر بھی کبھی کبھی نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔

اولاد۔ آپ کے چار صاحبزادے تھے۔ خواجہ محمد سلیم خواجہ محمد غنی۔ خواجہ محمد عارف اور خواجہ محمد یوسف۔ تمام صاحبزادے علم و عمل اور زہد و ورع میں اپنے والد بزرگوار کے صحیح طور پر جانشین تھے۔

تاریخ وفات۔ مولوی نور احمد چشتی مصنف تحقیقات چشتی نے تاریخ وفات اس طرح کہی ہے۔

جناب سعدی ملنجار دل بیدار لاہوری
بود بر روح پاک او ہزاراں رحمت باری
چو از دنیائے دوں آخر بہ جنت رفت چشتی
ندا آمد ز ہاتف زندہ دل سعدی ملنجاری

تاریخ لاہور میں آپ کی تاریخ وفات "زندہ دل سعدی ملنجاری" سے نکلتی ہے۔

Marfat.com

مُفتی غلام سرور لاہوری نے اپنی کتاب حدیقۃ الاولیاء میں تح
کیا ہے کہ ہمراہ پیر روشن ضمیر کے حرمین الشریفین کو گئے۔ چند س
وہاں بسر کئے۔ جب شیخ آدمؒ بمقام مدینہ فوت ہوئے۔ تو شیخ س
لاہور میں آئے اور قیام اختیار کیا۔ مگر مصنف تحقیقات چش
نے لکھا ہے۔ جب شیخ آدم بنوری براہ لاہور روانہ بیت اللہ
تو ان کو لاہور میں چھوڑ گئے اور ارشاد کیا کہ تو لاہور میں رہ
اور خلق خدا کو دعوت بہ خدا کر اور یہی درست معلوم ہوتی ہے

تذکرہ صوفیائے پنجاب ۳۳۶ — نقوش لاہور نمبر ۳۳۵ — یادرفتگاں ۸۶

تاریخ لاہور ۳۰۱ — تذکرہ اولیائے ہند و پاکستان ۴۳۵ — تحقیقات چشتی ۱۸۴

حدیقۃ الاولیاء ۶۲

پیر زاہدیؒ نقشبندی لاہوری

اصل اسم مبارک وجیہہ الدین تھا۔ خرقۂ خلافت سلسلہ عا
نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت شیخ سعدیؒ بلخاری لاہوری سے پا

Marfat.com

حضرت سعدیؒ بلخاری کے وصال کے بعد آپ نے فیض طریقہ عالیہ سہروردیہ میں شیخ جان محمدؒ سہروردی لاہوری سے حاصل کیا۔ ان کی وفات کے بعد آپ لاہور سے دُنیا کی سیر و سیاحت کے لئے روانہ ہوئے۔ مکہ معظمہ مدینہ منورہ۔ نجف اشرف۔ کربلا معلّٰی۔ بیت المقدس اور بغداد شریف میں تشریف لے گئے۔ اور ہر طریقہ میں فیض حاصل کیا اور واپسی پر حضرت میراں شاہؒ بھیکھ چشتی سے خرقہ حاصل کیا۔ اور لاہور تشریف لائے۔ یہاں حضرت شاہ محمد غوثؒ قادری لاہوری سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں کلاہ حاصل کی۔ آپ شیخ کامل تھے لوگ آپ کی بے انتہا عزت اور تکریم کرتے تھے۔ کمال زہد و ورع اور ریاضت کی وجہ سے آپ عوام الناس میں پیر زاہدی کے خطاب سے مخاطب تھے۔ آپ ناظم لاہور خان بہادر نواب زکریا خاں کے عہد میں گزرے ہیں۔ مصنف "تحقیقات چشتی" لکھتا ہے کہ ان کا معمول تھا۔ کہ شہر میں پھرتے تھے اور جو ٹکڑے زمین پر گرے ہوئے ملتے تھے ان کو صاف کر کے کھا جاتے تھے۔

۱۱۴۷ھ میں آپ کی وفات لاہور میں ہوئی۔ تو آپ کو میانی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ آپ کا مزار آج بھی زیارت گاہِ خلق اللہ ہے کسی زمانہ میں آپ کی قبر پر گنبد تھا۔ جو انقلاب زمانہ کے باعث

Marfat.com

گرگیا آپ کے مزار پر لوگ نمکین اور شیریں روٹیاں بطور نذر نیاز لے کر جاتے ہیں۔

حدیقۃ الاولیاء / ۱۵۲ — تحقیقات چشتی / ۱۷۴ — یادِ رفتگاں / ۸۶

حضرت حاجی محمد سعیدؒ نقشبندی لاہوری

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قادریہ شطاریہ سلسلے کے آپ ایک مشہور بزرگ ہیں اور اہل ولایت میں متوکل کے نام سے مشہور ہیں۔

بیعت - صاحب کتاب تشریف الشرفا فرماتے ہیں کہ حاجی محمد سعیدؒ کو خلافت قادریہ سید محمودؒ بن سید علی حسین کردی سے ملا۔ جن سے آپ کی ملاقات مدینہ منورہ میں ہوئی اور وہاں ہی آپ سے بیعت فرمائی اور سلسلہ نقشبندیہ میں آپ کو حافظ سعد اللہ مجددیؒ سے بیعت تھی۔ آنجناب نقشبندی اولیائے لاہور میں صاحب طریقت و شریعت اور حقیقت و معرفت کے جویا تھے۔ صاحب خوارق اور کرامت بزرگ تھے۔ کافی عرصہ کابل میں رہے۔ مستجاب الدعوات تھے۔ کرامتیں آپ کی لاہور میں بہت مشہور ہیں۔ آپ نے دو حج کئے تھے لاہور میں آمد۔ اطراف عالم کی سیر و سیاحت کے بعد جب آپ لاہور تشریف لائے۔ تو آپ نے محلہ وولا واڑی میں رہائش اختیار

Marfat.com

فرمائی۔ اور لوگوں کو درس و تدریس اور رشد وہدایت کی تعلیم و تربیت دینے
لگے جب احمد شاہ ابدالی نے لاہور پر پہلی مرتبہ حملہ کیا۔ اور صوبہ لاہور
کو شکست ہوئی۔ تو لاہور کے لوگ بخوف غارت اِدھر اُدھر بھاگ
کھڑے ہوئے۔ آخر محلہ نکھی اور عبداللہ واڑی کے رہنے والے آنجناب
کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی۔ کہ سب لوگ بھاگ گئے ہیں
اور ہم آپ کے بھروسے پر ابھی تک اپنے گھروں میں بیٹھے ہیں فرمایا
ہاں ہم نے اللہ تعالیٰ سے امداد طلب کی ہے۔ کہ ہماری سکونت کا محلہ
غارتگری سے محفوظ رہے۔ تم کھلے دروازے اپنے اپنے گھروں میں
بیٹھے رہو۔ آخر جب شہر فتح ہوگیا اور افغان شہر میں لوٹ مار کرنے لگے
تو احمد شاہ ابدالی جو شاہدرہ میں مقیم تھا۔ نے پوچھا کہ کیا اس شہر میں کوئی
صاحب شریعت وطریقت ہے۔ لوگوں نے حضرت کا نام لیا۔ تو بادشاہ
محلہ عبداللہ واڑی میں آنجناب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور بعد زیارت
حکم دیا۔ کہ دونوں محلوں میں غارتگری نہ ہو۔ بلکہ وہاں اپنی سپاہ مقرر کردی
سید محمد لطیف مصنف ہسٹری آف لاہور نے احمد شاہ ابدالی کی تیسری
مہم کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ آپ نے ابدالی کو خط لکھا تھا جس
سے وہ بہت متاثر ہوا۔ اور خدمت عالیہ میں حاضر ہوا تھا۔ نقل ہے کہ
احمد شاہ ابدالی آپ کا مرید ہوگیا تھا۔ اور آنجناب کو لوگ "پیرافغاناں"

Marfat.com

کے نام سے یاد کرنے لگے۔ آپ کے نواسے شیخ عبدالرحیم آپ کے بڑے خلیفہ تھے۔ ان کے خلیفہ سید فضل علی لاہوری تھے۔

آپ کی زندگی میں سکھ آپ کا بہت لحاظ کرتے تھے۔ جب احمد شاہ ابدالی بعد فتح مرہٹہ لاہور آیا۔ تو حاجی محمد سعیدؒ کی زیارت کو حاضر ہوا تھا۔

سکھوں کے عہد میں۔ جب آپ کا وصال ہو گیا تو سکھ سردار گوجر سنگھ نے اس محلہ کو لوٹ کر ویران کر دیا۔

اولاد۔ آپ کی دو صاحبزادیاں تھیں جن کی اولاد آگے بڑھی آپ کے خاندان کے کچھ لوگ جلال آباد (افغانستان) میں بھی رہتے ہیں اور کچھ لاہور میں۔ آپ کے اولاد نرینہ نہ تھی۔ صاحبزادیوں میں سے ایک کا نام بیوی صاحب جان اور دوسری کا نام رحمت بیوی تھا۔ صاحب جان تو حافظ محمد مقیم لاہوری سے بیاہ دی۔ اور رحمت بیوی حافظ محمد مراد بھوتی سے بیاہی گئی۔ تاریخ وفات مفتی غلام سرور نے یہ لکھی ہے۔

محمد سعید آں سعید زماں
کہ بیرون است وصفش ز گفت و شنید
پے تاریخ ترحیل آں شیخ دیں
ندا شد ز دل واصل سعید

وفات۔ دوران عہد علی گوہر شاہ عالم دوم بہ عمر ایک سو دس سال

Marfat.com

آنجناب کی وفات ۱۷۵۳ئہ میں ہوئی۔ مزار نیک اسکوائر بالمقابل جنرل پوسٹ آفس میں الستر ورملڈ ٹنگ اور گوردوں کے قبرستان کی دیوار کے درمیان واقع ہے۔ مزار کو مسجد سے ہو کر جانا پڑتا ہے۔ احاطہ چار دیواری کے دو حصے ہیں۔ بڑے حصے میں تین قبور ہیں۔ درمیانی قبر آپ کی ہے۔ اور اِرد گرد دونوں قبور حضرت حاجی عباد اللہؒ اور آپ کے نواسے حاجی عبدالرحمٰن کی ہیں۔ چھوٹی چار دیواری میں بھی تین قبور ہیں مسجد میں ہینڈ پمپ نصب ہے مسجد بالکل چھوٹی سی ہے سیّد محمد لطیف نے آپ کی تاریخ وفات ۱۷۶۳ئہ تحریر کی ہے:

وفات کے بعد کابلی سرداروں نے آپ کی قبر پختہ بنوائی۔ حبیب سردار سلطان محمد خاں برادر امیر دوست محمد خاں والئی افغانستان مہاراجہ رنجیت سنگھ کے مہمان کی تاریخی حیثیت سے لاہور مقبرہ جہانگیر میں مقیم تھا۔ تو وہ روزانہ یہاں حاضری دیا کرتا تھا۔ اور نذرانہ چڑھاتا تھا۔ اب بھی کابلی سردار آپ کی بہت عزت و تکریم کرتے ہیں۔ آپ کا مزار پُرانوار زیارت گاہ عوام و خواص ہے۔

حدیقۃ الاولیاء ۱۰۶ — ہسٹری آف لاہور ۱۹۳ — تاریخ لاہور — تذکرہ علمائے لاہور ۳۴

تحقیقات چشتی ۱۳۴

Marfat.com

سید منور شاہؒ نقشبندی لاہوری

بزرگانِ لاہور میں آپ صاحب کمالات اور کشف کرامات تھے۔ اور حضرت غوث الاعظمؒ کی اولاد سے تھے۔ مگر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی طرف آپ کی رغبت زیادہ تھی۔ مریدوں کو بھی آپ ذکر شغل بہ طریق نقشبندیہ فرماتے تھے۔ جامع طریقت و شریعت تھے۔ آپ نے اپنے والد بزرگوار میر عبدالرزاق سے بیعت کی تھی۔ زہد و ورع اور پرہیزگاری میں لاثانی تھے۔ ہزارہا حاجتمند اور سائل خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر فیض پاتے آپ کا مزار اقدس چاردیواری حضرت شیخ طاہر بندگیؒ کے اندر ہے۔ ۱۱۸۰ھ میں وصال فرمایا۔ مفتی غلام سرور لاہوری نے تاریخ وفات کہی۔

پرتو افگن چو شد منور شاہ
در جہاں ہمچو ماہ پارۂ نور
گشت تاریخ رحلتش روشن
از منور ولی ستارۂ نور

حدیقۃ الاولیاء ۱۱۷ — خزینۃ الاصفیا ۲۰۷

Marfat.com

شیخ محمود شاہ نقشبندی لاہوری

یہ بزرگ نہایت خدا پرست عابد و زاہد تھے۔ لاہور میں کافی عرصہ تلقین وارشاد میں مصروف رہے۔ آپ نے حضرت شیخ عبدالکریم مجددی سے خرقۂ خلافت حاصل کیا جن کو حضرت شاہ غلام علی دہلوی سے فیض ملا تھا۔ لاہور میں آپ نے اس سلسلہ کو پھیلانے میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ ہزارہا طالبانِ خدا نے آپ سے فیض حاصل فرمایا۔ تمام عمر آپ نے مجردانہ گذاری۔ اور گوشہ نشینی اختیار کی مضافات لاہور اور امرتسر میں آپ کے ہزارہا مرید تھے۔ شکل نورانی سفید ریش اور عمر کے ضعیف تھے۔ اکثر اوقات آپ سنہری مسجد میں عصر کے وقت خادمین کے ہمراہ تشریف لاتے۔ رہائش آپ کی کوچہ کوٹھی داراں کشمیری بازار میں تھی مصنف تحقیقات چشتی بہ زبانی عوام تحریر کرتا ہے کہ آپ نے مکان مسکونہ اپنا فروخت کر کے یہ مقبرہ بنوایا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تیزاب احاطہ سے جو سڑک باغبان پورہ کو جاتی ہے اس پر مزار حضرت گھوڑے شاہ کے بالمقابل مسجد کے عقب میں آپ کا مقبرہ واقع ہے۔ یہاں سے ایک سڑک چاہ میراں کو بھی نکلتی ہے۔

Marfat.com

میں آپ نے وصال فرمایا۔ سید محمد لطیف ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۸۶۳ء
آپ کی تاریخ وفات ۱۸۶۶ء لکھتا ہے۔ آپ کی قبر تہہ خانہ میں جس میں آپ کی لاش ایک صندوق میں بند کر کے رکھی گئی تھی اور اوپر مقبرہ ہے آپ لکھتے ہیں کہ یہ مقبرہ آپ کے مریدوں نے آپ کی زندگی ہی میں بنوا دیا تھا۔

حدیقۃ الاولیا ۷۰ — تحقیقات چشتی ۳۸۲ — ہسٹری آف لاہور ۱۵۸ — تاریخ لاہور ۲۶۴

مولوی محمد سلیم الدینؒ نقشبندی

مولوی محمد سلیم الدین بن خورشید الدین بن مولوی محمد امین ابن خواجہ محمد عمر بن خواجہ عبد السلام از اولاد حضرت شیخ شرف الدینؒ محمد کشمیری نقشبندی۔

خواجہ عبد السلام حضرت حافظ عبد الغفورؒ پشاوری کے اکابر خلفاء میں سے تھے۔ لاہور میں رشد و ہدایت کی تبلیغ فرما رہے ہیں۔

مفتی غلام سرور لاہوری المتوفی ۱۸۹۰ء کے زمانے میں آپ زندہ تھے۔ اور سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کی تبلیغ و اشاعت

Marfat.com

میں کوشاں تھے۔

حضرت میر جان کابلی رحؒ نقشبندی لاہوری

آپ کا سلسلہ نسب ننھیال کی طرف سے حضرت خواجہ خاوند محمودؒ نقشبندی لاہوری سے ملتا ہے۔ اسی لئے آپ یہاں لاہور تشریف لائے تھے۔ جب آپ بالغ ہوئے۔ تو سواد بنیر میں حضرت اخوند صاحب قادری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور بیعت ہونے کی استدعا کی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ پنجاب میں امرتسر تشریف لے جاویں۔ وہاں سے فیض حاصل ہوگا۔ چنانچہ آپ پشاور کی راہ لاہور میں آکر امرتسر تشریف لے گئے۔ اور بڑی جستجو کے بعد جناب قبلہ مولانا سید احمدؒ یار بخاری نقشبندی مجددی کی خدمت میں حاضر ہو کر طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور شرفِ خلافت سے نوازے گئے۔

سلسلہ ارادت اس طرح ہے۔ سید میر جانؒ کابلی مرید مولانا سید احمد یار امرتسری مرید شاہ محمد یار مرید مولوی محمد شریف مرید شاہ محمد سعید مجددی۔ مصباح الحقیقت مصنفہ مولانا محمد باقر

Marfat.com

دھرٹیالوی صفحہ ۶۔ مطبوعہ ۱۹۰۵ء در لاہور

اس کتاب کے صفحہ ۵۲ پر پھر تحریر ہے۔ کہ جب مولانا سید احمد یار نے خلافت نامہ تحریر فرمایا۔ تو لکھا "جب میں نے ان کو حضرت میر جانؒ کابلی اسیر سلوک میں خوب آزمایا۔ اور کئی بار مشائخ کرام کی طرف سے اجازت دینے کا حکم ہوا۔ تو تب میں نے اجازت نامہ ان کو لکھ کر دیا۔

تاریخ کبیر کشمیر کے صفحہ ۸۶ پر تحریر ہے:۔

"یہ طریق نقشبندیہ مجددیہ آداب سلوک از مولوی احمد یار صاحب امرتسری کہ از مریداں شیخ محمد شریف نقشبندی بود، آموختہ چراغ معرفت و طریقت افروخت و جمع کثیر از خدمت ایشاں مستفید شدند، ودر اصل از کابل بودہ اند و عمر خود در تجرید و تفرید گزارنیدند۔ ودر کشمیر چند مرتبہ تشریف آوردہ جادہ ارشاد گستردہ طالبان را تربیت فرمودند۔ عاقبت در شہر لاہور مراجعت نمودند ودر آنجا بقیہ عمر گزرانیدند و بتاریخ غرہ شعبان سن ہزار سہ صد و نود و دو انتقال فرمودند و در مزار شریف حضرت ایشان خاوند محمود آسودند۔ تاریخ وفات "میر جان پاک دل امیر بہشت" ہے۔

مزار۔ آپ کا مزار حضرت خواجہ خاوند محمودؒ المعروف حضرت ایشاں کے مقبرہ واقع بیگم پورہ کے باہر واقع ہے۔ وفات لاہور میں ۱۹۰۱ء بمطابق ۱۳۱۹ھ میں ہوئی۔ جن لوگوں نے آپ کو حضرت خواجہ خاوند محمودؒ کا خلیفہ تحریر کیا ہے انہوں نے غلطی کی ہے حضرت خواجہ صاحب کی وفات ۱۶۴۲ء میں ہوئی مگر آپ کی وفات ۱۹۰۱ء کی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ آنجناب خواجہ کے خلیفہ نہ تھے۔ مگر پشت ہا پشت بعد قرابت داری تھی۔

حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ نقشبندی لاہوریؒ

آنجناب کی پیدائش ۱۸۱۲ھ کے لگ بھگ موضع بھینی ضلع شیخوپورہ میں ہوئی بعدازاں آپ نے موضع قلعہ لال سنگھ تحصیل شرقپور ضلع شیخوپورہ میں سکونت اختیار کرلی۔ مگر تعلیم ریاست بہاولپور میں حاصل کی۔ عربی فارسی۔ تفسیر۔ حدیث۔ فلسفہ۔ اصول معانی ہیئت۔ فقہ۔ صرف نحو میں مکمل مہارت تھی۔ تکمیل علوم ظاہری کے بعد آپ وطن واپس تشریف لائے۔ اور چوہنگ میں حضرت میاں عبد الدینؒ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ جو قلعہ لال سنگھ سے پانچ

Marfat.com

میل کے فاصلہ پر ہے۔ بیعت کے بعد برسوں تک آپ بلاناغہ روزانہ نماز فجر اپنے پیر و مرشد کی اقتداء میں جا کر ادا کرتے۔ گرمی، سردی اور موسم کے مصائب کی آپ کو مطلقاً پرواہ نہ تھی۔ قلعہ کے قبرستان میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی۔ جو عام طور پر غیر آباد رہی تھی۔ اس مسجد میں آپ نے اپنے پیر و مرشد کے حکم سے کئی چلّے کاٹے۔ آپ تمام رات عبادت الٰہی میں مصروف رہتے۔ اور دن کے وقت کچھ آرام فرما لیتے۔ اس قیام مسجد میں آپ کے پانچ بیٹے یکے بعد دیگرے بہ حالت نابالغی میں انتقال فرما گئے۔ مگر آپ کو رسولِ اکرمؐ کی محبت اور عشق متزلزل نہ کر سکا۔

عبادت الٰہی کے ساتھ ساتھ آپ رزق حلال کی کوشش میں بھی آگے آگے رہتے۔ کمال عبادت و ریاضت کو ذریعہ معاش نہیں بنایا۔ بلکہ اپنی اراضی خود کاشت فرماتے۔ لاہور میں آپؒ پیر صاحب قلعہ والےؒ کے لقب سے مشہور ہیں۔ تقریباً تین مربعے اراضی ملکیت خاص جو ضلع شیخوپورہ میں واقع ہے۔ دربار شریف کے نام وقف کر دی۔ ہر سال آپ کے عرس پر سلسلہ نقشبندیہ کے بڑے بڑے علماء کرام وعظ فرماتے ہیں۔

لاہور میں تشریف آوری۔ ۱۸۵۵ء میں آپ لاہور

Marfat.com

تشریف لے آئے اور اولی والی مسجد میں قیام فرمایا۔ مستری احمد بخش جو
آپ کا ارادتمند تھا۔ نے چار کینال ۱۳ مرلے زمین ایک کنوئیں سمیت
آپ کو خرید دی۔ چنانچہ آپ کھیتی باڑی میں بھی مصروف ہو گئے۔
پہلے اس جگہ کا نام بستی بیلہ رام تھا۔ اب اس کو عثمان گنج کہا جاتا ہے
۱۸۶۰ء میں آپ نے دریا کے باہر دو حجرے تعمیر کرائے اور یہاں
تبلیغ اسلام شروع کی۔

آپ نے پیش گوئی فرمائی تھی۔ کہ لاہور کے شمال میں ہمارا مزار بنے
گا۔ دوسری پیشگوئی آپ نے یہ فرمائی تھی کہ جب میں لاہور کے شمالی
حصہ میں قیام پذیر ہوں گا۔ تو میرے ہاں ایک لڑکا تولد ہوگا۔ جو
علوم ظاہری و باطنی کا مخزن ہوگا۔ اور یہ آپ کی دونوں پیش گوئیاں
حرف بحرف پوری ہوئیں۔

آپ کے ہمعصر لوگ

آپ کے ہمعصروں میں حضرت میاں شیر محمدؒ شرقپوری نقشبندی
حضرت پیر جماعت علی شاہؒ اور حضرت پیر مہر علی شاہؒ گولڑوی
معروف ہیں۔ حضرت میاں شیر محمدؒ صاحب سے آپ کی اکثر ملاقاتیں
رہتی تھیں۔ آپ کے خلفا میں آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ عالم
نور محمدؒ اور حضرت مہر محمدؒ صوبا نقشبندی کے نام بہت مشہور ہیں

Marfat.com

آپ نے ۲۱ر فروری ۱۹۰۳ء کو وصال فرمایا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۰ اور ۹۰ سال کے درمیان تھی۔

مقبرہ - حضرت خواجہ کا مقبرہ حضرت میاں میرؒ قادری کے روضۂ مبارک کے نمونے پر ایک بلند چبوترے پر نہایت عالیشان عمارت کی صورت میں ہے ساتھ ہی مسجد ہے آپ کے مرید خاص مستری احمد بخش مرحوم نے بیس ہزار روپے کے صرف خاص سے مقبرہ تیار کروایا اندر اور باہر نقاشی کا کام کروایا - جو لاجواب ہے۔ تعویذ اور فرش سنگِ مرمر کا لگوایا گیا - جس میں سنگِ موسیٰ کی پچی کاری کا کام ہے۔

انوارِ مرتضائیہ
۱۶۷

مولانا سید دیدار علی شاہؒ نقشبندی لاہوری

آپ کا خاندان مشہد سے ہندوستان آیا - اور ریاست الور میں قیام پذیر ہوا سادات کرام کا یہ مقدس خانوادہ حسنی وحسینی ہے آپ ۱۲۷۳ھ میں ریاست الور میں پیر کے دن پیدا ہوئے۔ والد کا اسم گرامی سید نجف علی تھا - آپ امام موسیٰ رضاؑ کی اولاد سے ہیں - ابتدائی صرف ونحو کی کتب مولوی قمر الدین سے الور میں پڑھیں

Marfat.com

بعد ازاں دہلی میں مولانا کرامت اللہ خاں سے درسی کتب پڑھیں اور دورۂ حدیث ختم کیا۔ پھر لاہور میں حضرت مولانا ارشاد حسین سے فقہ و منطق کی تعلیم مکمل کی۔ حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری اور حضرت شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی سے حدیث کی سندیں حاصل کیں۔ اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ اور ۱۹۰۷ء میں "قوت الاسلام" کے نام سے ایک دار العلوم قائم کیا۔ ۱۳۱۷ھ میں مولانا ارشاد حسین کے حکم سے آگرہ کی شاہی مسجد کے خطیب مقرر ہوئے۔ اور ۱۹۲۲ء تک وہیں رہے۔

آپ کے علم و فضل کا چرچا پورے ہندوستان میں پھیلا ہوا ہے حنفی مشرب تھے سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت گنج مراد آبادی سے بیعت و مجاز تھے۔ سلسلہ چشتیہ میں پیر سید علی حسین چشتی کچھوچھہ شریف اور سلسلہ قادریہ میں اعلیٰ حضرت مولانا احمد خاں قادری بریلوی مجاز ہوئے۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑہ والے آپ کے ہم جماعت تھے۔ آپ ہمیشہ باوضو رہتے۔ اور مستقل طور پر تہجد گزار تھے۔

لاہور میں تشریف آوری

جب آپ ۱۹۲۳ء میں دوسری بار لاہور تشریف لائے۔ تو مسجد وزیر خاں کی خطابت آپ کے سپرد ہوئی۔ نیز درس و تدریس

Marfat.com

کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ نماز جمعہ میں شامل ہونے لگے۔ جب آپ پہلی دفعہ لاہور تشریف لائے تھے۔ تو آپ انجمن نعمانیہ سے منسلک ہوئے تھے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد اپنے وطن واپس چلے گئے۔ دوبارہ جب ۱۹۲۳ء میں لاہور تشریف لائے تو یہیں کے ہو رہے یہاں آپ نے مذہب حق اہل سنت والجماعت کی ترویج کے لئے بہت کام کیا۔ آپ کے دو صاحبزادے مولانا ابوالحسنات قادری مرحوم اور مولانا مفتی ابوالبرکات مدظلہ ہیں مولانا ابوالحسنات آخری عمر تک خطیب مسجد وزیر خاں رہے۔ ۱۹۶۱ء میں ان کی وفات کے بعد حضرت داتا گنج بخش کے احاطہ مزار میں دفن ہوئے۔ مولانا ابوالبرکات سید احمد صاحب اس وقت حزب الاحناف کے امیر اور شیخ الحدیث کے فرائض انجام دے رہے ہیں حضرت ابوالبرکات بہت بڑے فقیہہ ہیں ان کا فتویٰ پاک و ہند میں احترام کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔

قیام مرکزی انجمن حزب الاحناف

۱۹۲۵ء میں یہ مذہبی ادارہ آپ نے ہی قائم فرمایا آپ کی ذات ستودہ صفات برصغیر پاک و ہند کی ان مایۂ ناز دینی ہستیوں میں

Marfat.com

سے تھی جنہوں نے اسلامیان ہند کی دینی رہنمائی فرمائی - آپ کے علم و فضل اور فیوض دینی کا پورے ملک میں چرچا تھا۔ "حزب الاحناف" علوم عربیہ اسلامیہ کی ایک عظیم درسگاہ ہے جس سے ہزارہا افراد علوم دین کی تحصیل و تکمیل کے بعد نکلے ہیں۔ اور نکل رہے ہیں۔ آپ کی کئی ایک تصانیف ہیں نیز فارسی میں ایک آپ کا دیوان بھی ہے۔

فارسی شاعری۔ آپ فارسی کے بھی معروف شاعر تھے۔ چند اشعار بطور نمونۂ کلام تحریر کئے جاتے ہیں۔

لا الہ گفتہ محو الا اللہ شدہ ام
از وجودم نیست باقی جز وجود یوسفست

دید دیدار است دائم جلوۂ دیدار یار
ہست محراب نمازش از خم ابروی دوست

آرزو داری اگر دیدار دیدار خدا کن دمادم ذکر او ہر روز و شب شام و صباح

داستانم را بیان دیگر است
عاشقان را عز و شانی دیگر است
تو چہ دانی منزل عشاق را
عشق و عاشق را مکانی دیگر است

Marfat.com

ایں مپرس از حال دیدار حزین
زیست و موتش بشانی دیگر است

ایں خانۂ دل کہ خانۂ تست — ای جان بیا بخانۂ ما
رنج حالم و غم جدائی — اینست بدل خزانۂ ما
قربان تو یاد جان دیدار — اینست زما ترانۂ ما

وفات۔ ۲۲ رجب ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹۳۵ء کو لاہور میں وصال ہُوا۔ اور چینگڑ محلہ اندرون دہلی دروازہ کی مسجد میں مدفون ہوئے قطعہ تاریخِ وفات یہ ہے۔

حافظ پس سرکوبیٔ اعداء شریعت
دیدار علی یافتہ دیدار علی را

(۱۳۵۴ھ)

نقوش ۹۲۸ - تذکرہ شعرائے پنجاب (فارسی) ۱۵۰ رسالہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ۱۹۵۸ء

حضرت شاہ حاکم علی ابوالرضاء نقشبندی

آپ کوٹلی ضلع گوجرانوالہ میں ۱۲۹۷ھ میں پیدا ہوئے والد ماجد کا نام شہاب الدین تھا۔

Marfat.com

جب آنجناب تین سال کے تھے تو صاف زبان میں باتیں کرنے لگے بلا کے ذہین تھے۔ حافظہ اس قدر تیز تھا کہ جو کلام ایک مرتبہ سُن لیتے۔ وہ ذہن نشین ہو جاتی۔ یہی وجہ تھی کہ چار پانچ سال کی عمر میں ہی آپ نے کلام پاک کے کئی سیپارے حفظ کر لیئے تھے بارہ سال کی عمر میں آپ کے والد ماجد انتقال فرما گئے۔ تو تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ کو کسب معاش کی فکر بھی دامنگیر ہوئی۔ دن بھر آپ کام کرتے اور رات کو دینی علوم کی تکمیل کرتے۔

کلام پاک پر آنجناب کو اس قدر عبور تھا۔ کہ آپ اس کی چودہ قسم کی تفسیر نہایت آسانی سے بیان فرماتے۔ اور اسکے رموز و نکات کا انکشاف آپ اس طرح فرماتے۔ کہ دوسرا کوئی کیا بیان کر سکتا ہے عربی و فارسی میں آپ کو کافی عبور تھا۔ بہترین خوشنویس اور اعلیٰ درجے کے شاعر بھی تھے۔ چونکہ آپ کی شاعری میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی جھلک نمایاں طور پر موجود تھی۔ اس لئے آپ کو "ابو الرضاء" کہا جاتا ہے۔ آپ نے ساری عمر رضائے الٰہی کی تلقین میں بسر کر دی۔

آپ کا بیشتر وقت تعلیم و تدریس میں صرف ہوتا تھا۔ اس کے باوجود آپ ورزش وغیرہ میں بھی کافی دلچسپی لیتے تھے۔ دوڑنے۔ کشتی اور ڈھل کاٹنے میں آپ ہمیشہ پیش پیش رہے

Marfat.com

کہتے ہیں۔ کہ ایک دن جب آپ کلام پاک کی تلاوت میں مشغول
کہ آپ کے صاحبزادے کی علالت میں حالت خراب دیکھ کر آپ کی
نے فوری طور پر گھر آنے کے لئے بلا بھیجا۔ مگر آپ مقررہ منزل ختم کر
ہی تشریف لائے بوقت تک بچے کا انتقال ہو چکا تھا۔ آپ کی والد
نے جو اس وقت حیات تھیں۔ کہا۔ کہ اب کیا لینے آئے ہو۔ تم قرآ
کے اور قرآن تمہارا۔

بعدازاں شوق عبادت و ریاضت میں آپ نے اتنا کمال حاص
کر لیا۔ کہ کئی کئی روز آپ کھائے پئے بغیر گزار دیتے۔ قرآن شریف
سے آپ کی محبت اظہر من الشمس تھی۔ فرماتے تھے۔ قرآن کریم میری
خوراک میری روح اور میرے دل کا سرور ہے۔ میں خوراک کے بغ
زندہ رہ سکتا ہوں مگر اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔

اب بیعت کا وقت آیا۔ تو اُن دنوں شرقپور شریف میں حضرت
میاں شیر محمدؒ صاحب کا چرچا بہت تھا۔ کشاں کشاں وہاں پہنچ
اور آپ کی بیعت سے سرفراز ہوئے اور پھر واپس لاہور تشریف لا
اس زمانے میں یکی ٹھٹھی کے گرد و نواح کا علاقہ ویران اور بنج
تھا۔ آپ نے ایک ویران جگہ میں قیام فرمایا۔ اور رشد و ہدایت کا
سلسلہ شروع کر دیا۔ ہزارہا کی تعداد میں خدا کی خلقت آپ سے

Marfat.com

فیض یاب ہونے لگی۔ ایک دفعہ آپ کی زبان مبارک تین سال تک بند رہی ان ایام میں آپ خاموشی سے تلاوت فرماتے رہے اور لوگوں کو انگلی سے جو کچھ کہنا ہوتا لکھ کر بتا دیتے۔ اس مدت کے بعد جب آپ کی طبیعت میں سکون آیا۔ تو آپ پھر رشد و ہدایت میں معروف ہو گئے۔

وفات۔ آخری ایام میں آپ کی طبیعت بے حد علیل ہو گئی تھی اور لوگوں سے ملاقات کا سلسلہ بھی محدود کر دیا تھا۔ تریسٹھ برس کی عمر میں ۲۴ر جنوری ۱۹۴۰ء مطابق ۱۳۵۹ھ کو شب کے ساڑھے بارہ بجے آپ کا وصال ہوا۔ اور آپ کو اس جگہ دفن کیا گیا جہاں بعد ازاں آپ کا نہایت عظیم مقبرہ تعمیر کرایا گیا۔

آپ کا مقبرہ ملتان بعد یہ دار الشفقت کے طبیہ کالج کے متصل پکی ٹھٹھی کو جانے والی سڑک کے دائیں جانب سبز گنبد میں واقع ہے ساتھ ہی ایک مسجد بھی ہے۔

Marfat.com

مولوی نبی بخش حلوائی نقشبندی لاہوری

آپ لاہور کے ایک متوسط ارائیں گھرانے میں ۱۸۵۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کو علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ اس لئے آپ نے جلدی ہی قرآن کریم کی تعلیم مکمل کر کے علم حدیث و تفسیر کی طرف توجہ فرمائی اور معیشت کے لئے آپ نے مٹھائی بنانے اور دودھ بیچنے کا پیشہ اختیار فرمایا۔ اس لئے حلوائی کہلانے جانے لگے۔ آپ کے والد کا نام محمد وارث تھا۔

اساتذہ۔ آپ کے اساتذہ میں سے مولانا معون حسین خطیب بادشاہی مسجد، مولانا محمد ذاکر بگوی، مولانا غلام محمد بگوی۔ مولانا غلام محمد بگوی۔ پیر سید عبد الغفار شاہ، مولانا غلام قادر بھیروی اور حضرت مولانا غلام دستگیر نقشبندی قصوری کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

بیعت۔ آپ نے حضرت مولانا غلام دستگیر نقشبندی قصوری سے شرف بیعت کیا۔ جس وجہ سے آپ مصنف مفسر قرآن۔ مناظر اسلام اور اہل سنت والجماعت کا مایۂ ناز پنجابی شاعر

Marfat.com

ینے۔ آپ کے ہم مسلک معاصرین میں سے حضرت مولانا سیّد دیدار علیشاہ رح
حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رح مفتی عبد القادر۔ مولانا تاج دین۔
ور حافظ فتح محمد اچھرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اور معاندین میں
حافظ محمد لکھوی۔ سارجنٹ صاحب بہادر مولف تفسیر لغاتی مولوی
عبد الستار۔ مولوی ولپندیہ وغیرہ غیر عقیدہ لوگ تھے۔ اس پُرفتن
زمانہ میں جو خدمات اہل سنت والجماعت کو بچانے کے لئے بریلی سے
اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رح۔ مراد آباد سے حضرت مولانا نعیم الدین رح
مراد آبادی۔ قصور سے مولانا غلام دستگیر رح اور لاہور سے مولانا سیّد
دیدار علی شاہ رح، مولانا غلام قادر بھیروی رح اور مولوی نبی بخش حلوائی رح نے
سرانجام دیں۔ تاریخ اہل سنت والجماعت ان کو
کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا غلام دستگیر
ی کی وفات کے بعد آپ نے پیر جماعت علی شاہ رح لاثانی علی پوری
سے فیض حاصل کیا۔

تصانیف ۔ آپ پنجابی اور اُردو کے مایۂ ناز ادیب تھے
آپ کا بڑا کارنامہ تفسیر محمدی ہے جو پندرہ مبسوط جلدوں میں قرآن
پاک کی منظوم تفسیر ہے۔ اور پنجابی زبان میں لکھی گئی ہے۔ پنجابی
میں اس مایۂ ناز تفسیر کے علاوہ آپ نے اردو میں بھی کتابیں تصنیف

Marfat.com

کیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) جامع الشواہد

(۲) اظہار انکار المنکرین

(۳) النار الحامیہ لمن قوم المعاویہ

(۴) اطلاع الناس فی طلاق الثلاث

(۵) احسان الاموات فی الصدقات والاسقاط

(۶) سبیل الرشاد فی حق الاستاد

(۷) تحصیل الزمان فی آداب المشائخ والاخوان

وفات۔ آپ نے ۱۹۲۵ء میں وفات پائی اور جامع مسجد بستی کوتوالی بیرون دہلی دروازہ جس میں آپ نماز جمعہ پڑھاتے تھے۔ اور درس و تدریس کا کام کرتے تھے۔ مدفون ہوئے۔ یہ مسجد آپ نے ہی بنوائی تھی۔ قریباً ایک سو برس کی عمر میں آپ نے ۱۹۲۵ء میں وفات پائی

نقوش ۹۵۰ — الامتیاز بین الحقیقت والمجاز

مقدمہ

حضرت مہر محمد صوبا نقشبندی لاہوری

آپ دہلی دروازہ کے اندر سکونت رکھتے تھے "پیر قلعہ والے"
حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ نقشبندی لاہوری جن کا مزار اقدس
شیرانوالہ دروازہ کے باہر محلہ عثمان گنج میں برلب ریلوے لائن واقع
ہے۔ اور سبز گنبد کہلاتا ہے ہ کے مُرید تھے۔ آپ ایک باکمال شخصیت
تھے۔ بے شمار کرامات آپ سے ظہور پذیر ہوئیں۔ آپ کو سلسلہ نقشبندیہ
میں ممتاز اور منفرد مقام حاصل تھا۔ شریف مکہ جن دنوں فرمانروائے
حجاز تھا۔ آپ حج کے لئے روانہ ہوئے۔ بیت اللہ شریف کی حاضری
کے بعد آپ دیارِ حبیبؐ کو رات کے اندھیرے میں جوش حیتول
میں روانہ ہوئے۔ تو راستے میں بدوؤں نے آلیا۔ آپ نے گنبدِ
خضریٰ کی طرف رُخ کر کے دعا کی۔ کہ الٰہی ان ڈاکوؤں کی شر سے
بچا۔ وہ ڈاکو آپ کی نورانی صورت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ
آپ کو اپنی حفاظت میں منزل مقصود تک پہنچا کر لوٹے۔
آنجناب ایک درویش کامل تھے۔ اور عشق رسول میں ہر وقت
مستغرق رہتے تھے۔

Marfat.com

وفات ۔ آپ نے ۸ر فروری ۱۹۴۵ء میں وفات پائی انتقال کے بعد آپ کو کوٹ خواجہ سعید کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا ساڑھے پانچ سال کے بعد آپ کے چند عقیدتمندوں نے رات کی تاریکی میں وہاں سے آپ کے جسد مبارک کو نکالا۔ اور میانی قبرستان میں موجودہ جگہ پر سپرد خاک کر دیا اور اُوپر ایک نہایت عالیشان مقبرہ بنوا دیا قبرستان میانی میں بہاولپور روڈ سے مزنگ چونگی کو آتے ہوئے راستے میں آغا حشر کاشمیری کی قبر سے آگے حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ کا مزار اقدس ہے اس سے ذرا آگے جائیں تو سڑک کے دائیں سمت ایک نہایت پُر وقار مقبرہ نظر آتا ہے جو ایک نہایت وسیع وعریض چبوترے پر عام سطح سے تقریباً دس بارہ فٹ بلند ہے۔ آپ کا مقبرہ بنا ہوا ہے۔ مزار میں بجلی کا بھی انتظام ہے۔ مقبرہ سے باہر آپ کے مریدین کی بھی قبور ہیں۔ خاص طور پر آپ کے خلیفہ صادق حاجی چراغ دین المتوفی ۱۹۵۸ء کا بھی ہے۔ جنہوں نے اس مقبرہ کو بنوایا تھا آپ کی قبر پر سنگ مرمر کی تختی نصب ہے جس پر آپ کی تاریخ وفات ۸ر فروری ۱۹۴۵ء درج ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد نقشبندی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت غلام مرتضیٰ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے اور اکلوتے تھے۔ ولادت ۴ دسمبر ۱۸۹۶ء کو بروز جمعۃ المبارک لاہور میں ہوئی بچپن میں ہی والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ ارائیں خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ کچھ عرصہ آپ نے مدرسہ حمیدیہ لاہور میں تعلیم حاصل کی۔ پھر درس نظامیہ کا نصاب مفتی اعظم حضرت مولانا یار محمد خطیب سنہری مسجد لاہور سے مکمل کیا۔ آپ تمام علوم ظاہری تفسیر حدیث صرف و نحو۔ منطق۔ فلسفہ۔ ادب اور علم المناظرہ کے جید عالم تھے۔ آپ حنفی نقشبندی تھے۔ سلسلہ طریقت میں اپنے والد گرامی سے بیعت تھے۔

ہر نماز جمعہ کے بعد آپ حلقہ ذکر کرتے۔ ایک دفعہ جب کہ آپ علیل تھے۔ مریدین نے عرض کیا۔ کہ کچھ عرصہ کے لئے مجلس ذکر کو بند کر دیا جاوے۔ جس پر آپ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور اس کو جاری رکھنے کی تلقین فرمائی۔ ہزارہا مریدوں کے باوجود آپ ہاتھ سے کاشتکاری کرتے تھے اور اکل حلال کا ذریعہ رکھتے تھے۔

Marfat.com

عشقِ رسولؐ آپ کی رگ رگ میں رچا ہوا تھا۔ اور مریدوں کو رسول پاک کے نقشِ قدم پر چلنے کی تاکید فرماتے اور اسلامی احکام پر سختی سے پابند رہنے کا حکم دیتے۔ اسلئے آپ اپنے مریدین میں "مثانی الرسول" کے لقب سے مشہور ہیں آپ ہر ایک کو مرید بنانے میں حتی الوسع تامل فرماتے اور اگر لوگ زیادہ اصرار کرتے تو ان کو مختلف آزمائشوں میں ڈال دیتے آپکے حلقہ میں داخل ہونے کے لئے نماز تہجد اور شب بیداری لازمی ہوتی تھی ۱۹۲۰ء میں آپ نے ایک مسجد کی بنیاد رکھی اور ۱۹۳۲ء میں دو حجرے دو رہائش گاہ اور بارہ دری تعمیر کروائے۔ تصوف پر متعدد کتابیں لکھیں جن میں سے درج ذیل مشہور و معروف ہیں۔

تصانیف (۱) حجت ربانی (۲) توثیق الایجات شرح درود مستغاث (۳) تحقیق الوحید (۴) ظہور الصفات فی جمیع الموجودات (۵) حج فقیر بر آستانہ پیر (۶) قدم بوسی وغیرہ۔

آپ کے مریدوں کی تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ بیان کی جاتی ہے۔ جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں آپ نے اپنے والد گرامی کے دربار کے بالکل ملحق ایک مسجد۔ بہت سے حجرے۔ دیوان خانے اور چوبارے تعمیر کروائے۔ تاکہ عرس پر آنے والے زائرین کو تکلیف نہ ہو۔ اور وصیت نامہ بھی تحریر کر دیا۔ کہ تا قیامت ان

Marfat.com

حجروں اور چوباروں کو کوئی سجادہ نشین کرایہ پر نہیں اٹھا سکتا۔

وصال سے تین روز قبل احباب نے عرض کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر رکھے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک سے زیادہ عمر نہیں چاہتا۔ اس کے تین دن بعد آپ کا وصال ہو گیا۔

وفات۔ آپ کا مزار اقدس شیرانوالہ دروازہ کے باہر ریلوے لائن کے قریب محلہ عثمان گنج میں واقع ہے۔ وفات ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۲ مئی ۱۹۵۸ء صبح آٹھ بج کر پچاس منٹ پر ہوئی۔ آپ کا مزار اپنے والد بزرگوار کے مقبرہ سے جنوب کی جانب ہے۔ مقبرہ کے اندر اور باہر نقاشی قابل دید ہے۔ تعویذ اور فرش سنگِ مرمر کا ہے مقبرے پر اب تک چالیس ہزار روپے کی رقم خرچ ہو چکی ہے۔ مزار کے نقش و نگار اور فنی خوبیاں اپنی مثال آپ ہیں۔

محکمہ اوقاف۔ محکمہ اوقاف حکومتِ مغربی پاکستان نے ۲۶ فروری ۱۹۶۰ء میں اس درگاہ کو اپنی تحویل میں لے لیا۔ اس وقت سے اب تک محکمہ ہزار ہا روپیہ خرچ کر چکا ہے جنوری ۱۹۶۱ء سے محکمہ اوقاف نے ایک امور مذہبیہ کمیٹی کی تشکیل کی تاکہ درگاہ کا انتظام بہتر ہو سکے۔ اور پرانی رسومات کو برقرار رکھا جا سکے۔ اس کمیٹی نے جو آپ کے عقیدتمندوں

پر مبنی ہے۔ مزار شریف کی توسیع اور مرمت پر انتظامیہ کمیٹی نے تقریباً چالیس ہزار روپے خرچ کئے ہیں۔ اوقاف کے زیر اہتمام ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۹ء تک مزار پر ۱۲۲۷۳ روپے کی آمدنی ہوئی اور خرچ ۲۹۰۱۳ روپے ہوئے۔

الوار مرتضائیہ
۱۰ تا ۴۲

ماخذ

(یہ تمام کتب میرے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہیں)

(۱) حدیقۃ الاولیا مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور جون ۱۹۰۶ء

(۲) تحقیقات چشتی مصنفہ مولوی نور احمد چشتی زیر اہتمام محمد انشاء اللہ خاں مالک و ایڈیٹر وطن وحمیدیہ ایجنسی ورپس یکم جنوری ۱۹۰۷ء لاہور

(۳) تاریخ لاہور مصنفہ رائے بہادر کنہیا لال ایگزیکٹو انجینئر لاہور ڈویژن مطبع وکٹوریہ پریس لاہور بار اوّل ۱۸۸۴ء۔

(۴) خزینۃ الاصفیا مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری (فارسی) حصہ اوّل ودوم در مطبع نامی منشی نولکشور بار دوم ۱۹۰۲ء

(۵) ہسٹری آف لاہور مصنفہ سید محمد لطیف (انگریزی) ۱۹۵۶-۵۷ء

Marfat.com

(۶) تذکرہ اولیائے ہند و پاکستان مصنف مرزا احمد اختر دہلوی سنہ ۱۹۵۷ء

(۷) تذکرہ صوفیائے پنجاب مصنف اعجاز الحق قدوسی سنہ ۱۹۶۳ء

(۸) منتخب التواریخ مصنف ملا عبدالقادر بدایونی اردو ترجمہ محمود احمد فاروقی سنہ ۱۹۶۳ء

(۹) تذکرہ علمائے ہند تالیف مولوی رحمان علی ترجمہ اردو محمد ایوب قادری کراچی سنہ ۱۹۶۱ء

(۱۰) حضرات القدس مصنف ملا بدرالدین نقشبندی سرہندی دفتر دوم سنہ ۱۳۲۰ھ

(۱۱) نقوش لاہور نمبر فروری سنہ ۱۹۶۲ء

(۱۲) یاد رفتگاں مصنف منشی محمد دین فوق

(۱۳) الامتیاز بین الحقیقت والمجاز مصنف محمد نبی بخش حلوائی نقشبندی

(۱۴) اسرار صمدی با تصحیح و مقدمہ پروفیسر محمد شجاع الدین سنہ ۱۹۶۵ء

(۱۵) مجدد اعظم مولفہ محمد حلیم

(۱۶) حضرت مجدد الف ثانی مصنف نظام الدین مجددی توکلی

(۱۷) رود کوثر مصنفہ شیخ محمد اکرام ایم اے سنہ ۱۹۵۸ء

(۱۸) جواہر مجددیہ مصنفہ خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی مجددی سنہ ۱۹۱۳ء

(۱۹) لاہور عہد مغلیہ میں مصنفہ محمد دین فوق سنہ ۱۹۲۷ء

(۲۰) آثار الصنادید مصنف سرسید احمد خاں دہلی سنہ ۱۹۶۵ء نیا ایڈیشن

(۲۱) تذکرہ علمائے لاہور مصنفہ محمد دین فوق سنہ ۱۹۲۰ء

(۲۲) تذکرہ اولیائے لاہور محمد وارث کامل سنہ ۱۹۶۳ء

Marfat.com

(۲۳) مقدمہ تقدیس الوکیل نوری بک ڈپو لاہور

(۲۴) عرس اور میلے مصنفہ امان اللہ خاں سرحدی

(۲۵) تذکرہ شعرائے پنجاب (فارسی) لیفٹیننٹ کرنل خواجہ عبدالرشید

(۲۶) A Revised list of objects of Archeological Interest in the Punjab by C. J. Rodgers 1891-92

(۲۷) اقبال نامہ جہانگیری مصنفہ میرزا محمد عرف معتمد خاں بخشی ترجمہ اردو محمد زکریا مائل

(۲۸) بزرگان لاہور مصنفہ پیر غلام دستگیر نامی مطبوعہ ۱۹۶۶ء

(۲۹) لاہور گائیڈ مرتبہ بزم اردو لاہور مطبوعہ ۱۹۰۹ء

(۳۰) عبرت نامہ جلد اول مصنفہ مفتی علی الدین خلف مفتی خیر الدین لاہوری ۱۹۶۱ء

(۳۱) ہمارا پنجاب مصنفہ شیخ عزت اللہ

(۳۲) تذکرہ مشائخ بگویہ مرتبہ مولانا ظہور احمد بگوی مطبوعہ بھیرہ

(۳۳) انتقادیہ علی الغادیہ جلد دوم مصنفہ مولانا محمد عالم آسی امرتسری مطبوعہ امرتسر

(۳۴) تاریخ جلیلہ مصنفہ غلام دستگیر نامی ۱۹۳۷ء۔

Marfat.com

Marfat.com

مطبوعہ۔ البلاغ پریس ۱۱۹ سرکلر روڈ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

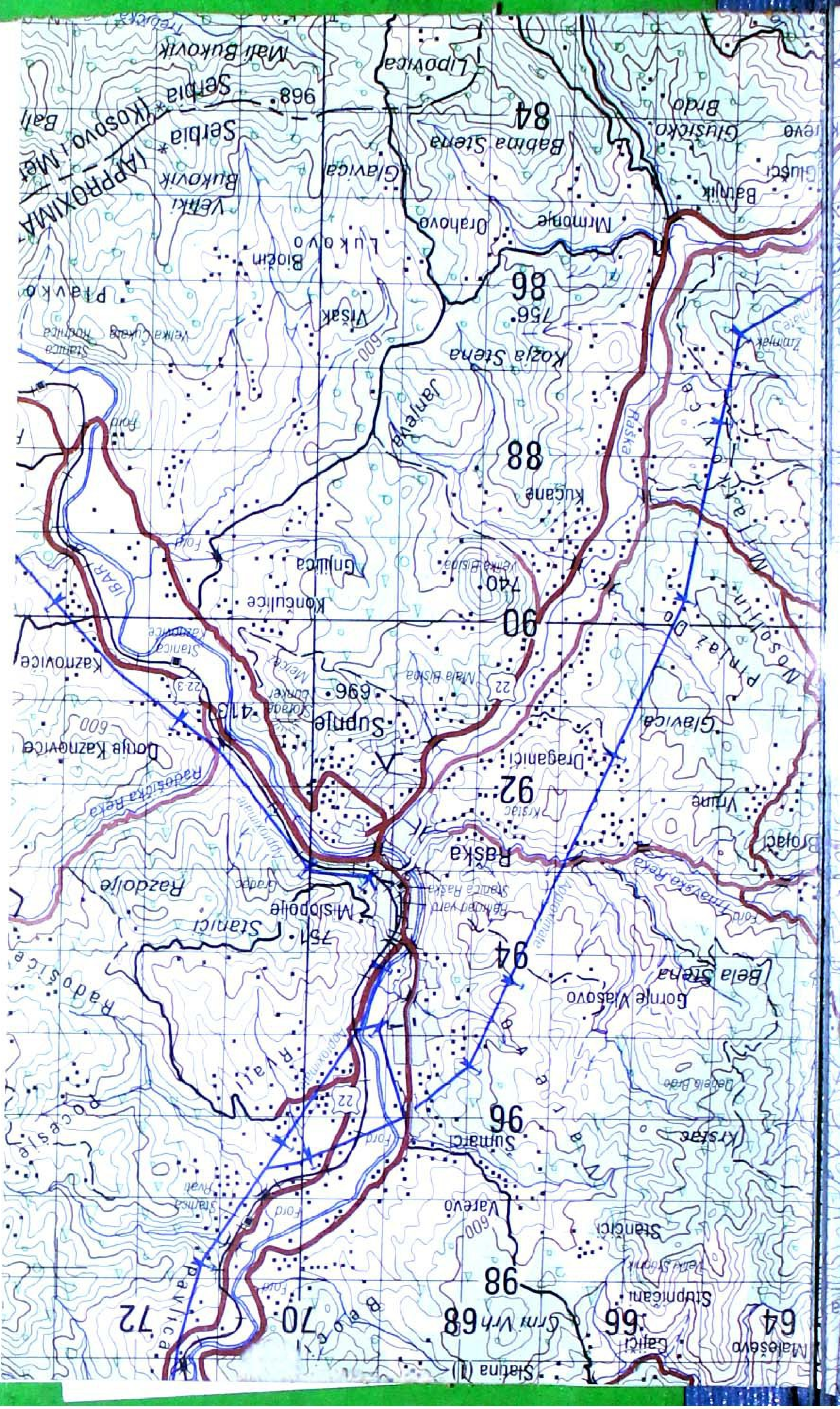
Serbia
Mali Bukovik
Veliki Bukovik
Lipovica
Babina Stena
Glavica
Orahovo
Mrmonje
Batnjik
Glušičko Brdo
Lukovo
Bočin
Višak
Kozja Stena
Kućane
Janjeva
Gnjilica
Končulice
Kaznovice
Donje Kaznovice
Supnje
Draganici
Raška
Vrtine
Glavica
Razdolje
Mislopolje
Stanici
Bela Stena
Gornje Vlasovo
Šumarci
Varevo
Stanići
Stupnićani
Krstac
Crni Vrh
Gajići
Malešovo
IBAR
Raška
Radošička Reka
Trnavska Reka
Pavlica
84
86
88
90
92
94
96
98
64
66
68
70
72
Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

628

Marfat.com

628

Marfat.com

ث ص
272
628

لاہور میں اولیائے نقشبندیہ کی سرگرمیاں

محمد دین کلیم

Marfat.com